

## اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

## اکتا لیسوں ریکوز لیشنڈ اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ ہوئے 12/ر جولائی 2021ء بروز سوموار بھرپور کیم ذوالحجہ 1442 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	رخصت کی درخواستیں۔	04
3	<p>ذیل نکات پر باقی ماندہ اراکین اسمبلی کی جانب سے بحث:</p> <p>۱۔ پولیس کی بکتر بندگاڑی سے اپوزیشن اراکین اسمبلی کو کچنا۔</p> <p>۲۔ بلوچستان کے وسائل کو غیر آئینی اور غیر قانونی طور غیر منتخب لوگوں کے ذریعے تقسیم کرنا۔</p> <p>۳۔ گزشتہ تین سالوں میں دوسارب روپے کا واپس کیا جانا۔</p> <p>۴۔ بجٹ بننے وقت حکومت کو بجٹ کا علم نہ ہونا۔</p> <p>۵۔ بجٹ منظوري کے وقت اپوزیشن اراکین اسمبلی کا تھانے میں ہونا۔</p> <p>۶۔ حکومتی ڈکٹیٹر شپ۔</p> <p>۷۔ سابق سینیٹر مرحوم عثمان کا کڑ کو خراج عقیدت پیش کرنا۔</p>	05

## ایوان کے عہدیدار

اپیکر----- میر عبدالقدوس بزنجو

ڈپٹی اپیکر----- سردار بابر خان موسیٰ خیل

## ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی----- جناب طاہر شاہ کا کڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی) ----- جناب عبدالرحمن

چیف رپورٹر----- جناب مقبول احمد شاہ وانی



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 12 رجولائی 2021ء بروز سموار بہ طبق کیم ذوالحجہ 1442 ہجری، بوقت سہ پہر 04:00 بجکر 35 منٹ زیر صدارت قادر علی نائل، چیئرمین، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب چیئرمین: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّا أَمْنَى فَاغْفِرْ لَنَا دُنُوبُنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ الصَّابِرِينَ وَالصَّدِيقِينَ

وَالْفَقِيرِينَ وَالْمُنْفِقِينَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ ۝ شَهَدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا  
الصف

وَالْمَالِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَاتِمَ بِالْقُسْطِ ط لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

(پارہ نمبر ۳ سورہ آل عمران آیات نمبر ۱۶ تا ۱۸)

ترجمہ: وہ جو کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے ہیں سو بخش دے ہم کو گناہ ہمارے اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔ وہ صبر کرنے والے ہیں اور سچے اور حکم بجالانے والے اور خرچ کرنے والے اور گناہ بخشوانے والے پچھلی رات میں۔ اللہ نے گواہی دی کہ کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا اور فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی وہی حاکم انصاف کا ہے کسی کی بندگی نہیں سوا اس کے زبردست حکمت والا۔

صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيْمُ -

**جناب چیئرمین:** جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔  
**جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی):** نواب محمد اسلم خان ریسنسی صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**جناب چیئرمین:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔  
**سیکرٹری اسمبلی:** نواب ثناء اللہ زہری صاحب نے یروں ملک جانے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**جناب چیئرمین:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔  
**سیکرٹری اسمبلی:** میر محمد عارف محمد حسنی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب چیئرمین:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت نامنظور ہوئی۔  
**سیکرٹری اسمبلی:** انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب چیئرمین:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت نامنظور ہوئی۔  
**سیکرٹری اسمبلی:** میر عمر خان جمالی صاحب بسلسلہ علاج کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب چیئرمین:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت نامنظور ہوئی۔  
**سیکرٹری اسمبلی:** ملک نعیم خان بازی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب چیئرمین:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت نامنظور ہوئی۔  
**سیکرٹری اسمبلی:** جناب عبدالرشید صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب چیئرمین:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت نامنظور ہوئی۔  
**سیکرٹری اسمبلی:** ملکھی شام لال صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**جناب چیئرمین:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** رخصت کی درخواستیں ختم۔

**جناب چیئرمین:** بھی یونس عزیز زہری صاحب! آپ اپنے پر بحث کا آغاز کر لیں۔

**میر یونس عزیز زہری:** شکریہ جناب اپیکر! میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنے دوستوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ دویشنا ہو گئے آخر میں خضدار بھی یاد آ گیا۔ آپ کا بھی شکریہ میں اپنے دوستوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب چیئرمین! پہلے اپنے پر بحث کی تقریر کے دوران کہا تھا کہ پارلیمنٹ ایوان جناب جام کمال صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بحث کی تقریر کے دوران کہا تھا کہ پارلیمنٹ سب کے لئے مقدس ہے۔ اور اس پارلیمنٹ پر جن لوگوں نے حملہ کیا ہے ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ میں اُن کی بات کی بالکل حمایت کرتا ہوں۔ پارلیمنٹ میں جن لوگوں نے بکتر بند گاڑیاں چلائیں۔ پارلیمنٹ کے تقدس کو جن لوگوں نے پاماں کیا۔ پارلیمنٹ میں جس طرح بکتر بند گاڑی سے گیٹ توڑا گیا۔ میں جام صاحب کی اس بات کی حمایت کرتا ہوں میں اُس کے ساتھ ہوں کہ وہ باقاعدہ اس بات کی تحقیقات کریں کہ اس پارلیمنٹ پر حملہ کس نے کیا۔ کس نے کروا، ملک سکندر ایڈو و کیٹ صاحب نے کروا یا شاء بلوچ صاحب نے کروا یا جمل کلمتی صاحب نے کروا یا آیا کسی اور نے کروا یا، یا کسی اور کے کہنے پر کروا یا۔ جن لوگوں نے پارلیمنٹ کا تقدس پاماں کیا، جن لوگوں نے پارلیمنٹ پر حملہ کیا۔ میں اس چیز کے لئے جام صاحب کی حمایت کرتا ہوں کہ انہوں نے جو باتے میں تحقیقات ہوئی چاہیے۔ اور ان کو سزا ملنی چاہیے۔ میں اس کے ساتھ ہوں کہ انہوں نے جو بات کی ہے، میں بھی اس کو آگے لے جاتا ہوں کہ اس کے بارے میں بالکل ان لوگوں کو سزا ملنی چاہیے جنہوں نے ہماری پگڑیاں اچھائی ہیں۔ جنہوں نے ہمارے دوستوں کو زخمی کیا ہے۔ جنہوں نے صدیقی صاحب کا ہاتھ تھوڑا دیا ہے ان کے بارے میں بالکل تحقیقات ہوئی چاہیے کہ جی کس نے کیا ہے اور کس کے کہنے پر کیا گیا ہے میں اس بات کی مکمل حمایت کرتا ہوں اور میں اس بات کو آگے لے جاتا ہوں۔ جناب اپیکر! ہمارے ایک دوست جو ہمارے colleague ہیں جس کا میں نام بھی لے لیتا ہوں۔ اے این پی کے پارلیمانی لیڈر اور صوبائی صدر ہیں جناب اصغر خان اچکزئی صاحب۔ مجھے تو افسوس یہ ہو رہا ہے کہ باچا خان کے پیروکار اپنے آپ کو کہنے والا۔ اور جس طرح انہوں نے زبان استعمال کی۔ اور جس طرح انہوں نے باچا خان کی پیروکاری کو چھوڑ کے ایک پارٹی کا ترجمان بن کے جس طرح پریس کا فرنٹس کی ہے میں اُس کو اُس ترجمانی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اُس نے

اپنی جماعت اے این پی کو اور بachaخان کے فلسفے کو چھوڑ کے ایک BAP پارٹی کا باپ بن کے وہ ترجمانی کر رہا تھا۔ میں اسکو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور میں یہ کہتا ہوں کہ بachaخان نے اپنی زندگی ان مظلوم قوموں کے لئے گزاری اور بachaخان نے ہم سب کو حق بولنا سکھایا۔ میں کہتا ہوں کہ آج کے بعد اصغرخان اپنے آپ کو بachaخان کا پیر و کا نبیں کہے کیونکہ بachaخان کے وارث ہم یہ بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے) وہ ابھی ترجمان جس کا تھا، اُسی کے ساتھ اپنے آپ کو منسلک کریں۔ مجھے افسوس تو یہ ہو رہا ہے کہ وہ یہ کہہ رہا ہے کہ جی یہ چند پیسوں کے لئے کیا بول رہا تھا؟ چار ٹکوں کے لئے اس نے بات کی ہے۔ میں چار ٹکوں کے لئے بات کر رہا ہوں میں مانتا ہوں میں نے پیسوں کی بات کی ہے۔ ہم نے بجٹ کی بات کی ہے۔ ہم نے اپنے حلقوں کی بات کی ہے۔ وہ چار ٹکوں کے لئے اپنا ایمان اور اپنا فلسفہ بیچ دیا۔ اُس نے کیا کیا چار ٹکوں کے لئے جا کر پر لیں کافرنس کر کے بیٹھ کے ایک بندہ اُس کے اس سائیڈ پر بیٹھا ہوا ہے ایک وزیر اُس سائیڈ پر بیٹھا ہوا ہے اور وہ پر لیں کافرنس کر رہا ہے۔ اُس نے چار ٹکوں کے لئے اپنا ایمان نہیں بیچا، اُس نے چار ٹکوں کے لئے جتنا جھوٹ وہاں بولا میرے خیال میں یہ بachaخان کا فلسفہ نہیں ہے۔ میں request کرتا ہوں اے این پی کے لیڈران سے کہ وہ اس بات کا نوٹس لے لیں۔ اپنی پر لیں کافرنس پر ”کہ بachaخان نے ہمیں یہ نہیں سکھایا تھا“۔ جناب اسپیکر! پھر ہمیں کہتا ہے ”روایت کی بات کرتے ہیں“۔ میں بھی ایک بلوچ ہوں آپ بھی ہیں اور اصغرخان اپنے آپ کو ایک پشتون کہہ رہا ہے روایت کی بات کر رہا ہے۔ روایت یہی ہے کہ ہماری بہن کی چادر کو جس طرح پامال کیا گیا روایت یہ ہے کہ صدیقی صاحب کے پگڑی کو جس طرح اچھالا گیا ایک پشتون کی پگڑی اچھالی ہے پھر آپ بیٹھ کے پر لیں کافرنس کر کے کہتا ہے ”کہ جی روایتیں نہیں ہیں“۔ روایت اس کو کہتے ہیں؟ نہیں روایت اس کو کہتے ہیں کہ ہمارے بوڑھے ہمارے بزرگ بال بور جیم صاحب کو جس طرح آپ ویدیو، ویدیو کہتے ہیں، یار! ویدیو میں دیکھ لیں آپ بار بار ویدیو کی بات کر رہے ہیں ویدیو یہی کہتی ہے۔ روایتیں یہی کہہ رہی ہیں؟ اسمبلی کے اجلاس کی بات کرتے ہو کہ گیٹ کو توڑنے کی بات کرتے ہو اسے میں کا گیٹ کس نے توڑا ایک ایس ایس پی (آپریشن)، جو import کر کے وہاں پنجاب سے لایا گیا ہے اس کو یہاں آپریشن دے دیا گیا۔ وہ طور پر اس کا سڑفیکٹ پڑا ہوا ہے وہ تو mentally طور پر اس job کے لئے fit نہیں ہے۔ اس کو یہاں کس طرح لایا گیا ہے اور جس طرح اس نے بکتر بند گاڑی کس کے کہنے پر چلائی اُس نے؟ اور اُس نے ہماری پگڑیوں کو اچھالا ہے۔ اُس نے ہمارے اس ایوان کے، اس ایوان کی بات کرتے ہیں، اس ایوان کی تذمیل کس نے کی ہے جناب چیئرمین؟ پھر اٹھ کر کہتے ہیں جی جا کر بیٹھ کر پر لیں کافرنس اور دوسری چیزیں کہ جی اسمبلی کے تقدس کو

پامال کیا گیا۔ جناب چیئرمین! آپ سے request کرتا ہوں کہ آپ ان چیزوں کا نوٹس لے لیں۔ ہماری اسمبلی کا کیا تقدس۔ ہمارے سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ اپنی نوکری بچانے کے لیے۔ ہمارے اپنے پیر صاحب کہتے ہیں ”کہ جی میرے خلاف عدم اعتماد نہ ہو میں اپنی seat بچاؤں“، اس اسمبلی کا تقدس کون بچائے گا؟ آیا اس کو مقدس سمجھتے ہو، اس اسمبلی کے مقدس ہونے کی بات کرتے ہو، سب اس چیز پر بات کرتے ہیں لیکن کوئی اس چیز پر نہیں آتا کہ اسمبلی کے گیٹ کو کس نے توڑا؟ اسمبلی پر بکتر بند کس نے چلائی؟ اسمبلی پر ہزاروں پلیس والوں کو لے کر یہاں پر لاٹھی چارج کس نے کروایا؟ اسمبلی کے گملوں سے حملہ کس نے کیا؟ یہ چیزیں سب کو بھول جاتی ہیں۔ یہ چیئر بھی بھول رہی ہے کہ اسمبلی کا تقدس کس نے پامال کیا ہے۔ اگر یہ چیزیں ہوتی گئیں، اگر ان چیزوں پر نوٹس نہیں لیا گیا تو میرے خیال میں پھر رواں یوں کی بات کرنا، پھر جی بلوچستان میں یہ چیزیں نہیں ہو رہی تھیں، بلوچستان کی روایتوں کو انہوں نے زندہ کر دیا ہے۔ جناب چیئرمین! با تیں بہت ہیں جیران ہیں کہ کس کس چیز پر بات کروں۔ دوسری بات اگر ہم ایجنڈے پر آتے ہیں، جس طرح بجٹ میں، بجٹ کی بات کرتے ہیں کہ جی بجٹ، آج یہ 12 تاریخ کا جنگ اخبار ہے۔ جناب چیئرمین! جنگ اخبار میں ابھی تک کہتے ہیں کہ گرم نہیں ہوا اور پک گیا۔ ابھی تک بجٹ process میں ہے اور یہاں tender issue ہو گیا۔ یہ کروڑوں روپے کے tender جناب چیئرمین! یہ آپ دیکھ لیں اگر آپ نے آج جنگ اخبار پڑھا ہے تو ٹھیک ہے، نہیں تو میں آپ کے لیے یہ روانہ کرتا ہوں کہ بیلہ میں پلک ہیلٹھ انجینئرنگ میں کروڑوں روپے کے یہ tender آج جنگ اخبار میں وہ شائع ہو گئے۔ آیا یہ روایات ہیں، یہ طریقہ کار ہے، کہاں سے آگیا؟، کس طرح آگیا کس نے لایا؟، یہ چیزیں آپ دیکھ لیں جناب چیئرمین! اس پر بھی ذرا غور کیجیئے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں یہ کہا جاتا ہے کہ جی آپ لوگ پیسے مانگتے ہیں، ہمارے وزیر خزانہ صاحب پتہ نہیں کہاں گئے، وہ کہتے ہیں ”کہ جی میں تو ان کو بھیک دے دیتا ہوں“، آپ بھیک مانگنے والے خود ہیں، آپ بھیک مانگ کر اس seat پر بیٹھیے ہیں۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ بھکاری کی طرح آپ نے یہ seat حاصل کی ہے وہ میں آپ کو بتاوں۔ اور آپ ہمیں بھیک دیتے ہیں، اور آپ ہمیں یہ کہتے ہیں ”کہ جی یہ لوگ پیسے مانگ رہے ہیں“۔ ہاں ہم پیسے مانگ رہے ہیں، یہ بلوچستان آپ کا نہیں یہ ہم سب کا ہے، یہ 23 بندے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں یہ بھی ووٹ لے کر آئے ہیں جناب چیئرمین! آپ جس طرح بلوچستان کے وسائل کو لوٹ رہے ہیں اور جس طرح بجٹ کو آپ نے بنانے کے جس طرح اپنے غنڈوں کو، میں سیدھی بات کہہ رہا ہوں کہ جس طرح اپنے ورکروں کو، جس طرح اپنے غنڈوں کو، جس طرح آپ اپنے کارکنوں کو، اور جس طرح BAP اور دوسری پارٹی

کے اپنے نالائقوں کو آپ جس طرح بجٹ سے نواز رہے ہیں اور جس طرح پیسے آپ ہمارے وسائل لوث کران کو دے رہے ہیں، جناب چیئرمین! یہ چیز ہم برداشت نہیں کریں گے۔ کیوں کہ ہم دوٹ لے کر آئے ہیں۔ اور ہم ایک ایک پیسے کا حساب دینے اور حساب لینے کے پابند ہیں۔ ہم کسی کو اس چیز کی اجازت نہیں دیں گے کہ وہ بلوچستان کے پیسوں کو ایک ایک ڈیڑھ ارب روپے جناب چیئرمین! ہر حلقة میں اپنے ان چیلوں کو دے دیئے گئے ہیں جو کرپشن کے ماہر ہیں۔ وہ لوگ ہیں یہ جناب چیئرمین! جو بھی گورنمنٹ میں اربوں روپے انہوں نے فنڈز لے کر اور ان کی کرپشن کر کے جن کے نام کرپشن کی list میں ہیں۔ میں نے یہاں دے دیئے ہیں۔ کیوں ان کے خلاف انکوارٹی نہیں ہو رہی ہے؟ اب ان بندوں کو آپ ڈیڑھ، دوارب دے رہے ہیں یہ کس کھاتے میں دے رہے ہیں؟ کوئی بندہ نہیں بتا دے، بلوچستان لاوارث تو نہیں ہے، بلوچستان کے وارث ہم یہ 23 لوگ میٹھے ہوئے ہیں۔ جب تک ہم زندہ ہیں جب ہم میں ذم ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہم یہ کرپشن ہونے نہیں دیں گے ہم نے تین سال بہت صبر کر لیا۔ یہ کہتے ہیں کہ جی ہم تعلیم کو آگے لے گئے ہیں، جناب چیئرمین! جس وقت تین سال پہلے جب ہم گورنمنٹ میں آگئے، یہ میرے پاس لکھا ہوا ہے جناب چیئرمین! سُن لیں۔ کہ 66 اسکول ہمارے ڈسٹرکٹ خضدار میں بند تھے، آج یہ کہتے ہیں کہ جی ہم تعلیم کو آگے لے گئے ہیں۔ خاک تعلیم کو آگے لے گئے ہیں، تین سال میں بجٹ کو جس طرح آپ لوگوں نے لوٹا ہے آج میرے ڈسٹرکٹ میں 162 اسکول بند ہیں۔ آگے لے گئے ہیں یا پیچھے لے گئے؟ جناب چیئرمین! یہ آپ سے سوال ہے میرا؟ 166 اسکول بند تھے آج 162 اسکول بند ہیں جناب چیئرمین! ہمیاتھ کی پوزیشن دیکھ لیں۔ 8 ارب روپے کم و بیش انہوں نے COVID پر خرچ کر کے اور COVID کا حال اور رُدا کر دیا اور اب انہوں نے بجٹ میں پیسے رکھے ہیں صرف اپنے کھانے کے لیے جس طرح پیسے رکھے گئے ہیں ان کا حساب لیا جائے گا۔ یہ لوگ اس چیز کو بھول جائیں کہ جی ہم نے FIR کی، ہم نے ان کو جیل میں بند کر دیا ہم اس بلوچستان کے لیے اپنے وسائل کے لیے جیل تو نہیں، یہ ہمیں قتل کر دیں ہم اس کے لیے بھی تیار ہیں ہم ان کو نہیں چھوڑیں گے انہوں نے ہم پر جس طرح حملہ کیا اور جس طرح ہمیں تھانے میں 14 دن تک بند کر کے ہمیں اذیتیں دیں ہم اسکے لیے تیار ہیں 14 دن تو کیا ہم 14 سال بھی بند رہنے کے لئے تیار ہیں۔ اور یہ بھول جائیں کہ جی ہم۔ جناب چیئرمین! میں مختصر کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی بالکل۔

**میریوس عزیز زہری:** کیونکہ تیرسے اچنڈے پر اگر ہم آجاتے ہیں 200 ارب lapse ہو گئے، 200 ارب ان تین سالوں میں lapse کر کے پھر بھی تعلیم کا حال یہ ہے کہ ہمارے اسکول 66 سے جا کر

162 تک آگئے ہیں۔ یہی ان کی کارکردگی کی نشانی ہے۔ آج اگر ہمارے وزیر خزانہ صاحب بیہاں بیٹھے ہوتے تو ان کو یہ اعداد و شمار ہم دکھادیتے کہ جی آپ صرف بنس کر اور جس طرح آپ بات کرتے ہیں آج آکر آپ سُن لیں اور بجٹ کو اٹھا کر دیکھ لیں بجٹ میں آپ کی کارکردگی آپ پر عیاں ہے کہ آپ نے بجٹ میں کیا کیا ہے۔ جناب چیئرمین! میں رورہا ہوں کہ جی میرے سر میں درد ہے آپ مجھے پیر کی گولی دے رہے ہیں ”کہ جی آپ کو میں پیر کی گولی دے دیتا ہوں سر درد کی گولی میرے پاس نہیں ہے وہ میں نہیں لوں گا“، ہمارے لوگ پیاس سے مر رہے ہیں، ہمارے لوگوں کے پاس پانی نہیں ہے، آپ بیہاں کوئئے سے نکل کے، کوئئے کا حال بھی بُرا ہے۔ کوئئے سے باہر آپ نکلیں اگر بیہاں سے واشک تک جائیں، یہ واشک کا نامانندہ بیٹھا ہوا ہے، بار بار رورہا ہے اور ہم اس کے علاقے میں ایک دفعہ visit پر گئے جو حال واشک کے لوگوں کا ہے میرے خیال میں یہ پاکستان میں یادِ دنیا میں ہم نے کہیں اور نہیں دیکھا ہے۔ لوگ پینے کے پانی کے لیے ترس رہے ہیں جناب چیئرمین! اور آپ بیہاں استیڈیم بنا رہے ہیں، آپ بیہاں پُل بنارہے ہیں، آپ بیہاں روڈ بنارہے ہیں۔ ہمیں روڈ نہیں دو، ہمیں روڈ نہیں چاہیے۔ ہمیں جیونے کا حق تو دو جناب چیئرمین! ہمیں اتنا دو کہ ہم جی سکیں، Health facilities کیا ہیں؟ میں اپنے اگر ڈسٹرکٹ کی بات کروں، خضدار میں انہوں نے جو ہمیلتھ کا حشر کیا ہے، دس لاکھ کی آبادی کے لیے ایک hospital ہے اور وہی بجٹ شیرانی ڈسٹرکٹ کو ملتا ہے، وہی خضدار کو مل رہا ہے۔ شیرانی ڈسٹرکٹ کی ایک لاکھ کی آبادی کے لیے وہی بجٹ ہے اور خضدار کی دس لاکھ کی آبادی کے لیے وہی بجٹ ہے۔ جناب چیئرمین! یہ کوئی طریقہ کار ہے پھر بیہاں بیٹھتے ہیں جی بجٹ۔ میں ان سے گلہ نہیں کروں گا، کیوں کہ یہ لوگ خود کہتے ہیں ”کہ جی ہمیں تو بجٹ کا پتہ ہی نہیں ہے۔ بجٹ ہم نے تو نہیں بنایا ہے“ گلہ ان سے کیا کر سکتے ہیں جن کو بجٹ بنانے کا پتہ نہ ہو، جنہوں نے بجٹ دیکھا نہیں ہے۔ جن کو بجٹ لا کے تھے میں دیا گیا ہو کہ جی یہ بجٹ آپ پیش کر لیں تو ان سے گلہ کرنے کا کوئی میرے خیال میں فائدہ نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! اسی کے ساتھ میں آپ کا شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا اور اپنے دستوں کا بھی شکر یہ ادا کرتا ہوں۔ بہت شکر یہ۔

**جناب چیئرمین:** شکر یہ یونس عزیز صاحب۔ نصر اللہ زیرے صاحب! آپ نے تقریباً نہیں کی تھی؟ نہیں میں نے کہا کہ آپ تو تقریر کر چکے ہیں نصر اللہ زیرے صاحب؟ نہیں کر چکے؟۔ اچھا! قرارداد پر بات نہیں کی؟ جی میر حمل کلمتی صاحب۔

**میر حمل کلمتی:** شکر یہ جناب اپسیکر!۔ جناب اپسیکر! بلوچستان کے ارادہ، گردجو موجودہ حالات ہیں میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان میں اچھے حکمران اور اچھی حکومت کی ضرورت ہے۔ لیکن بد قسمتی سے ہم پر ایک ایسا

حکمران مسلط کیا گیا ہے جو بلوچستان کو بلوچستان کی روایت سے ہٹ کے، بلوچستان کی ضروریات سے ہٹ کے ایک شاہی طرز کا حکمرانی کرنے پر تلا ہوا ہے۔ اُسکی واضح مثال آپ بیلہ میں دیکھ لیں، اُنکے اپنے ہوم ڈسٹرکٹ میں، کل وہاں کے MNA نے ایک پریس کانفرنس کر کے اُس کی ساری حکمرانی سامنے رکھ دی۔ وہ بیلہ کے علاوہ، بیلہ تو چلوں انکا ہوم ڈسٹرکٹ ہے وہ وڈھ میں بھی اپنی حکمرانی چاہتا ہے، وہ گودار میں بھی اپنی حکمرانی چاہتا ہے وہ خپدار اور ثروت میں اپنی حکمرانی چاہتا ہے۔ جناب والا! ہم ایسی حکمرانی کو بھی تسلیم نہیں کریں گے جو بلوچستان کو ایک شاہی طرز کے مطابق چلائے اور اُسی شاہی طرز کی طرح جس طرح وہ چلا رہا ہے اُنکے اپنے صفوں میں بیٹھے ہوئے کبھی صالح بھوتانی صاحب ناراض ہیں، کبھی یار محمد رند صاحب ناراض ہیں، کبھی قدوس بن جو صاحب ناراض ہیں۔ میرے دوست آپ لوگ کیا گلہ کرتے ہیں۔ جناب والا! جس طرح 18 تاریخ کو اس اسمبلی اور اس اسمبلی کے اراکین کی توہین ہوئی۔ جس بیدردی سے بکتر بندگاڑی کے ذریعے گیٹ توڑ کے ممبران کو گچلا جاتا ہے اور ہماری ماوں بہنوں کا بھی خیال نہیں رکھا گیا۔ پھر انہی ممبران کے خلاف بھی درج کی جاتی ہے۔ میں سلام پیش کرتا ہوں اپنے دوستوں کو میں اُنکے ساتھ 14 دن تھانے میں تھا FIR کیلئے تیار ہیں۔ لیکن ہم جیل میں بیٹھے میں رہے۔ بارہا کہتے رہے کہ ہمیں ہتھڑیاں ڈالیں یا لاک آپ میں shift کر دیں۔ لیکن مجھے یہی لگا کہ وہ FIR کر کے پچھتا پکھے تھے اُنکے پاس راستہ ہی نہیں تھا کہ کس طرح واپس FIR لیں۔ یہ بلوچستان کی روایت نہیں جناب والا! ہم چار دن تک اس اسمبلی کے باہر بیٹھے رہے۔ ہم نے کہا کہ pre-budget session call کریں۔ ہم نے اسپیکر سے دو تین مہینے پہلے بھی کہا لیکن بدقتی سے کوئی شناوائی نہیں ہوئی۔ اور اس دن یہ واقعہ پیش ہو گیا۔ اور اُسی دن جب میں اسمبلی آیا کوئی ایک ڈیڑھ بجے تو ڈھائی تین ہزار پولیس کی نفریاں یہاں موجود تھیں۔ اور ایک ایس پی آپریشن بارہا کہہ رہا تھا کہ میں گیٹ بکتر بند کے ذریعے توڑ دوں گا۔ اور ڈپٹی اسپیکر صاحب کہہ رہے تھے مجھے خبر نہیں تھی۔ میں اور جملہ کلمتی اُن کے دفتر میں آئے میں نے کہا حالات خرابی کی طرف جا رہے ہیں آپ حکومت سے رجوع کریں اور بجٹ سیشن کو کسی اور دن رکھیں اور میں اپنے کے ہم روایتی لوگ ہیں ہم بھی لوگوں سے دوٹ لے کر کے اس پارلیمنٹ کے ممبر بنے ہیں تو ہماری بھی شناوائی ہونی چاہیے۔ لیکن انہوں نے نہیں سنی۔ پھر جب میں باہر نکلا تو ہمارے دوست زخمی تھے، پھر میں اختر حسین کو لے کے دوبارہ ڈپٹی اسپیکر کے ساتھ آئے وہاں لا لا رشید اور نصیب اللہ مری صاحب بھی موجود تھے۔ ہم نے پھر ان سے کہا کہ ہمیں 5 منٹ دے دیں چیزیں بہتر ہوں گی۔ 5 منٹ کے بعد کوئی شناوائی

نہیں ہوئی۔ اور حالات یہاں تک پہنچ گئے۔ جناب اسپیکر! بجٹ کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ بہت اچھا بجٹ یہ تیساں سال ہے یہ یہ ماموں بناتے ہیں۔ بلکہ پورے بلوچستان کے لوگوں کو dark میں رکھا جاتا ہے اور میں ان تین سالوں میں 18 سوارب روپے بلوچستان میں خرچ ہوئے۔ یہاں گورنمنٹ کے لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے ممبر زیکیا آپ لوگوں نے کسی نے دیکھا کہ بلوچستان میں ایجوکیشن میں کوئی بہتری آئی؟ کیا ہسپتاں میں کوئی بہتری آئی؟ کیا پانی کے نظام میں کوئی بہتری آئی؟ کیا electricity کا مسئلہ حل ہو گیا؟ کیا زمینداروں کا مسئلہ حل ہو گیا؟ کیا ماہی گیروں کے مسئلے حل ہو گئے؟ کوئی ایسا ڈپارٹمنٹ نہیں جو بتاہی کی طرف نہ جا رہا ہو اور زوال کا شکار نہ ہو رہا ہو۔ ان میں کوئی بہتری نہیں دیکھتا۔ آج بھی بلوچستان میں 5 ہزار سے زیادہ سکولز shelterless ہیں۔ اور بچے درختوں کے نیچے جھونپڑیوں میں کھلے آسمان کے نیچے پڑھتے ہیں۔ آج بھی 8 ہزار اسکولز منگل ٹیچر پر چل رہے ہیں۔ آج بھی 7 سے 8 لاکھ بچے ٹاؤں پر بیٹھے ہوئے پڑھتے ہیں۔ آج بھی سکولوں میں ٹیچر زندگی نہیں ہیں۔ میں اپنے ڈسٹرکٹ کی بات کروں، میرے ڈسٹرکٹ میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی 1250 پوسٹوں میں سے صرف 500 ہیں اور سماڑھے 7 سو اس وقت بھی vacant ہیں۔ کالج میں لیکچر رنگیں۔ آپ مجھے بتائیں کہ بجٹ کے حوالے سے کیا بہتری آرہی ہے اور دعوے بڑے بڑے کئے جا رہے ہیں کہ ہم فلاں تبدیلی لارہے ہیں۔ میں اپنے ڈسٹرکٹ کی بات کروں 2000ء میں گوادر میں port start ہوئی، ہم نے بڑے بڑے خواب دیکھے کہ port بن رہا ہے ہماری تقدیر یہی بدل جائے گی بلکہ بلوچستان کے لوگوں کی تقدیر بدل جائے گی کیونکہ گوادر کے لوگ وہاں رہتے ہیں اُنکی تو تقدیر ضرور بد لے گی، بلوچستان کی بد لے گی۔ جہاں port بن رہی تھی، وہاں مولا بند ماہی گیروں کی بستی تھی۔ وہ ماہی گیر جو ہزاروں سالوں سے اُس ساحل کی دفاع کرتے تھے اور وہیں رہتے تھے۔ انہوں نے ذرا بھی نہیں سوچا انہوں نے کہا یہ port بن رہی ہے یہ ہمارے لئے بنے گی۔ انہوں نے وہاں ز میں کی قربانی دی، اپنے گھر وہاں سے shift کئے۔ اور وہ سال بارہ مہینے جہاں port بنائی گئی ہے وہ واحد sea ہے دنیا میں ایسے کم sea fishing ہوتے ہیں جہاں بارہ مہینے sea ہو۔ اور وہ جہاں port بنائی گئی ہے وہ best fish breeding site کی food sea کی طرف گوادر کیلئے ماہی گیروں نے گوادر کے لوگوں نے ایک طرف رکھ کے یہی سوچا کہ یہ port بنے گی دنیا میں جہاں city port بنتے ہیں وہاں کے لوگ خوشحال اور آباد ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ port میں جو offices بنیں گے آئیں گی اُن میں ہماری contribution ہو گی جہاڑے لئے بنے گی

ہمارے لوگ وہاں jobs کریں گے۔ لیکن بد قسمتی سے وہ لوگ ابھی تک اس port کو دیکھتے ہیں لیکن انکو کچھ نظر نہیں آتا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے بچوں کو port کے توسط سے کیوں کڈو پیمنٹ تو ہو رہی ہے۔ سکالر شپس کے ذریعے دنیا کے ہر ادارے میں پڑھایا جائے گا۔ لیکن بد قسمتی سے وہ بچے دنیا کے ہر ادارے کو چھوڑیں، گوادر کے بچے یونیورسٹی کے لیے ترسر ہے ہیں کہ ہمیں یونیورسٹی دے۔ جناب والا! گوادر بلکہ ساحل اسیبلے سے لے کر جیونی تک یہ ساحل ماہی گیروں کی بستیوں پر مشتمل ہے یہاں سارے سمندر کے کنارے ماہی گیر رہتے ہیں۔ جناب والا! وہ ماہی گیر جو ہزاروں سالوں سے خوشحال، صحیح جاتے تھے اپنی مرضی سے رات کو اپنے boat اپنے گھر کے سامنے سے اٹھاتے تھے اور جاتے تھے fishing کر کے اپنے لیے روزی کا بندوبست کر کے واپس آتے تھے اور اتنی fish ہوتی تھی کہ کسی زمانے میں گوادر میں processing plant نہیں ہوتے تھے اُن کی محصلیاں خراب ہو جاتی تھیں۔ لیکن جب سے processing plant بنے اُن کو اپنے rates ملے۔ لیکن پچھلے تیس، چالیس سالوں سے ایک سلسلہ illegal fishing کا چل رہا ہے وہ ماہی گیر جو ہر روز لڑتے ہیں ”کہ سندھ کے ٹرالر کراچی سے آتے ہیں ہماری illegal fishing کرتے ہیں، ہماری محصلیوں کی یا seafood کی نسل کشی ہو رہی ہے، اُس کو روکا جائے“۔ ہر حکومت نے اُن کو دلاسا دیا لیکن اب بات یہاں تک پہنچی ہے کہ عید سے پہلے تین چائینز ٹرالرز پکڑے گئے اُن میں وافر مقدار میں کروڑوں اربوں روپے کی محصلیاں انہوں نے پکڑیں۔ جب لوگوں نے اُس پر اعتراض کیے کہ یہ illegal ٹرالر کہاں سے آگئے؟ اتنے well equipped equipment لگا ہوا ہے کہ اُن کو پہنچتے ہیں کون سی محصلی سمندر میں کس طرف جا رہی ہے کہاں اُس کی تعداد زیادہ ہے۔ کہاں اُس کا size بڑا ہے۔ انہوں نے پکڑا اور لوگوں نے شور کیا۔ تو لوگوں سے کہا گیا کہ یہ تو سمندری طوفان کی وجہ سے آ کے پورٹ کے ساتھ لگ گیا، ساحل کے کنارے آیا تو انہیں پکڑا گیا ہے۔ جبکہ کل کی بات آپ کو بتا دوں کل بلوچستان fisheries کے آفسران، سندھ fisheries کے افسران، لوکل ماہی گیر جب اُن ٹرالرز کے اندر گئے اُس کی fish کو دیکھا اُس کی assessment ہوئی وہ ساری fish گوادر کو سٹ لائیں کی تھی۔ تو جناب والا! یہ کون لوگ ہیں میرے خیال سے یہ جو ٹرالرز ہیں یہ جو سندھ کے ٹرالر جو فشر بیڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف سندھ جو حکومت بلوچستان کی مرضی کے بغیر نہیں آتے۔ جو چائینز ٹرالرز آئے ہیں ضرور اُن کے پاس فیڈرل گورنمنٹ کا لائنس ہے۔ تو جناب والا! اس حوالے سے ایک ہفتہ پہلے ضلع گوادر کے ماہی گیروں کا ایک جرگہ ہوا اُن کی ایک ہی demand تھی کہ خدا کے لیے وہ ماہی گیر جو دوسروں کو گوادر میں کسی time وہاں کے لوکل لوگ fish خریدتے نہیں تھے، ماہی گیر لاتے

تھے، وہ دے دیتے تھے ہر کسی کے گھر میں fish لوکل بندوں کو خریدنے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔ اب نوبت جناب والا! یہاں پہنچی ہے کہ یہی ماہی گیر تمیں چالپیس یئرڈیزیل ادھار کرتے ہیں سمندر میں جاتے ہیں واپس خالی ہاتھ آتے ہیں۔ اور روزانہ ان پرڈیزیل لینے کا ادھار چڑھتے جا رہے ہیں۔ یہ ہے ان کی خوشحالی یہ ہے پورٹ کا صلمہ جوان کو ملا۔ جناب والا! پسندی *harbour* کی بات کرتا ہوں۔ کیوں کہ *harbour* بہت ضروری ہے کسی site پر لینڈنگ کے لیے۔ جب boats واپس آتی ہیں وہ *harbour* پر لینڈ کرتی ہیں اور باقاعدہ وہ *harbours* جب گورنمنٹ بناتی ہے تو ٹیکس لیتی ہے۔ ٹیکس ماہی گیر دیتے ہیں۔ پسندی *harbour* پہچھلے پندرہ سالوں سے مٹی سے بند پڑا ہوا ہے۔ پچھلی حکومت میں نواب ریسیمانی کے time ہم نے ان سے بات کی جاپانی گرانٹ کے نام سے 800 ملین روپے جو بہت زیادہ تھی اُس *harbour* کی بحالی کے لیے اُس میں missing facilities تھیں۔ لیکن پچھلی حکومت نے وہ پیسے بھی کرپشن کے نظر کر دیے وہی *harbour* ابھی تک روکا ہوا ہے۔ پچھلے 8 سالوں سے لوگوں کو تسلی دی جاتی ہے کہ اس کی بحالی پر کام ہو رہا ہے۔ President اور Prime Minister سے جا کے ملے اُنہوں نے کہا کہ بس ابھی start کر رہے ہیں۔ *chinese* feasibility کو لے گئے اُنہوں نے *start* کر رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک وہی حال ہے۔ پسندی *harbour* کے علاوہ ڈام گذانی jetty جو بن رہی تھی 06-05ء میں وہ بھی اُسی حالت میں ڈام اور جیونی کی jetty کرپشن کی نذر ہو کے پیسے بھی withdraw ہو گئے لیکن چار پتھر بھی جیونی کی jetty میں نہیں ہے۔ GDA وہ *jetty* زبان رہی ہے پچھلے پندرہ سال سے پشوپان اور سُر بندر۔ اُن کی حالت بھی آپ کے سامنے ہے وہ کروڑ کے ٹینڈر اربوں میں چلے گئے لیکن ویسی کی ویسی پڑی ہوئی ہیں۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس *harbour engineers* نہیں ہیں، *harbour consultant* نہیں ہے۔ ہمیں اُن لوگوں کی مدد لینی چاہیے جو *harbour* سے related کام جانتے ہوں۔ جناب والا! ہر دو سال بعد وہ شہر جس پر ساری دُنیا کی نظریں لگی ہوئی ہیں ہر دو سال میں اگر بارشیں نہ ہوں تو اُس شہر کا پانی ختم ہو جاتا ہے اور بد قسمتی سے اس وقت نہ گوادر میں پانی ہے نہ جیونی میں نہ گز میں نہ پشوپان میں نہ گور میں نہ دشت میں اور نہ ساجی میں نہ گولاچ میں، نہ کلمت میں، نہ اور ماڑہ میں。 dams بننے ہوئے ہیں pipe lines پر اربوں روپے گورنمنٹ کی طرف سے آئے ہوئے ہیں لیکن کام ویسے کا ویسا ہے۔ اور پانی کے لیے جتنے بھی پیسے ملے یہ گوادر کے لوگوں کے لیے مل لیکن بد قسمتی سے یہ تصویر آپ تمام لوگوں کو دکھا رہا ہوں کہ گوادر کے لوگ گٹر کا پانی پی رہے ہیں۔ اور اس وقت 35 ہزار لوگ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہیں

ہسپتا لوں میں جگہ نہیں ہے فرش پر سوتے ہیں۔ یہ ماتھے کے جھومر کا حال ہے یہ کون سا ماتھے کا جھومر ہمیں دیا جا رہا ہے۔ جناب والا جیونی کے پانی کے لیے میں نے کورٹ کے دروازے پچھلے دنوں کھکھٹائے کورٹ گیا چیف جسٹس صاحب کا بڑا شکر گزار ہوں بلکہ الہیان گوادر کی طرف سے اُن کا شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے جیونی کے حق میں فیصلہ دیا 8 سو، 9 سو ملین روپے کی pipe line تھی جو دو سال پہلے 450 ملین کی تھی اب 900 ملین پر چل گئی ہے۔ لیکن کورٹ میں لکھ کے دیا planning and development department نے گورنمنٹ آف بلوچستان نے کہ اس PSDP پر ہم اُن کے لیے پیسے رکھیں گے۔ کہاں 90 کروڑ روپے کہاں 8 کروڑ روپے۔ 8 کروڑ روپے رکھے ہیں۔ جب ہم نے رابطہ کیا تو کہتا ہے کہ غلطی سے ہوا ہے بجٹ سیشن چل رہا ہے یہ ٹھیک ہو جائے گا۔ لیکن نہیں ہوا۔ کوچ کے لیے ڈیڑھ ارب روپے sea villages ہیں وہاں ڈیم موجود ہے، شادی کو ڈیم۔ ڈیڑھ ارب روپے چاہیے پانی کے لیے PC-1 بھی submit کرائے سارے دوسرا سال ہے کہ project کراتے ہیں لیکن دینا ان کو نہیں آتا۔ اور ماڑہ کے پانی کی ایکیم تقریباً مکمل ہے پانچ، چھ کروڑ روپے چاہیے جس سے پورا اور ماڑہ شہر پانی پی سکتا ہے۔ کلمت کی واڑیساں جس میں 40 کروڑ روپے کسی project سے میں نے لگوائے۔ وہاں ڈیم بھی بنایا ہے کے لیے صرف فیول اور لوگوں کی ضرورت ہے کہ جو جا کے اس کو چلانیں وہ بھی نہیں ملتے تو کس سے گلہ کریں، کس کے پاس جائیں سمجھو ہی نہیں آتا کہ والی وارث گوادر کا کون ہے؟ جناب والا! free zone port ہے کی بات کروں گا کہ گوادر میں آپ کو پتہ ہے کہ گوادر پورٹ start ہوا۔ اُس کے ساتھ ایک free zone ہے کیا پورٹ کے اندر۔ جو لوگوں کی اربوں روپے کی زمین تھی لاکھ روپے میں acquire کی، وہاں 60 پلاٹ نکلے فیکٹریز لئے، لوکل لوگوں نے apply کی کسی ایک یا کسی ایک بلوچستانی کا وہاں پر ایک پلاٹ نہیں ہے صرف پاکستان میں سننے میں آیا۔ جبکہ دوسری دفعہ وہاں Chairman Port بلوچستان کے لوکل آفسر ہیں ایک پلاٹ صرف میں نے سننا ہے میاں فشا کو دیا گیا ہے۔ اور کسی بلوچستانی کے لیے اُس میں share ہے۔ اب نیا free zone بننے جا رہا ہے دو ہزار ایکڑ جس کا میرے خیال سے Prime Minister تھتی بھی لگا کے آئے ہیں دو ہزار ایکڑ پر اُس میں 15 سو ایکڑ plus private land تھیں 35 لاکھ روپے میں لوگوں کی تین تین چار چار کروڑ کی زمین، میں چیلنج کرتا ہوں گورنمنٹ کو کہ وہاں جائے ابھی بھی، اگر رود پر میں کروڑ روپے سے بھی کم زمین ملے یا sea-side پر 10 کروڑ روپے سے کم زمین ملے۔ 35 لاکھ روپے میں ہر ڈپٹی کمشنز وہاں آتا ہے Land Acquisition Act لگاتا ہے۔ اور ہمیں پیسے کما کے لینے ہیں لو، نہیں لینے ہیں نہ لو۔

جناب والا! اس free zone میں آپ تو سط سے میری request ہے آج بلوچستان کے لوگوں کے پاس پیسے نہیں ہیں کل انشاء اللہ یہی امید ہے ابھی تک ہم امید سے ہیں۔ کہ ہم خوشحال ہو گئے خوشحالی آئیگی ہمارے لوگوں کے پاس پیسے آئیگے۔ اگر حمل کے پاس نہیں آئے تو سلیم کے پاس آئیں گے، نصراللہ زیرے کے پاس آئیں گے کسی بلوچستانی کے پاس تو آئیں گے۔ لیکن پھر وہ Chinesse آپ وہاں پلات نہیں دیں گے۔ اور صرف اور صرف اس وقت گواوڈ سٹرک ہم free zone نہیں ہے۔ صرف اور صرف جہاں Chinese کے پاس ہے اُس کو free zone declare کیا گیا ہے۔ باقی پورے گواوڈ پر اُسی طریقے سے tax لا گو ہیں۔ جناب والا اس expressway روڈ نکل رہی تھی۔ 20 سال سے plan تھا بنا آئیگے، بنا آئیگے ہم نے ماہی گیروں نے تین access مانگے۔ کہ ہماری بٹھ صفائی کے لیے نکلے گی۔ اور طوفان آئے گا تو آپ یہ روڈ بناؤ گئے ہماری بٹھ کمرا میں گی پھر سے لگ کے ٹوٹ جائیگی۔ ہمیں ایک breakwater دیا گا تو آپ یہ روڈ بناؤ گئے ہماری بٹھ کمرا میں گی پھر سے لگ کے ٹوٹ جائیگی۔ ہمیں ایک breakwater 20 سال بعد جب ماہی گیروں نے احتجاج کیا۔ کہ روڈ اُس وقت بنے گی یا تو ہماری لاش سے گزرو گے یا تو ہمیں access دو گے یا ہمیں breakwater دینا ہوگا۔ بڑی مشکل سے لڑ کے اُن کو ملا ہے۔ اور اب اُس breakwater اور روڈ کی بنانے کی وجہ سے ماہی گیروں کے کچے گھر۔ آپ جائیں، میں آپ تمام ایوان کو بلکہ invite کرتا ہوں گواوڈ پر گواوڈ کے issues پر۔ کہ آپ لوگ شہر کے بارے میں سوچیں جس پر پوری دنیا کی نظریں ہیں۔ اُن ماہی گیروں کے گھر جائیں vibrator Roller چلانے سے اُن کے گھر کے اندر پیٹھ کر آپ کو آسمان نظر آتا ہے ڈیڑھ سال ہو گئے ہیں روز کوئی delegation آتا ہے میں اُن کے ساتھ ہوتا ہوں۔ Chairman Port کے پاس جاتا ہوں 8 کروڑ روپے اُن کے گھروں کے پیسے ہیں۔ اور 60 کروڑ روپے میں لوگ ہم سے کہتے ہیں 7 ارب روپے میں تو حکومت Airport بنارہی ہے۔ 12 ارب روپے کی روڈ بن رہی ہے ہمارے 8 کروڑ گھروں کے خدا کے واسطے دیدیں ہم چھروں سے بیزار ہو گئے ہیں۔ اور بارش ہوتی ہے تو پانی آتا ہے شنم ہوتی ہے تو پانی ٹپکتا ہے اور وہ گھراتے crack ہیں کسی بھی وقت وہ گر سکتے ہیں۔ لیکن کوئی سننے والانہیں ہے۔

**جناب چیئرمین:** conclude کریں، حمل صاحب آدھا گھنٹہ ہو گیا ہے باقی بھی۔ جی جی۔

**میر حمل کلمتی:** اسی طرح میں آپ کا پندرہ میں منٹ لوں گا ضرور۔

**جناب چیئرمین:** آدھا گھنٹہ آپ لے چکے۔

**میر حمل کلمتی:** جناب اسپیکر! اس، پندرہ منٹ میں نے اپنی speech آخر میں اس وجہ سے رکھی۔ کہ

میں دل سے بولوں۔ جناب اسپیکر! ہمیں کہا گیا کہ جزل مشرف صاحب تھے میرے والد صاحب بیمار تھے وہ آئے۔ بلکہ احمد بخش اہری صاحب DG، GDA تھے۔ مجھ سے کہا کہ ماہی گیروں کے لیے ہم ایک کالونی بنانا چاہتے ہیں۔ آپ والد صاحب سے بات کریں ہمیں زمین دے دیں۔ میں نے اپنی ذاتی زمین سوا یکڑ سُر بندر میں جس کی مالیت اس وقت بھی دو سے تین ارب روپے بننے ہیں۔ میں نے دی، GDA کے حوالے کر دی کہ چلیں بھی ماہی گیر کالونی بنائیں۔ ایک سال بعد جائے ماہی گیروں کو دینے کے، جوان کی روڈ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جہاں جہاں یہ روڈ بنار ہے تھے ان لوگوں کو اٹھا کے وہاں بٹھا دیا۔ 150 یکڑ پران کو بٹھا دیا، 150 یکڑ لیر کالونی کو دی دیں۔ لیر کالونی بنی۔ سارے ماہی گیروں کو وہاں register کیا۔ انہوں نے پیسے بھی جمع کرائے، لیکن لیر کالونی کے بجائے ماہی گیروں کے پتنیں کون رہتا ہے۔ وہ ماہی گیر ابھی بھی دیکھتے ہیں میر غفور گلہمتی نے ہمیں زمین دی ہمارے لیے کوئی ماہی گیر کالونی بننے گی۔ جناب اسپیکر! 150 یکڑ 86-1985ء میں میرے والد صاحب MPA تھے۔ انہوں نے گورنمنٹ سے allot کرائے، تھے port کے ساتھ۔ اس زمین کو آج تک ماہی گیروں کو نہیں دی ہے۔ وہ زمین اس وقت اربوں روپے کی ہو گئی ہے۔ جناب اسپیکر! میں وزیر ماہی گیری تھا میں نے گوادر سے لیکر ڈام تک ہر جگہ ماہی گیر کالونیوں کے لیے نواب اسلام رئیسانی کی مہربانی سے کہ جب میں نے ان کو کہا کہ ماہی گیروں کی زندگیاں آپ دیکھیں کہ کس طرح زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ان کوئی رہائشی منصوبے بنائے دیتے ہیں۔ تاکہ ان کی life change کچھ ہو جائے، وہ محضروں میں رہتے ہیں۔ بیس بیس بندے ایک گھر میں ایک کمرے میں رہتے ہیں یا ان کی زندگی تھی۔ تو نواب صاحب نے۔

**جناب چیئرمین!** Order in the House

**میر حملہ گلہمتی:** آپ کیس move کریں میں زمین آپ کو allot کر کے دیتا ہوں۔ انہوں نے مجھے within a week ہر جگہ ماہی گیروں کے لیے دو دو سوا یکڑ کوئی بارہ، چودہ سوا یکڑ چیونی سے لیکر ڈام تک allot کر کے دی۔ وہ زمین آج تک پڑی ہوئی ہے لیکن ماہی گیروں کو نہیں ملتی۔ جناب والا! یہ ہے ماہی گیروں کی زندگی، جس کے بارے میں میں ایوان کو بالکل real picture سب دوست ہیں سلیم بھی آیا ہے گوادر جام صاحب کے ساتھ، انہوں نے بھی اپنے آنکھوں سے دیکھا ہے۔ باڑ کے مسئلے پر میرے بھائی بھی گئے ہیں، جب باڑ لگا رہے تھے۔ جناب والا! ایک master plan گوادر کا آیا جب GDA بنی، 2003ء میں بڑے جام صاحب تھے، اللہ انکی مغفرت کرے۔ وہ دنیا میں نہیں رہے۔ لیکن 2003ء میں عیساک کے ذریعے ایک master plan بنا، اور اُسی master plan کے تحت لوگوں نے investment کی۔

**جناب چیر میں:** اصغر ترین صاحب! اپنی جگہ پر جائیں!

**میر حمل کلمتی:** اب لوگوں نے NOC apply کی ہے۔ وہ، پندرہ سال گزرے پھر کہا ایک نیا master plan گوادر کے لیے آ رہا ہے۔ اچھا ہے۔ اچھا master plan ہو گا۔ جس میں جو غلطیاں ہوئی ہیں اب اس master plan میں وہ غلطیاں نہیں ہوں گی۔ چلیں بھی۔ بسم اللہ ہم نے کہا welcome بھی جس طرح GDA احمد بخش لہڑی صاحب جب وہاں گوادر میں GDA کے DG کے تھے انہوں نے request کی ہم سے۔ کہ گوادر بنانے جا رہے ہیں گوادر کے لوگوں کے لیے بن رہا ہے۔ اسی شہر میں Prime Minister Pakistan بھی ایک انجمنگ میں نہیں دیتی۔ اس ایوان میں جتنے لوگ بیٹھے ہیں میرے خیال سے انہوں نے کبھی بھی free of cost پانچ ہزار ایکٹر زمین روؤں کے لیے نہیں دی ہے۔ وہ زمین جس کی قیمت اس وقت کھربوں روپے، مجھے صرف وہ زمین کے پیسے گورنمنٹ ہمارے دیدیں۔ ہمارے باپ دادا کی زمین تھی۔ ہم نے اسی وجہ سے دی کہ یہ گوادر بننے گا ہمیں پانی بھی ملے گا ہمارے بچے پتھر نہیں یورپ میں پڑھیں گے۔ ہم پتھر نہیں کون سی industry کے ملک ہوں گے۔ آج 21 سال ہو گئے میں گوادر میں ہو۔ میں نے گوادر کے لوگوں کا زوال دیکھا ہے ترقی نہیں دیکھی ہے۔ اور نیا ایک master plan بنایا جاتا ہے ہم تو کہتے ہیں کہ ہمیں زمینوں کے پیسے دیدیں۔ گوادر کو پانی بھی خود دینے گے پھر گورنمنٹ کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ ہم پانی بھی خود دیں گے ہم بجلی بھی خود دیں گے۔ بلکہ ہم بلوچستان کو بھی بجلی دیں گے پانی دیں گے۔ سمندر ہمارے پاس پانی سے بھرا پڑا ہے ہمارے برابر ملک میں ایران desalination plant سے آدھے ایران کو پانی دے رہا ہے۔ ہمارے پاس دیئی اپنے پورے ملک کو پانی دے رہا ہے۔ اسی سمندر سے عمان ہے سعودیہ ہے دنیا میں ہر ملک کی آپ مثال لے لیں۔ وہ ڈیم کے پانی کو drinking water کو وہ natural water کے لیے use کرتے ہیں۔ washing اور باقی چیزیں ان سے ہو جاتی ہیں۔ جناب والا!

بنا بھی نیا master plan آیا ہے۔ میں تو میئنگ میں بھی نہیں بیٹھ رہا تھا۔ مجھے چیف نسٹر نے تسلی دی یقین دہانی کراتی کہ حمل آپ کے جو جو اعتراضات ہیں گوادر کے میں نے سارے Stakeholder، PC Hotel CM کے سامنے بٹھائے۔ میں نے کہا یہ گوادر کے حمل کلمتی گوادر کا اکیلا stakeholder نہیں ہے۔ ان کے ساتھ بیٹھ کے اگر انہیں کوئی اعتراض نہیں ہے میں ان کا نام نہ رکھوں گی کوئی اعتراض نہیں ہے۔ وہاں بیٹھے لوگوں نے اپنے اعتراضات پیش کیے۔ ہمیں بھی کہا گیا کہ بہت زیادہ پریشر ہے ماسٹر پلان approve کرنا ہے فلاں ہے یہ ہم نے کہا

پریش آپ برداشت کریں ہماری تو زندگی اور موت کا سبب ہی ما سٹر پلان بنے گا۔ جناب والا بھی نیا ما سٹر پلان آیا ہے بارہ سو ایک square kilometer means، پہ بارہ سو ایک square kilometer declare کیا ہے 2900 دولاکھ 96 ہزار 7 اکیٹر پر اسیں 2900 residential area 356 square kilometer جو 87 ہزار 338 acre بنتے ہیں۔ باسیں ہزار 14 1714 اکیٹر کمرشل ایریا 4428 اکیٹر، industrial area 1448 اکیٹر۔ باسیں ہزار 14 1714 اکیٹر کے لیے 32 ہزار 942، جناب والا! ان لوگوں کو ہم نے کہا یہ تیقی زمین ہے۔ جو گورنمنٹ نے acquire کی ہے، جو بھی ہے باقی زمینیں روڑوں کے لئے رکھ لیں ان کو نہ بچیں۔ آج نوبت یہ آگئی ہے۔ لوگوں کی ساری زمینیں green belt میں ڈال دی گئی ہیں۔ اور میں نے ما سٹر پلان کے وقت بھی اعتراض کیا۔ مجھے یقین دہانی کرائی گئی کہ ما سٹر پلان حرف آخر نہیں ہے اس کو ہم change کر دیں گے۔ ہمارے پیر صاحب ہیں گوادر کے اُن کے سات کلومیٹر، انہوں نے ایک انج زمین نہیں بیچی۔ اُن کے سات کلومیٹر میں پہاڑ سے لے کر ساحل تک سارا گرین بیلٹ میں ڈال دیا۔ اور یہ اسی ما سٹر پلان میں۔ پچھلا جو ما سٹر پلان آیا تھا اُس میں ایک سو fifty something، NOCs issue کے لئے investment کے لئے این او سی جی ٹی اے گورنمنٹ کا ادارہ ہے آئے۔ انہوں نے investor کے لئے NOCs لی۔ جب نیا ما سٹر پلان آیا میرے خیال سے سو سے اوپر NOC تو اڑ گئیں، جو میں نے آپ کو کہا کہ reserve land پچاس سال کے بعد نیا ما سٹر پلان اب آئے گا، آپ کیا گوادر بنانے جا رہے ہو گوادر کو کیا کرنے جا رہے ہو۔ جتنی زمینوں کے حوالے سے خورد بر کوئی میں ہوئی ہے۔ بیلہ میں ہوئی ہے، خضدار میں ہوئی ہے، باقی شہروں میں ہوئی ہے وہاں کوئی نہیں پوچھتا۔ یہ ہمارے باپ دادا پوشنوں کی ہماری زمین ہے، ہم تو 1958ء کے بعد اس ملک میں شامل ہوئے ہیں۔ ہمارے معاملہ ہیں عمان گورنمنٹ کے گورنمنٹ آف پاکستان کے ساتھ۔

**جناب چیئرمین:** Order in the House please.

**میر حمل کلمتی:** ہر شہری کو وہ حیثیت ملے گی وہ میں نے معاملہ بھی۔

**جناب چیئرمین:** باہر جا کے بات کر لیں جس نے بات کرنی ہے۔

**میر حمل کلمتی:** عمان گورنمنٹ کا معاملہ ہے کہ میرے ہر شہری کو وہ حیثیت دینا ہوگا جو اس ملک کے شہری

کی حیثیت ہوگی، ان کی ملکیت ان کی زمین ان کی سب چیزوں کے والی وارث یہ ہیں۔ کیونکہ عمان سے پہلے بھی ہماری تھی۔ عمان کو بھی اگر 5 فٹ زمین کی ضرورت ہوتی تھی تو گادر کے لوگوں کے پاس ہمارے پاس دستاویزات ہے ہم اُن کو دیتے تھے۔ اور اب وہ معاهدہ بھی میں نے اسمبلی کو پہلے آپ کے پاس table کیا تھا اور اسمبلی میں بھی آپ کے ریکارڈ میں بھی جمع کرایا ہے۔ تو جناب والا! ہمارے ساتھ یہ ساری چیز ہو رہی ہیں۔ ہیاتھ کے حوالے سے GDA نے ایک اسپتال بنایا ہے۔ کروڑ روپے اس کی میڈیسین کی بجٹ ہے۔ اُس کے آپریشن تھیرٹر میں جائیں وہ ماشاء اللہ آغا کے اسٹینڈرڈ کا ہے۔ لیکن ابھی بھی گادر کے چھوٹے آپریشن کے لیے تربت کارخ کرتے یا تو کراچی کارخ کرتے ہیں۔ تو یہ facilities ہیں وہاں پر۔ میڈیسین آپ کسی بھی اسپتال میں گھومیں، BHU کل بھی فون آیا یعنی، کلگ، کولاچ وہاں ہمارے پاس میڈیسین نہیں ہے۔ وباء پھیلی ہوئی ہے۔ پھر ڈاکٹروں کی ٹیم بھجوائیں گادر سے۔ یہ سارے حالات ہیں۔ الیکٹرک سٹی بھی بھلی کے آپ گادر کوکس طرح ڈویلپ کرو گے اس وقت مکران میں ایک ہفتہ دس دن سے بھی نہیں ہے۔ کیوں کہ آپ ایران کے مقروض ایران کا آپ کے پاس اتنے پیسے ہو گئے ہیں آپ اُن کو payment ہی نہیں کر رہے ہو پھر ہے پتہ نہیں کتنے سالوں سے اور سب سے سنتی بھلی اس وقت ہمیں ایران دے رہا ہے۔ ایران ہمیں سماڑھے چھ سالات روپے میں بھلی دے رہا ہے جو کہ ہم مکران کے لوگ 18 سے 20 روپے یونٹ بھرتے ہیں۔ ایران ہمیں مزید بھلی دینے کے لئے تیار ہے لیکن کوئی شناوری نہیں۔ transmission lines ہجتے بھی ہیں تیس، چالیس چالیس سال پرانے، بیس سال پرانے سارے گل چکے ہیں۔ کیوں کہ Rust کی وجہ سے وہ سارے گل گئے ہیں۔ لیکن کوئی اُن کو نہیں دیکھتا نہ QESCO نہ حکومت جیونی کی بھی حالات ہے۔ چلیں جیونی اور ارمادہ میں پچھلی حکومت میں جب نواب صاحب کی حکومت تھی ہم نے فیڈرل گورنمنٹ سے بڑی مشکل سے دو چلتا transmission line کے generator پر 12 ہیں villages کے چلتا ہے۔

ہے تیل جل رہا ہے میں ابھی visit کر کے آرہا ہوں بارہ villages ہیں جن میں سے ایک village کو بھلی ملتی ہے۔ باقی سب disconnect ہیں تار گرے ہوئے ہیں۔ ابھی میں نے کچھ ایک کروڑ روپے پچھلے سال ہمیں تھوڑے فنڈ ملے تھے اُس میں سے ایک کروڑ روپے دیئے جناب والا bound QESCO کو کریں کہ ان کے اوپر توجہ دیں۔ بلوچستان کی بھلی کی بھی حالت ہے اگر لیکچر تباہ انٹریویو تباہ، لوگ تباہ گھروں میں بیٹھے ہر پانچ منٹ بھلی آتی ہے اور پانچ منٹ بعد بھلی جاتی ہے اسی ایوان میں ہم بیٹھتے ہیں بار بار بھلی آتی ہے اور جاتی ہے جبکہ بلوچستان میں وافر مقدار میں بلوچستان کی ضرورت چودہ سو پندرہ سو میگاوات ہے۔ اور

power plant میرے خیال سے خود ہزار میگاوات بھلی دیتا ہے۔ سلیم صاحب والے بہتر جانتے ہیں ان کے area میں ہے اور پاور پلانٹ ہزار میگاوات بھلی تو دیتا ہے۔ حکوم تیرہ سو میگاوات سننے میں آیا ہے دیتا ہے۔ ایک اور پاور پلانٹ ہے وہ ساڑھے تین سو میگاوات بھلی دیتا ہے۔ حبیب کوں ہے وہ پچانوے میگاوات دیتا ہے۔ بلوچستان کی ضرورت صرف بارہ سو پندرہ سو میگاوات ہے۔ ہمیں تین سو چار سو میگاوات ملتے ہیں۔ وہ بھی چھ گھنٹے، اٹھارہ گھنٹے بھلی ہے چھ گھنٹے نہیں ہے۔ تو ہماری اگر یکچھ بھی انہوں نے تباہ کر کے رکھ دی ہیں۔ جناب والا گودار کی یہ بھی صورتحال ہے ہر آفیسر وہاں پر آتا ہے دوسال کے لیے پوسٹ ہوتا ہے۔ وہ لوگوں کو ایسے ہی بڑے بڑے خواب دکھاتے ہیں۔ یہ ہو جائے گا وہ ہو جائے گا۔ صرف وہ لوگوں سے اپنا کام نکلا کے چلا جاتا ہے جب اگلا آتا ہے اُس کو ہم کہتے ہیں ہمارے ساتھ یہ غلطی ہوئی ہے یہ تو پچھلے اُس نے کی میری سوچ کچھ اور ہے۔ وہ پھر ہمیں تباہ کر کے چلا جاتا ہے اسی طرح کر کر اکے آج اکیس بائیس سال ہو گئے۔ جناب والا پرائم منسٹر آتے ہیں visit پر سال میں وہاں پر 70 سے 80 دن یا تو چیف سیکرٹری صاحب جا رہے ہیں، سی ایم صاحب جا رہے ہیں، Chinese delegation ہیں یا پرائم منسٹر کا visit ہے۔ یا پارلیمنٹی کمیٹی کا visit ہے۔ چیئر میں سینیٹ آرہے ہیں فلاں آرہا ہے۔ sea بنڈ نوٹیفیکیشن آپ کو اختر حسین نے اُس دن دکھایا۔ باقاعدہ نوٹیفیکیشن ایشو ہو جاتا ہے۔ ماہی گیر سمندر میں نہیں جاسکتے۔ آیا کسی نے یہ سوچا ہی گیر ایک دن سمندر نہیں جائیں گے اُس کو کھانا کون دے گا گھر میں کون کھلائے گا؟ وہ سال میں 70 سے 80 دن پانڈرہ تا ہے کہ وہ سمندر نہ جائے لیکن کسی نے یہ نہیں دیکھا کے میرے visit پر۔ حالانکہ وہ ایئر پورٹ سے ھیلی کے through جاتے ہیں صرف پی سی ہوٹل میں وہیں briefing ہوتی ہے وہیں تختیاں چڑھتی ہیں۔ ساری چیزیں وہیں پر ہو جاتی ہیں یا تو پی سی ہوٹل میں یا تو پورٹ میں۔ پورا گودار بنڈ کیا جاتا ہے دکان شرڑا اون۔ لوگوں کو تو نہیں پتہ ہوتا کس دن کون visit پر ہے۔ وہ صحیح جاتا ہے راشن لینے دکان بنڈ کیا ہوتا ہے بھائی؟ آرڈر آیا دکان میں بنڈ سٹریکس بنڈ فش ہار بر روڈ جہاں سے ماہی گیر سمندر جاتے ہیں وہاں صبح شام بیٹھ کے اپنی جال وال ساری چیزیں ٹھیک کرتے ہیں بچ وہاں پر کھلتے ہیں۔ ان کو crossing تک اجازت نہیں ہے۔ ساری گلیاں سپاہیوں کے ذریعے بنڈ۔ بس ”آپ لوگ نہیں جاسکتے“۔ تو جناب والا سمندر بنڈ روڈ بنڈ ترقی کس کے لئے ہے؟ اور جناب والا پرائم منسٹر آیا مجھے تو نواز شریف صاحب آئے تھے شاید خاقان عباسی صاحب آئے تھے گیلانی صاحب تھے راجہ پرویز صاحب تھے تو آپ ہمیں invite کیا جاتا تھا۔ کہ بھائی پرائم منسٹر آرہا ہے شوکت عزیز صاحب تھے تو ہمیں invite کیا جاتا تھا گودار کے لوکل لوگوں کو بلکہ کوئی بھی Event ہوتا تھا وہاں کا لوکل

نمائندہ یا تو ناظم یا تو ایم پی اے، ایم این اے وہاں سے سپاسا نامہ پیش کر کے demands علاقے کے بتاتا تھا۔ لیکن ہمیں تو جس دن پرائم منستر آرہا تھا میں نے ایک دن پہلے کہا کہ ابھی تو پرائم منستر آرہا ہے ہمیں بتایا نہیں جاتا صحیح مجھے بارہ بجے چیئرمین پورٹ کی کال آئی کہ ”میر صاحب! آپ کہاں ہیں پرائم منستر آرہا ہے آپ کی کرسی خالی ہے“۔ میں نے کہا بہت شکر یہ میں تو کوئی نہیں ہوں بہت اچھے تام میں بتا رہے ہو، میرے باپ کا تو کوئی جہاز نہیں ہے۔ کہ میں اُس پر بیٹھ کے فوراً آؤں۔ لیکن افسوس کیسا تھا وہاں کے ایم این اے پرائم منستر سے ملتے ہیں۔ میں لوکل ایم پی اے ہوں، ایم این اے لسیلہ ہے لیکن گوادر لسیلہ کی ہی سیٹ ہے ایم این اے کی۔ ایم این اے کو پرائم منستر invite کرتا ہے کہ آپ گوادر آئیں، میں پانچ تاریخ کو جارہا ہوں ایک ہفتہ پہلے نیوز آتی ہے۔ سینیٹر جو BAP سے ہے، وہ وہاں پہنچا ہوتا ہے، ان کو receive کرنے کیلئے، لیکن وہاں پر میٹنگ ہوتی ہے۔ پرائم منستر Chair کرتا ہے ایک طرف چیف منستر ہے اور ان کے وزریوں کا جوڑا ہے۔ دوسری طرف فیڈرل منستر ہیں بیٹھے ہوئے ہیں اُس میٹنگ میں گوادر کے متعلق میٹنگ ہے خدارا! ترس کھائیں اس شہر پر۔ وہاں کے لوکل دون ماہیں تھے تو بیٹھے ہوئے تھے ان سے تواریخ لیتے کہ بھائی کیا کرنا ہے گوادر میں؟۔ چلو اس کو جھوٹیں، اُن کو تو اس میں بلا یا ہی نہیں بیٹھایا نہیں۔ اب ضیاء اللہ اگو صاحب اس میٹنگ میں بیٹھے ہیں وہ گوادر کے بارے میں مجھے وہ گوادر کے دس گاؤں کا نام بتائیں میں اُنکو سلام کروں گا، دس مچھلیوں کے نام بتائیں۔ سلیم صاحب بیٹھے ہیں اُس میٹنگ میں ٹھیک ہے اُن کو وہ گوادر کے 36 وارڈز ہیں اُن میں نے پانچ۔۔۔

**میر سلیم احمد کھووسہ (وزیر مال):** جب یہ منستر تھے انہوں نے کیا کیا، گوادر کیلئے پہلے دس نام بتائیں۔۔۔ (مدخلت) رٹی ہوئی چیزیں ہیں۔۔۔ (مدخلت۔شور)

**جناب چیئرمین:** بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں سلیم کھووسہ صاحب! بیٹھ جائیں۔۔۔ (مدخلت۔شور)

**میر ضیاء اللہ لانگو (وزیر داخلہ و قائمی امور و پیڈی ایم اے):** جناب والا! ہمیں وہاں اس لئے بھایا جاتا ہے کہ تم ادھر دشہروں کے نام۔ جناب والا! ہمیں وہاں اس لئے بھایا جاتا ہے کہ اگر law and order کے حوالے سے کوئی گوادر کا مسئلہ ہو۔۔۔ (مدخلت۔شور)

**جناب چیئرمین:** Order in the House

**میر حمل کلمتی:** جناب والا! ایوان کو بتائیں کہ وہاں پر گوادر کے حوالے سے کیا خوش خبری ہے کوئی تو ہوگی۔

**جناب چیئرمین:** وزیر داخلہ صاحب! امن و امان کے حوالے سے بیٹھے ہوئے تھے۔ مچھلیوں کے نام آپ اکبر آسکانی سے پوچھیں نا۔

**میر حمل کلمتی:** جناب والا! اُس کے بعد وہاں ایک کانفرنس ہوتی ہے اس میں ساری پلک کو invite کیا جاتا ہے پورٹ کے ہال۔ تو میں تو سمجھا وہاں پر کوئی نہ کوئی سینئر صاحب ہمارے ایم این اے صاحب کو موقع ملے گا یا ان کو اسٹچ پر کم سے کم ان کی تصوریدکھائی جائیگی کہ آپکے نمائندے بھی اس اسٹچ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ تیرے لائن میں اُس کو بھایا گیا اور اس میں صرف اور صرف سارے باقی گوادر کے ایم این اے کو۔ میرے پاس تصور ہے میری ان سے خود بات ہوئی ہے۔ آپ بھی میرے خیال سے مجھے نظر نہیں آئے۔۔۔ (مداخلت۔شور)

**جناب چیئرمین:** یہ کیا بحث ہے۔ سر! conclude کر لیں۔

**میر حمل کلمتی:** سرا میں اپنی اپستچ کمپلیٹ کروں، بس آخر میں ہوں۔ جناب والا! اُس ہال میں لوکل لوگ آپ وہاں دیکھیں لوکل کی کیا تعداد ہے۔ ہمیشہ ہوتا ہے آج کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ اس ہال کو یا تو افسروں سے بھرا جاتا ہے یا تو وہاں investors ہیں ہر کوئی ہیں وہ آکے ان کو پیچھے بٹھا دیا جاتا ہے بھائی پرائم منستر آیا ہے ڈیلیگیشن آیا ہے۔ وہیں کرسیاں پڑی ہوئی ہیں سر! آپ گوادر گئے ہیں گوادر کے لوگوں کو بلا کیں، ان کو بتائیں آپ کیا کر رہے ہیں ان کو سنیں۔ جناب والا پرائم منستر گئے وہاں پر۔۔۔

**جناب چیئرمین:** conclude کر لیں۔ بھی ایک گھنٹہ ہو گیا۔ آپ باقی دوستوں کا ٹائم لے رہے ہو۔۔۔ (شور۔ مداخلت) شکلیلے نو یہ صاحبہ۔ حاجی نواز کا کڑ صاحب کا۔۔۔

**میر حمل کلمتی:** پرائم منستر گئے وہاں چانسیز سکرٹریز کی inauguration ہو گئی۔ یار جو Chinese فیکٹریاں لگا رہے ہیں۔ وہ کونسا ہمیں ثواب وہاں پر دے رہے ہیں وہ فیکٹریوں کو آج تک گوادر کے لوگوں نے دیکھا نہیں ہے یہ فیکٹریاں کیا ہیں۔ تو ان میں مزدوری تو اپنی جگہ، لیکن پرائم منستر لوکل لوگوں کی وہاں پر لوکل انڈسٹری ہے جو fish سے related ہے اس کو نہیں دیکھتے کہ وہ تباہ ہو رہی ہے۔ ماہی گیر fish لا میں گے وہ انڈسٹری چلے گی۔ ان انڈسٹری میں سارے لوکل ایک ایک فیکٹری میں دو دو سو لوگ کام کرتے ہیں پچاس سے زیادہ فیکٹریاں ہیں اور ماڑہ سے لیکر جیونی تک۔ صرف ان تین مہینوں میں پانچ فیکٹریاں بند ہو گئی ہیں۔ اس کا مطلب ہزار لوگ پیر و زگار ہو گئے ہیں۔ یہ روزگار ہمیں دے رہے ہیں۔ فری زون میں میں نے پہلے آپ کو کہا ہمارا شیر ہی نہیں ہے۔ جناب والا گوادر میں اس ڈولپمنٹ سے یا فری زون بنایا گیا ہے وہاں پر ”وادی ڈور“ کی آبادی ہے۔ میری بات آج آپ کے فور پر اس وجہ سے اس کو یا کرڈ کریں میری یہ کچھ چیزیں، ”وادی ڈور“ کے دو بھائیوں کے گھر جب وہ acquire ہو رہے تھے لوگوں نے اعتراضات کیئے، ان میں چوبیس لوگوں نے آج تک پیغمبہ نہیں لی ہے۔ میں اور اختر اگر بھائی ہے ہم دونوں کے گھر وہاں بننے ہوئے ہیں same گھر

ہیں۔ assessment کس نے کی وہ ہماری غلطی نہیں ہے جس نے کی ہے اس کو جا کے پکڑیں۔ اختر کو اسی گھر کے assessment کے مطابق گراڈنڈ پاس دن بلکہ ہے۔ نیا گھر ہے یا کسی کا گراڈنڈ پر تین کمرے ہیں۔ اختر حسین کے اسی گھر میں ایک ہی کار گیر نے بنائے ہیں ایک ہی طرح کام ہوا۔ با تھر روم کے ٹائل بھی ایک ہی طرح کے، نلک بھی ایک ہی طرح کے، بٹن بھی ایک ہی طرح کے، اس کو اس کا معاوضہ ایک کروڑ میں لاکھ ملتا ہے۔ مجھے معاوضہ چالیس لاکھ روپے ملتا ہے، یہ کہاں کا انصاف ہے؟۔ میں کہاں جا کے چالیس لاکھ میں وہ گھر بناؤں گا۔ ایک طرف میں میں آپ وہ نہیں بنان پر ہاہے۔ اس طرح کے چوبیں لوگ ہیں وادی ڈور میں جنہوں نے ابھی تک پیمنہ نہیں لی ہے اور روز میرے پاس آتے ہیں۔ میں نے اس فلور پر ابھی تک سودفعہ اس کا ذکر کیا ہے۔ لیکن کوئی نہیں سنتا، آٹھ کروڑ روپے، جو پیسے ان کے آئے وہ ڈیڑھ دو سال تک بینک میں پڑے رہے، ان پر کروڑوں روپے کی گورنمنٹ کو profit ہوئی، صرف ڈیپاٹ پر خدارا! انہیں پیسوں سے ہم کہتے ہیں دیدیں بھائی وہ پیسے ہمارے لوگوں کے تھے ان کو دیدیں تاکہ کل آپ ان کا گلہ پکڑو گے، ہر طرف سے پھر جس طرح اسمبلی میں بکتر بند مارا، ہم تو پھر بھی معزز ممبر تھے۔ وہ تو عوام ہیں بیچارے وہ رات کو گھروں میں سوئے ہونگے۔ اتنی سی آبادی ہے۔ اٹھالو گے، ان کے نمک کا کاروبار تھا۔ جناب والا سمندر کے پانی کو خشک کر کے ڈیڑھ دو سو لوگ اس سے روزگار کرتے تھے۔ وہ گیا ان کا روزگار۔ اسی طرح کلچی محلے والے 1997ء کے سیلاں سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہر حکومت آتی ہے آپ لوگوں کو ہم زمین دیدیں گے۔ وہ ابھی تک بیٹھے ہوئے ہیں جھوپڑیوں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور 1997ء سے حکومت نے ان کو بیٹھایا ہے۔ اور ابھی تک وہ وہاں پر ترس رہے ہیں اپنی جگہ کیلئے، پچھلی دفعہ جام صاحب گئے تھے سember کے میئنے میں اور وہ ڈی سی کیپن و سیم صاحب تھے ان کو کہا ”کہل ان کا کام کرنا ہے“۔ کل کہاں وہ اگلے دن ٹرانسفر ہو کے پنجاب چلا گیا اور ابھی تک ان کا کام نہیں ہو رہا۔ اسی طرح ایکسپریس وے روڈ جو بنائی گئی ہے جائے کہ جو پورٹ نے 2002ء میکڑا acquire کیے وہ اپنے روڈ میں بنا دیتا، سامنے لوگوں کی کمرشل زمین پر اس نے اپنے روڈ گزار دیے ہیں، اپنی زمین الگ سے ایکسپریس وے رکھ دی ہے۔ وہ زمین اس وقت بھی وہاں ایک ہزار فٹ کا پلاٹ 16 سے 18 کروڑ روپے کا ہے۔ اور روز لوگ آتے ہیں۔ چیف جسٹس صاحب گواہ آئے۔ انہوں نے Chinese Head بیٹھا ہوا تھا Chairman Port بیٹھا ہوا تھا، ڈی سی بیٹھا ہوا تھا۔ انہوں نے ریلی آریشن آفریٹ کے مطابق لینڈ کے مطابق ان کی fix rates کرے بلکہ انہوں نے اسی تائماً ایک judgement بھی لایا کہ settlement کے مطابق fix rate نہ کریں ان کا جو value ہے آپ اپنے judgement ہے۔

کی اس کے مطابق fix کریں انہوں نے کہا سرتین مہینوں میں ہم payment کریں گے آج دو سال ہو گئے ہیں وہ لوگ روز آتے ہیں - آج بھی میرے پاس لوگ آئے صح میں گیا میرے بھائی نے vocational training center میں چودہ پوٹھیں تھیں گوادر کی اس میں سارے پنجور پتہ نہیں کہاں کہاں کے لوگ وکیشنل ٹریننگ سینٹر پر۔ نہیں سن رہے ہیں بھی لیبرمنسٹر۔ تو پندرہ لوگ تھے وہ ایک بچہ گیارہ سال سے جناب والا voluntarily وہاں پر اس کے پاس ڈگریاں بھی ہیں ایک نان ٹینکنیکل بندے کو وہاں پر لگایا جاتا ہے as ڈگری بھی نہیں ہے ڈرائیور بھی باہر سے مالی بھی باہر سے اور چڑپا اسی بھی باہر سے۔ لیبرمنسٹر صاحب میرے بھائی ہیں میں ان کے پاس بارہا گیا کہ گوادر کی پوٹھیں گوادر کے لوگوں کو لگائیں لیکن بد قسمتی چودہ لوگ لگے ہیں پتہ نہیں ان کے نوٹس میں ہے بھی یا نہیں ہے۔ چودہ کے چودہ صرف ایک خاتون گوادر کی ہے ایک مالی ہے پتہ نہیں کیا ہے وہ گوادر کا ہے باقی سارے پتہ نہیں ہے وہ سیکرٹری سائزہ عطاۓ صاحبہ ہیں کون ہیں اُس کے خلاف جناب والا! آپ نوٹس لیں اور ان کو بتائیں کہ کلاس فوراً اور باقی پوٹھیں گوادر کے لوگوں کا حق ہے۔ اس طرح گوادر کے لوگ ہم سے ناراض ہو جائیں گے۔۔۔ (مداخلت)۔

**جناب محمد خان لہری:** میں جواب دیتا ہوں۔۔۔ (مداخلت)۔

**جناب چیئرمین:** بیٹھ جائیں آپ۔ آپ لوگ بیٹھ کے بات نہ کریں۔ بعد میں بتا دینا۔

**میر حمل کلمتی:** جناب والا آج وہ لوگ کورٹ چلے گئے کورٹ میں انہوں نے کیس داخل کیا۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ حمل کلمتی صاحب آپ کا شکریہ۔

**میر حمل کلمتی:** جناب والا ڈسٹرکٹ گوادر کے لوگ زیادہ کچھ نہیں مانگتے ہیں یا تو آج جی ڈی اے نے ہماری زمینیں لی ہے اس کی پے منٹ کرے۔ میں ان کو پورے ڈسٹرکٹ کو پانی بھی دونگا وہ چاہتے ہیں کہ ہمیں پانی دیا جائے پورے ڈسٹرکٹ کو ہماری وہاں fishing illegal electricity facility کے بغیر گوادر ڈولیپ ہی نہیں ہو سکتا۔ ہمیں ہیئتکی دیں ہمارے بچوں کو اسکا لرشپ دیں۔ کالج کے بچ جو آئے تھے جناب والا پورے بلوجستان کا یہی عالم ہے کانج اور یونیورسٹی کے بچ کرونا کی وجہ سے ان سے فیس پر فیس لیے جا رہے ہیں۔ لیکن وہ وہیں کے وہیں stop ہیں۔ جب examinations ہونگے دوسال تک بس ابھی تو پتہ نہیں ایف ایس سی کے exams ہونگے نہیں ہونگے۔ تو خدار اُن کے حالات گھروں کے بھی خراب ہیں بیروزگاری ہے ان کے فیس معاف کئے جائیں، پسندی ہار بر کو بحال کیا جائے ملک، کولاج کو پانی دیا جائے وہاں روڈ دیئے جائیں گوادر جو

ایوس نوجوان ہیں وہ روز روڑوں پر نکلتے ہیں ماسٹر پی اچ ڈی بچلر کی ڈگریاں چلیں پہلے نہیں تھیں اب تو ہمارے بچوں کے پاس ڈگریاں ہیں۔ ان کو تو کہیں نہ کہیں روزگار کے ذریعے پیدا کریں۔ جناب والا پرائم منستر نے اس دن ناراض بلوچوں کو منانے کی بات کی۔ جناب والا یہ تو ہم پیدا ہی نہیں ہوئے تھے تو بھٹو آیا، ایوب خان نے معافی مانگی۔ پھر بھٹو کی معافی ضیاء الحق نے مانگی۔ ضیاء کی معافی جو جو بنے مانگی۔ چلتے چلتے جناب والا بھی تک صرف معافیاں مانگ رہے ہیں بلوچ اور پشتون سے۔ لیکن بلوچ اور پشتون اور بلوچستانیوں کا دل بڑا ہے ہمیشہ معاف کرتے ہیں۔ لیکن روز بروز بلوچستان بدامنی، بیروزگاری، پانی کا مسئلہ۔ تو یہ کہاں سے چیزیں جناب والا! بہتر ہونگی۔ اسی طرح پہلے بھی نواب نوروز خان کو فرق آن کا واسطہ دیکے اُتارا کیا ہوا ان کے ساتھ۔ خان عبدالکریم کے ساتھ کیا ہوا یہ سارے تو جناب والا حالات ہیں۔ میں آخر میں بس اس کو ختم کرتا ہوں ہرگور نعمت آتی ہے بس معافیوں پر معافیاں لیکن ابھی بھی میرے خیال سے ہمارا دل بڑا ہے پتہ نہیں آگے کیا ہو گا ہمارے ساتھ۔ موجودہ حکومت بلوچستان میں آکے کہتی ہے کہ ہر دور میں ظلم و زیادتیاں ہوتی ہیں۔ میرا سوال ہے کہ کونے دور میں بلوچستان میں ظلم و زیادتیاں اس کو ذرا چیک کریں حکومتیں کن کی تھیں؟۔ دوسرا میرا سوال کرپشن کے حوالے سے بات کرتے ہیں۔ کرپشن ہوتی پچھلی حکومت میں جناب والا کونے پچھلے دور تھے؟۔ جان جمالی صاحب بھی وزیر اعلیٰ رہے ہیں۔ اختر مینگل صاحب بھی رہے ہیں۔ بگٹی صاحب بھی رہے ہیں اسی ایوان میں۔ ہر کوئی رہا ہے کونے وہ ادوار تھے ذرا اس کو بھی clear کریں لیکن موجودہ دور میں ہیئت ڈیپارٹمنٹ بھی جیل میں ہے فشریز ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین جیل میں ہیں۔ ان کا تو پوچھیں کہ وہ کرپشن کس نے کی ہے۔ وزیر اعظم پچیس ہزار لوگوں کو اسکار لشپ کی بات کر رہے ہیں مجھے تو بلوچستان کے پچیس ہزار شراء بلوچ آپ کو پتہ ہے کہ بلوچستان کے پچیس ہزار لوگوں کو اسکار لشپ دیئے؟۔ وہ ہمیں پرائم منستر صاحب آپ بتائیں وہ لوگ کون ہیں؟۔ جناب والا گیس ہمارا جارہا ہے۔ سیند کو ٹکوں پر لیکے ہمیں پتہ ہی نہیں ہے۔ میری ڈیماڈ ہے اس ایوان سے کہ جتنی پورٹ کے ذریعے پشمنٹ ہوتی ہے وہ پشمنٹ لا کیں اور اس پشمنٹ کے مطابق بلوچستان گورنمنٹ کو پیمنٹ کریں۔ گیس جتنی نکلتی ہے ہمارا بھی وہاں ایک میٹر لگنا چاہیے تھا گورنمنٹ آف بلوچستان کا کہ ہماری گیس کتنی جارہی ہے کوئی بتاتا ہی نہیں ہے کتنی جارہی ہے؟۔ اسی طرح ریکوڈ ک کا حال ہے۔ ماںز لوگوں کے لیز آج کل کینسل کئے جا رہے ہیں موجودہ حکومت کینسل کر کے اپنے لوگوں کو نواز رہی ہے۔ جناب والا آخر میں آپ کو پتہ ہے آج دوست تو نہیں ہیں اے این پی کے، ان کا ایک ساتھی ان کے مرکزی کمیٹی کا ممبر ملک عبید اللہ اغواہ ہوئے ہیں کافی دنوں سے ہم بھی گئے اُنکے کمپ میں عبید اللہ کا سی صاحب تو ہمارے ہوم منستر صاحب بھی

بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی کوشش کر رہے ہیں ان کی جلد بازیابی کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ دوسرا شہید عثمان لا۔ وہ تو سب کے دلوں میں ہیں، ہر بلوچستان میں رہنے والے ہر بلوچ، پشتون ہزارہ، سلیمانز، ہر کسی کے دل میں جو ان کو اس دن حب سے لیکر جوان کے گھر تک ان کو عزت ملی، شاید بلوچستان میں یہ عزت کسی کو ملی ہو۔ وہ یہ دنیا چھوڑ کے چلے گئے ہیں۔ وہ ہمارے دلوں میں زندہ ہیں وہ بلوچستان کی آواز تھے۔ بہت شکر یہ۔

**جناب چیئرمین:** شکر یہ میر حمل کلمتی صاحب۔ حاجی محمد نواز کا کڑ صاحب! آپ سب سے گزارش ہے کہ چونکہ آٹھ معزز اکان نے بات کرنی ہے ٹائم کا خیال رکھیں۔

**حاجی محمد خان لہڑی:** جناب اسپیکر۔۔۔ (مداخلت۔شور)۔ آپ ان کے آرڈر زد کھائیں آیا کہ وہ provincial سطح پر آئے ہیں یا ڈویژن سطح پر آئے ہیں تو آپ یہ مجھے تو دکھادیں۔۔۔ (مداخلت۔شور)۔

**میر اختر حسین لانگو:** آپ provincial میں ڈال کے۔۔۔ (مداخلت۔شور)۔ آپ provincial میں کیسے ڈال رہے ہیں ٹرانسپورٹ کی پوسٹوں کو آپ کیسے پروانشل میں ڈال رہے ہیں یہی تو طریقہ واردات ہے۔ اسی طرح جوزیارت کے لوگوں کو واسا کوئی میں لایا گیا، ایجکیشن ڈیپارٹمنٹ میں لایا گیا یہی تو طریقہ واردات ہے۔۔۔ (مداخلت۔شور)

**میر محمد خان لہڑی:** آپ ثبوت لے کر کے آجائیں یہاں پر ایسی بات نہیں کریں۔ آپ ثبوت لے کر آجائیں۔۔۔ (مداخلت۔شور)

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** جناب چیئرمین!۔۔۔ (مداخلت)

**جناب چیئرمین:** ایک بات کر لیں۔

**میر حمل کلمتی:** کورٹ خود اس پر فصلہ کر لے گی۔

**میر اختر حسین لانگو:** اس کے دو طریقے ہیں۔ ایک تھوڑا نادوسرا چابی بنائے چھوڑنا یہ پروانشل والا کام جو ہے یہ ٹینکیکل ہے چابی بنانے والی بات ہے۔

**جناب چیئرمین:** حاجی محمد نواز کا کڑ صاحب۔

**جناب محمد نواز خان کا کڑ:** حاجی محمد خان صاحب! آپ بیٹھ جائیں تشریف رکھیں۔

**جناب چیئرمین:** ہاں ثبوت دیں۔

**حاجی محمد خان لہڑی:** آپ ثبوت لے کر آجائیں پھر اس پر بات کریں اس کے بارے میں۔

**جناب چیئرمین:** اس پر سوال لے آئیں۔

**میر حمل کلمتی:** کل صحیح اگر سیکرٹری صاحب کے پاس کل چونکہ سیشن نہیں ہے، میں سیکرٹری صاحب کو دوے دول گا میں وہ آڑ سیکرٹری صاحب کو دوے دول گا۔

**جناب چیئرمین:** ok صحیح ہے بیٹھ جائیں۔ بیٹھ جائیں۔ جی حاجی محمد نواز کا کڑ صاحب۔

**حاجی محمد نواز خان کا کڑ:** نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ . اَمَا بَعْدُ . اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّطَنِ الرَّجِیْمِ ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِیْمِ ، شَكَرِیْہ جناب چیئرمین۔ گذشتہ تین دنوں سے اسی سلسلے پر بحث چلی آرہی ہے اور بحث بھی ہم اس طریقے سے کر رہے ہیں جیسے کہ یہاں پر کوئی ہوا اور ہم اس کو سنارہ ہے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ یہاں ناں کوئی ایسا ذمہ دار شخص موجود ہے جو اس بات کو آگے بڑھا سکے یا اس کے ماتھے پر جوں رینگ سکے۔ چونکہ گذشتہ دنوں بجٹ کے روز اٹھارہ تاریخ کو جو واقعہ رونما ہوا اور جو سلسلہ شروع ہوا جس طریقے سے گیٹ میں بکتر بند گاڑی ماری گئی اور جس طریقے سے اسمبلی کے احاطے میں پولیس کو داخل کیا گیا اس کا جواب شاید گورنمنٹ کے پاس نہ ہو۔ اور اسمبلی کے جو ذمہ داران ہیں، شاید اس کے پاس بھی نہ ہوں۔ وہ کوئی قوت تھی جنہوں نے دو ہزار پولیس کو اسمبلی کے احاطے میں داخل ہونے دیا۔ ہمارے ساتھ تو ایک گن میں ہوتا ہے اس کو بھی اتنا راجتا ہے لیکن اس دن کونے ایسے terrorists یہاں پر آئے تھے کہ جنہوں نے دو ہزار پولیس کو اسمبلی احاطے میں اندر آنے دیا اور اس کو یہ اجازت کس نے دی کہ آپ جا کے گیٹ کو بکتر بند گاڑی سے ماریں۔ اور وہ بھی اس طرح کہ اس گیٹ کے سامنے پولیس کی بھاری نفری اور ہمارے ایکم پی ایز وہاں پر موجود اور ان ایم پی ایز کو کچلنے کے لئے اور گیٹ کو بکتر بند گاڑی مار دی گئی۔ کیا وہ اس ہاؤس کے نمائندے نہیں تھے؟۔ کیا وہ بلوچستان کے نمائندے نہیں تھے؟۔ کیا وہ ممبر ان نہیں تھے؟۔ کیا وہ elect ہو کے نہیں آئے تھے صرف الیکٹ ہو کے حکومتی پیپلز پر بیٹھے ہوئے لوگ آئیے ہیں یہاں بدمعاشر بنے بیٹھے کے ہمارے خلاف اس طرح کی کارروائی کرنے کی اس کو اجازت کس نے دی کونے قانون نے دی کونے ضابطہ نے دی؟۔ لہذا اس کی مکمل تحقیقات ہونی چاہیے۔ اور جو ذمہ داران ہیں ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے خصوصاً میں یہ اسمبلی فلور پر آپ کے ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ آپ ان چیزوں کو دیکھیں اور اس کی جانچ پڑھتاں کر کے ان کی انکو ازی کا حکم دیں۔ جناب چیئرمین دوسری بات بلوچستان کے جتنے بھی وسائل ہیں وہ غیر آئینی طریقے سے جو تقسیم اور بندرا بانٹ ہو رہی ہے اس کے حوالے سے کسی نے یہ سوچا ہے کہ آیا میرے گھر کا پتہ تو مجھے ہے کہ میرے گھر میں کسی چیز کی ضرورت ہے اور آپ کے گھر کا آپ کو پتہ ہے کہ آپ کے گھر میں کس چیز کی ضرورت ہے۔ کیا آپ کو Hospital کی ضرورت ہے اسکوں کی ضرورت ہے رہو ڈی کی ضرورت ہے پانی کی ضرورت ہے ہمیلتھ کی ضرورت

ہے، کس چیز کی مجھے ضرورت ہے کہ آپ یہاں بیٹھے ہیں کیا آپ آسمان سے آئے ہو وحی آ رہی ہے کہ یہاں پر یہ چیز رکھو۔ چاہے جیل کھڈے میں جائیں ضرورت ہو یا نہ ہو میں نے رکھ دیا پوچھ تو لوگ کس ایریا میں کس چیز کی ضرورت ہوتی ہے تجویز تو لو بیٹک آپ اسے نہ کرواؤ، ہمارے کھاتے میں مت ڈالو۔ اپنے کھاتے میں ڈالو چونکہ بلوچستان کے تو آپ مالک بنے بیٹھے ہیں ہماری تو کوئی حیثیت بلوچستان میں نہیں ہے چونکہ ہم پر تو بکتر بندگاڑی بھی چلا سکتے ہیں آپ تو اب اقتدار میں ہیں کل آپ گھر جائیں گے کہ نہیں۔ اس کا تو حساب ہو گا اگر آج آپ نے گورنمنٹ کی مشینری کو اپوزیشن کے خلاف استعمال کی گورنمنٹ کی پولیس کو اپوزیشن کے خلاف استعمال کیا اور آپ نے سب کو اٹھایا کہ آؤ یہ ہمارے اسمبلی میں کوئی چور، ڈاکو اندر داخل ہوئے ہیں لیکر یہاں خود کش اندر داخل ہوئے ہیں آپ آ کراس کے خلاف کارروائی کریں۔ کسی کے پاس تو ایک چاقو بھی نہیں تھا۔ اتنی فورس پھرلانے کی پھر آپ کو ضرورت کو کہاں پڑ گئی پھر دوسرے دن پھر آپ کو اتنے فورس کی کیا ضرورت پڑی؟۔ ہم تو تھانے میں تھے تو تیسرے دن آپ کو کیا ضرورت پڑی آپ نے بلوچستان کے پولیس کی بھی تو ہیں کی ہے۔ آپ نے بلوچستان کے انتظامی معاملات کی بھی تو ہیں کی ہے آپ نے ہر لحاظ سے آئین اور قانون کی violation کی ہے۔ لہذا ان چیزوں کا اور ان معاملات کا آپ ادراک کریں۔ اور مختلف حلقوں میں آپ نے جن لوگوں کو فنڈ زدیے ہیں کیا وہ بلوچستان کی ان اسٹوں میں شامل نہیں ہیں جو گورنمنٹ کو مطلوب تھے؟۔ کل تو آپ ان کے خلاف کارروائی کر رہے تھے۔ آپ نے گورنمنٹ کی مشینری اسی طرح alert کر رکھی تھی۔ لیکن آپ ان کو فنڈ زدے رہے ہیں یہ عجیب بات ہے یہ منطق سمجھنہیں آ رہی ہے۔ بلوچستان کی پی ایس ڈی پی کو ہم کیسے محفوظ کر سکتے ہیں کہ ہم کس کو فنڈ دے سکتے ہیں، کہاں دے سکتے ہیں، تمام حلقوں سے لوگ منتخب ہوئے کر آئے ہیں۔ ہمارے حلقوں میں یہ ایک رکھا گیا ہے، وہ گزشتہ حکومت میں 17-2016ء میں بن چکا ہے۔ فلم عبد اللہ ڈیگٹان۔ گزشتہ گورنمنٹ نے 17-2016ء میں وہ روڈ بن چکی ہے اور اس کے شوالڈر بنانا ہیں تو اس پر آپ نے بجٹ میں رقم رکھ کر 14 کلو میٹر کس کھاتے میں رکھا ہے؟۔ کیسے رکھا ہے؟۔ پی ایس ڈی پی نمبر 251 ہے۔ اور اس میں یہ بھی show کیا پی ایس ڈی پی میں کہ اس کو پر 35% کام ہو چکا ہے کہاں ہوا؟۔ گھر کا مالک تو میں ہوں مجھے پتہ ہے کہ ادھر روڑ، یہ تو بن چکی تھی گزشتہ گورنمنٹ نے پستونخوانے بنائی تھی۔ اس کے pipe-culvert ابھی باقی ہیں، ڈالے نہیں گئے ہیں۔ وہ پیسے کہاں گئے؟۔ چاہیے تو یہ تھا کہ ہمارا تو ڈیماند یہ ہے کہ گزشتہ گورنمنٹ کی اس کارکردگی کو دیکھا جائے کہ بھائی ان کے pipe-culvert ابھی تک کیوں نہیں بنے ہیں ان کے شوالڈر زرا بھی تک کیوں نہیں بنے ہیں؟۔ اور آپ نے ہٹ کر اسکواز سرنور کہ

دیا۔ اور اس کیلئے آپ نے 14 کروڑ روپے رکھ دیئے کہ از سرنویں روڈ بن رہی ہے۔ اور اس پر payment بھی ہو چکی ہے۔

### (خاموشی۔ اذان عصر)

اور ایک دوسرا روڈ ہے پی ایس ڈی پی نمبر 251۔ بارہ کلومیٹر۔ ایک گاؤں کے اندر 12 کلومیٹر کا ایک روڈ تو ہمارے پورے گستان میں بھی نہیں ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ نوازشات ہیں۔ یہ کرپشن ہے۔ یہ fudged ہے۔ تیسری بات۔ حالیہ پی ایس ڈی پی میں 30 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں پی ایس ڈی پی نمبر 6، پی ایس ڈی پی نمبر 29، پی ایس ڈی پی نمبر 42۔ ایک ہی title یعنی ایک ہی title میں ہیں تینوں کی۔ یہ صرف اور پائپ، بور، سولر سسٹم، پیپنگ، مشینری وغیرہ قلعہ عبداللہ میں۔ یعنی ایک ہی title میں۔ ہمیں تو کہا جاتا ہے کہ ذاتی اسکیمات کی کوئی گنجائش نہیں ہے انفرادی اسکیم ہو گا نہیں تو جب agriculture purpose میں یہ رکھے گئے یہ رقم ہے یہ کہاں جا رہی ہے؟۔ کون سے گود میں جا رہی ہے؟۔ پرانے دکھا کر، نئے ظاہر کر کے، پیے جیوں میں ڈال رہے ہیں۔ اس کی فوراً انکوائری ہونی چاہیے اور دیکھا جائے آپ کی توسط سے جناب چیئرمین! یہ میرا ڈیمانڈ ہے خصوصی طور پر۔ کہ آپ اکتوبری کریں کہ بھائی یہ اسکیمات آپ کیسے رکھ سکتے ہیں؟۔ تیسری بات یہ ہے دو اور تریسی اسکیم ایک گاؤں میں، ایک ہی نام پر رکھے گئے ہیں، ایک کے لیے پی ایس ڈی پی نمبر 2801، دوسرا 101۔ یہ دونوں ایک ہی نام سے ہیں شمشادی کاریز شہباز خان۔ یہ تو ہمارے ایم پی اے کے محترم اصغر خان نے رکھے ہیں۔ یہ تو لاگت ہے ایک کروڑ روپیہ، پی ایس ڈی پی نمبر 2801 ہے شہباز خان۔ دوسرا ہے 2 کروڑ 50 لاکھ روپے کا، شہباز خان۔ اسی طرح اگر ٹوٹلی پی ایس ڈی پی کو اگر دیکھ لیں آپ یہ اندازہ لگائیں چونکہ ہم نے ایک جنت دیکھی ہے پی ایس ڈی پی میں۔ چونکہ سارے فرضی اسکیمات ہیں سارے پھر بیٹھ کر رکھے گئے ہیں۔ نوازشات ہم اس لیے کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس یہ ثبوت موجود ہیں اس گاؤں کو میں جانتا ہوں یہ میرا حلقہ انتخاب ہے۔ یہ میرے ووٹر ہیں۔ اسی ایک گ بور کے لیے اب زیادہ سے زیادہ اگر آپ رکھیں یہاں پر 350 فٹ پر پانی ہے، پہاڑی ایریا ہے۔ لیکن اس ایک بور کے لئے شہباز خان ایک کروڑ روپے اور دوسرے کے لئے دو کروڑ پچاس لاکھ روپے۔۔۔ (مداخلت)۔ یہ اصغر خان سے پھر پوچھ لیں۔ دوسری بات یہ ہے جناب والا ہم اس لئے اعتراض اٹھا رہے ہیں۔ کہ محترم وزیر اعلیٰ صاحب کہہ رہے ہیں کہ اپوزیشن والے تو ہم سے بھی آگے نکل چکے ہیں۔ ہمیں بجٹ کا پتہ نہیں ہے ان کو کیسے پتہ چلا۔ ہم جب 14 تاریخ کو اپوزیشن نے

ریکووٹ اجلاس طلب کیا۔ اپوزیشن نے اس لئے طلب کیا، کہ بھائی آپ اپوزیشن سے رائے لیجئے۔ اگر ہمارے اسکیمات آپ نے شامل کرنے تھے تو کر لیں۔ ورنہ ہم نے نشاندہی صحیح طور پر آپ کو کرسکتیں گے۔ لیکن انہوں نے جیسے کہ آپ کو دکھائی دے رہا ہے۔ بجٹ سے متعلق جو ذمہ دار ان ہیں وہ کوئی بھی نہیں ہے۔ نہ فناں منظر ہے۔ نہ P&D کا ذمہ دار ادھر موجود ہے۔ سی ایم بذات خود غائب ہیں راہ فرار اختیار کیا ہوا ہے۔ پھر بھی شکر ہے اُن کی آنکھوں میں ابھی شرم تو آگئی کہ ابھی شرما رہا ہے ادھر سما نہیں کر سکتا۔ دوسرا بات یہ ہے کہ آپ کے بلوچستان کا ٹوٹ 2008ء میں ٹوٹ بجٹ یہاں پر سردار عبدالرحمٰن صاحب بیٹھے ہیں، 77 ارب روپے تھا۔ بلوچستان کا ٹوٹ بجٹ 77 ارب روپے تھا اُس میں تین سے 35 ارب روپے ڈولپمنٹ کے لئے رکھے تھے۔ اور 42 ارب روپے آپ کے نان ڈولپمنٹ کے لئے تھے۔ اور بلوچستان مقروظ تھا۔ بلوچستان 20 ارب روپے کا مرکز کا مقروظ تھا۔ اسی طرح مل ملا کے بلوچستان، اسی بجٹ کے اندر رہتے ہوئے بلوچستان نے اچھی خاصی ڈولپمنٹ کر لی۔ پھر جب بات ہوتی تھی این ایف سی ایوارڈ کی۔ نواب اسلم خان ریسنسی یہاں آج موجود ہیں ہیں چونکہ یہ ان کی مرہون منت تھی اور سزا بھی کاٹ رہا ہے، این ایف سی ایوارڈ نواب اسلم خان ریسنسی کی مرہون منت تھی، مولانا واسع کی مرہون منت تھی اور ہمارے coalition government کی مرہون منت تھی۔ اور دونوں اس این ایف سی ایوارڈ کے لئے آج بھی سزا کاٹ رہے ہیں اور بھگت رہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ ابھی آپ کا بجٹ 21/2020ء پانچ سو چھاس پر آ گیا۔ یہ کوئی تال میں پڑی آپ کو ملا ہے اس گورنمنٹ کو ملا ہے لیکن ہوا کیا آپ کا نان ڈولپمنٹ بجٹ 373 ارب روپے ہو گیا 42 ارب اور 373 ارب کا موازنہ کریں۔ جناب والا! ہمارے 42 ارب میں سب کچھ ٹھیک تھا۔ نان ڈولپمنٹ بجٹ میں سب کچھ تھے۔ ملازمین اس طرح سرایا احتیاج نہیں تھے۔ کہ ملازمین آئے، احتیاج کیا، اس کو ignore کر کے دھوکہ دے کے اس کو نکال دیا۔ آج پھر ملازمین کے ساتھ ایک نیادھوکہ ہو گیا 25% اور 15% کے نام پر اس کو دھوکہ دیا۔ لیکن یہ 373 ارب روپے کہاں جا رہے ہیں اس کا حساب آج تک ہماری گورنمنٹ کے حلقوں بیٹھ کے لوگوں نے نمائندوں نے کسی نے کیا ہے، کہ بھائی اس کا حساب دے دیں کہ کدھر جا رہے ہیں پیسے؟۔ اور آپ کا 177 ارب روپے ڈولپمنٹ بجٹ ہے۔ 2008ء میں ٹوٹ بجٹ 77 ارب، آپ کا ڈولپمنٹ اور نان ڈولپمنٹ کا اور 21/2020ء میں آپ کا بجٹ ہے 177 ارب روپے۔ اس میں آپ اس طرح کے فرضی چیزیں ڈال کے cover کر رہے ہو۔ میرے خیال میں بلوچستان کے حقوق پر بڑی معدالت کے ساتھ میں ڈاکہ سمجھتا ہوں۔ اس طرح کی روشنی اگر بلوچستان کے ساتھ رکھی جائے تو میرے خیال میں آپ تو کہتے ہو میرے خیال میں

جان بوجھ کر یہ سب کچھ ہورہا ہے کہ بلوچستان کے لوگ انھیں اور پہاڑوں پر چلے جائیں۔ اور وہ یہاں پر اپنا آزادی کا نعرہ لگائیں۔ 177 ارب میں بلوچستان میں کیا کچھ نہیں ہو سکتا۔ ایک کروڑ بیس لاکھ کی آبادی میں 177 ارب میں پورے بلوچستان کو میں بھلی مفت دونگا اور گیس بھی مفت دون گا۔ حوالے کر دو یہ بجٹ ہمیں۔ اور یہ بجٹ جا کے فرضی طور پر سبیلہ میں دیا بارڈ رزایریا میں 3 ارب روپے دیئے۔ پتہ بھی نہیں نہ ماں اور نہ باپ۔ تین ارب روپے ہم نے رکھے ہیں وہاں بورگا نے کیلئے وہاں بارڈ رزایریا۔ کہاں کا ایریا کس ایریے میں قلعہ عبداللہ میں، قلعہ سیف اللہ میں گوادر میں کونسے ایریے میں؟۔ وضاحت تو کوئی دکھائیں؟۔ فرضی اسکیمات رکھ کے اور اسی طرح آپ کی پوری پی ایس ڈی پی میں 35 ارب سے 40 ارب روپے صرف fudge billing کے لئے رکھے گئے۔ جو کہ یہ عیوب میں جارہے ہیں۔ اور جنہوں نے یہ بجٹ بنایا ہے اُس کو پتہ ہے اسی لئے ڈٹے ہوئے ہیں اُس کو پتہ ہے کہ ہم نے اپنے fudging کے لئے جو بجٹ رکھا ہے وہ پھر ہم لازمی بات ہے پھر آپ اپوزیشن کو اسی تقسیم کریں گے۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ہمیں دینے کیلئے وہ دے دیں۔ لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بجٹ اپوزیشن ممبران، اس طرح آسانی سے ہضم نہیں ہونے دینگے۔ اپوزیشن ممبران ابھی alert ہیں تیار ہیں ہر قسم کی تحریک اور مزاحمت کرنے کیلئے۔ (ڈیک بجائے گئے) اور بھی آج یونس نے ایک اخبار آپ کے ہاں ابھی بھیج دی کہ انہوں نے ٹینڈر شروع کر دیئے۔ ہمارے تو پورے سال میں پانچ رگ بور کے ٹینڈر نہیں ہوئے۔ آخر میں آکے اُس پر کٹ لگتا ہے کہ بھائی نہیں ہو گا۔ پوری پی ایس ڈی پی میں جتنے بھی کام تھے وہ نہیں ہو رہے تھے روڈنیں بن رہے تھے ہسپتال نہیں بن رہے تھے اسکوں نہیں بن رہا تھا سبیلہ میں ایک دن میں ٹینڈر بھی ہوا پیسی ون بھی بنا۔ اور وہاں پر ریلیز بھی ہو گئی اور کام بھی شروع ہو گا۔ اس کے باپ کا جاگیر ہے یہ۔ یا میرے باپ کا جاگیر ہے یہ یا پورے بلوچستان کی ہے یہ؟۔ جتنا حق جناب چیز میں! میرے حلقو کا ہو گا اُتنا ہی حق آپ کے حلقو کا ہو گا۔ اور یہ منتخب نمائندوں کے حلقو کا ہو گا۔ ہمیں تو ایک دوسرے سے بدست و گریبان کر دیا ہے وہاں ہمارے معزز ارکین بیٹھے ہیں۔ ہم ایک دوسرے کو جو ہیں غلط الفاظ میں الاقاب میں ایک دوسرے کو دبوچ رہے ہیں لیکن میں جانتا ہوں جہاں تک میں سمجھا ہوں کوئی قسم کے پاس ایک تکہ کا بھی اختیار نہیں۔ جب کسی کے پاس کوئی اختیار ہی نہیں ہو گا صرف ہاتھ اٹھانے کیلئے ہو تو میرے خیال میں اُس کو گلہ دینا اُسکو شکوہ دینا میرے خیال میں بس ہو گا۔ چونکہ آپ کے وساطت سے ہم اپنا یہ پیغام higher Authorities کو بھی اس بجٹ کے پشت پر بیٹھے ہوئے لوگوں کو بھی جو بجٹ انہوں نے بنایا ہے لا کر اُس کو تھکایا دیا ہے تین بجے اور چار بجے اُس نے کا بینک کو دکھایا اور سماڑھے چار بجے ادھر آیا پیش کیا اور یہ بھی سوال ہے

جناب والا! وزیر اعلیٰ کو اس دن جب ایک سانحہ پیش ہوا، گیٹ کلوڑا گیا یہ permission کس نے دی۔ کہ آپ کے لئے راستہ کھلا ہے، راستہ ہمارا ہے، موسਮ بالکل صحیح ہے آپ آجائیں ابھی۔ تو میں کہتا ہوں کہ یہ بھی چھان بنیں ہوں یہاں چاہیے اُن کے خلاف بھی تحقیقات ہوں یہاں چاہیے کہ یہ permission کس نے دی۔ سب سے بڑا مجرم وزیر اعلیٰ خود ہو گایا وہی ہو گا۔ جان بوجھ کروہ کر رہے تھے، وزیر اعلیٰ کو میں موردا لازام اسلئے ٹھہرا رہا ہوں کہ وہ اس House کا leader of the House ہے۔ وہ ان سب چیزوں کو دیکھ سکتا ہے۔ اگر جان بوجھ کراس طرح حرکتیں کر رہا ہے تو شاید بڑی معدترت کے ساتھ کل تو یہ گھر جائیگا۔ انتقامی کارروائی تو ان کے ساتھ ہوں گی کسی نہ کسی طریقے سے۔ یہ بلوچستان جس کو آپ روایتی صوبہ کہہ رہے ہیں کہ بھائی یہ روایتی صوبہ ہے اور اس میں روایات کی پاسداری ہوتی ہے اور ہر کوئی ایک دوسرے کا احترام کرتا ہے۔ یہ روایات کی پاسداری یہ تھی جوانوں نے کر دی۔ احترام کا حد یہ تھا کہ انہوں نے کر دی۔ اور احترام کا حد یہ ہے کہ یہ کرسیاں خالی پڑی ہیں۔ بجٹ کا باہیکاٹ کیوں ہم نے کیا؟۔ ہمیں پتہ تھا کہ بجٹ میں اپوزیشن حلقوں کے لئے کچھ بھی نہیں ہے زیر پر رکھے گئے۔ جب اپوزیشن حلقوں کے لئے کچھ بھی نہیں ہے آپ نے گوارا کیوں نہیں کیا؟۔ اپوزیشن سے بات کرنے کا۔ ہمیں تو پتہ تھا کہ اپوزیشن حلقوں کے لئے کچھ بھی نہیں۔ اسی لئے ہم نے بجٹ اجلاس کا باہیکاٹ کیا۔ اسی لئے ہم نے احتجاج کیا۔ کہ بھائی ہمارے احتجاج کے حوالے سے آپ لوگ کچھ اگر ہمارے ساتھ بات کر لیں۔ بن سکتے تھے انکار کرتے کہ نہیں دوں گا۔ پھر یہ کیوں کہہ رہے ہیں سارے حلقوں کو ہم نے برابر کی حقوق دیا ہے۔ فنڈز برابری کے بنیاد پر ان کو رکھا ہے۔ میرے حلقے میں میں تو آپ کو دو تین چیزیں بتا دی ہیں بقیہ جب میں نکالوں گا پھر آپ کو پتہ چلے گا کہ میرے حلقے میں کن لوگوں کو دیا گیا ہے وہی لوگ ہونگے جو ان کے آشیرواد حاصل کرنے کیلئے ہیں۔ ہمارے ہاں ایک ہاں رکھا گیا ہے امتحانی ہاں۔ اُس نام کا سکول ہمارے پورے گلستان میں نہیں ہے۔ (مدخلت)

جناب نور محمد ذمہ (وزیر پیلک ہیلتھ انجینئرنگ و داسا): جناب چیئرمین اگر آپ اجازت دیں۔ آپ نے کہا کہ اپوزیشن کے حلقوں میں ایک روپیہ بھی خرچ نہیں ہوا۔ میرا ایک سوال ہے اپوزیشن کے دوستوں سے۔۔۔ (مدخلت)

جناب چیئرمین: آپ بات میں پھر حکومتی موقف بیان کریں۔ فی الحال حاجی صاحب۔ بعد میں بات کریں بعد میں سوال پوچھے۔ صحیح ہے آپ اپنی باری پر تادیں۔

وزیر پیلک ہیلتھ انجینئرنگ و داسا: کون کون تھے وہاں جا کے جن جن نے اسکیمات جمع کئے۔ حاجی صاحب

کو پتہ نہیں ہوگا حاجی صاحب تو ابھے آدمی ہیں۔ حاجی صاحب کو کوئی علم نہیں ہے۔ حاجی صاحب کے حلقے میں شاید نہیں ہوگا۔

**جناب چیئرمین:** جی حاجی صاحب۔

**حاجی محمد نواز کا کڑ:** اسکیمات کی بات کر رہا ہے۔ اسکیمات میں نے جمع کئے ہیں۔ لیکن میں زیر و پر ہوں۔

**جناب چیئرمین:** conclude کر لیں بس۔

**حاجی محمد نواز کا کڑ:** لیکن یہ میں ساتھیوں کو کہہ رہا ہوں۔ مجھے کوئی شکوہ نہیں ہے۔ (مداخلت)۔ بات یہ ہے کہ اس طرح کے معاملے جو چل رہے ہیں تو ہمارے پشتومیں دوا شعار ہیں میں عرض کروں پھر ختم کرتا ہوں۔ تقریباً تو بہت بُھی ہے۔

**جناب چیئرمین:** جی ارشاد۔

**حاجی محمد نواز کا کڑ:** ایک خاص بات جو ہے سنیٹر عثمان خان کا کڑ کیلئے میں دل کی گہرائیوں سے اُس کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ جو سانحہ ہوا اُس کی فی الفور انکوارٹری ہونی چاہیے۔ تحقیقات ہونی چاہیے۔ یہ جو کمیشن بنی ہے اُس پر عملدرآمد کریں اور سختی سے کریں۔ جو بھی ہواں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ اسی کے ساتھ پشتومیں دو شعر ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں۔ ہمارے پشوں بھائی سمجھتے بھی ہیں۔

**جناب چیئرمین:** نصر اللہ پھر ترجمہ کر دیں گے۔

**حاجی محمد نواز کا کڑ:** اس کی ترجمہ میں کردوں دونوں کا۔ ”کہ گرم آنسوؤں سے حق آتا نہیں۔ حق ہمیشہ خون کی آبیاری چاہتا ہے۔ حق آسانی سے کسی کو ملا نہیں۔ حق قربانی ہمیشہ سر کی چاہتا ہے“۔ وہ جو پہلا شعر تھا اُس کا بھی اُردو ترجمہ آپ کو کردوں۔ وہ کہتے ہیں، ”یا اور کرومظالم کہ آپ کی حرست ہی نہ رہے کہ یہ باقی رہ گیا۔ مانتا ہوں آج کا دن آپ کا ہے کل کامیں کہہ نہیں سکتا۔“۔

**جناب چیئرمین:** ٹائش جانسن صاحب! آپ کی طبیعت ناساز ہے آپ کی طرف سے پرچی بھی نہیں تھی۔ ملک نصیر صاحب نے پرچی بھی ہے۔ انہوں نے request کیا ہے ان کی طبیعت ناساز ہے مختصر بات کر کے چلے جائیں گے۔ جی ٹائش جانسن صاحب۔ پورے ہاؤس کے لئے ایک گھنٹہ ہے۔ ایک گھنٹہ رہ گیا ہے ایک گھنٹہ ابھی آپ لوگوں نے ابھی تقسیم کر لیں۔ تین گھنٹے سے میں زیادہ ہاؤس نہیں چلا سکوں گا۔ جی۔

the House.

**جناب ٹائش جانسن:** شکر یہ سر! ہمارے سردار کھیڑت ان صاحب بھی بیٹھے ہیں قابلیٰ شخصیت ہیں۔ اور چیف

منسٹر صاحب بھی قبائلی شخصیت ہیں۔ اور ایک یعنی سبیلہ کے شہزادے یعنی سربراہ ہیں۔ ان کو انصاف کرنا چاہیے۔ مختلف جگہوں پر ریاستیں حوالے کی جا رہی ہیں۔ اگر اس ایوان میں وہ انصاف نہیں کر سکتے تو کیا انہیں ریاست میں انصاف کریں گے؟ میں چیف منسٹر صاحب کو بتاتا ہوں کہ کلام مقدس کے مطابق چھروز میں دنیا کا قیام ہوا۔ اور ساتواں دن چھٹی ہوئی۔ اور اسی طرح پہاڑ، سمندر یہ سب کچھ بنایا گیا خداوند کی طرف سے۔ لیکن جو پی ایس ڈی پی جنہوں نے بنائی، میں ان کو تمام اداروں میں پولیس ڈیپارٹمنٹ، آرمی ہو یا جتنے بھی ادارے ہیں، ان اداروں میں ایک آدمی خراب یا اُس کی ذہنیت لالج کی ہوتی۔ اور اس طرح کنٹونمنٹ بورڈ میں فرضی طور پر پہاڑ بنائے گئے۔ سننے والی باتیں ہیں۔ میری اس پر توجہ دے دیں۔ اکثریت میں ہمارے اپویشن کے ممبر بھی۔ سردار صاحب! یہ نہیں۔ عارضی پہاڑ بنائے گئے۔ جبکہ قدرتی پہاڑ ہیں یہاں۔ عارضی پہاڑ چھسات بنائے گئے۔ یہ تقریباً 1987ء میں میرے والد بورڈ ممبر ہوتے تھے۔ حمل بھی اپنے والد کے ویلے سے بات کرتا ہے کچھ میں بھی اپنے والد کے، جب وہ بورڈ ممبر تھے۔ مجھے بھی کرنی پڑتی۔ (مداخلت) جی ہاں سمجھاؤ آئی یہاں پر باتیں تو میں کرتا ہوں۔

**جناب چیئرمین:** سینیں سینیں۔

**جناب نائیش جانسن:** تو پیسے کمانے کے لئے عارضی پہاڑ بنائے گئے ہیں مصنوعی پہاڑ جبکہ بلوچستان کو قدرت کی طرف سے ایک ایسی وادی ہے جہاں پہاڑ بنانے کی ضرورت نہیں صرف پیسے کمانے کے لئے یہ انہوں نے یہ پی ایس ڈی پی میں بنائی ہے۔ شاید سی ایم صاحب کو پتہ نہیں۔ میں بتاتا ہوں۔ سی ایم صاحب کو میں گزارش کرتا ہوں کہ انصاف کریں، خداوند نے آپ کو یہ پانچ سال کی گورنمنٹ تو ختم ہو جانی ہے۔ شاید میں آئندہ اسمبلی میں نہ ہوں۔ لیکن آپ ریاست کے مالک ہوں گے وہاں بھی انصاف کریں مختلف تو میں ادھر سبیلہ میں بستی ہوں گی۔ تو دو ارب روپیہ لپس ہو گیا ہے۔ دو ارب سنا ہے کہ با توں میں سنا ہے کہ لپس ہو گیا ہے دو سو ارب روپیہ، sorry دو سو ارب روپیہ۔ تین مرتبے 2018، 2019، 2020ء اور ابھی بھی میں نے جو بار بار لکھ کر دیتا ہوں کہ مسیحی آبادیوں میں کیس ہے نہ بجلی ہے نہ پانی ہے ٹھیک۔ اور وہ اس پر توجہ نہیں دی جاتی ہے وہاں انسان نہیں رہتے ہیں کیا وہاں انسان مسیحی و ڈھنپیں ہیں آپ لوگوں کے؟۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ خدا کا خوف کھائیں، رحم کریں۔ اسی طرح میں آپ کو خلیل جارج صاحب بیٹھے تھے چلے گئے باہر، ان کی ایک ہماری بزرگ ہیں میرے والد کی چھوٹی سسٹر ہیں۔ یہ پوسٹ آفس کالونی میں وہ مسلم بچیوں کو بلا تفریق وہ تقریباً چالیس سال، پچاس سال سے سلاسلی مشین کا ادارہ چلاتی ہیں۔ شاف کالج میں چلاتی ہیں ایک لیڈر زیرگ شاہ زمان

میں۔ جبکہ ایک انکے گھر میں بیمار ہیں اس کے پوتی کے بھی دل میں سوراخ ہے۔ پوتے کے بھی۔ تو میں نے انکی ایک application دی تھی جب پچاس ہزار روپے منظور ہوا ہے دل کی بیماری کے لئے تو ان کو بیس ہزار روپے دیا ہے تیس کھانگے میں ہضم کر گئے۔ تو میری پھوپھونے کہا کہ بھتی خدا کے واسطے چلوال گئے جو سر کار کے گھر سے ملا چلو میں مل گیا خاموش ہو جاؤ یہی بہت ہے۔ خدا کا خوف کھائیں۔ خدا کا خوف کھائیں، ابھی یہ۔ اور ابھی مذہبی امور کے دفتر میں جو طریقہ کا راپنایا گیا ہے کہ میں نے کہا کہ بچیوں کی شادیاں ہوں گی۔ لیکن دونپچھے ہو گئے ان۔ کو پھر کہیں جا کر تین چار یا پانچ فیملیز کو پچاس ہزار منظور ہوا ہے کسی کو چھیالیں کسی کو چالیں۔ اور میں تو سمجھتا ہوں کہ آئندہ مذہبی امور میں سے جب بچیاں جن کی شادی کے لئے پیسے منظور ہوں گے وہ اپنے بچے لے کر آئیں گی چیک لینے ہاں۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے)۔ پاکستان، خدا نے ایسا ملک بنایا ہے جس میں چار موسم ہیں برکت ہے گیس بجلی ہر چیز کی معدنیات ہیں میں نے اس روز جب گیٹ پر کھڑا تھا شاید اگر ٹائمس ہو گیا ادھر تو میں تھا نصر اللہ ذیرے بھائی نظرے لگوار ہے تھے ہم لوگ نظرے لگار ہے تھے۔ میری چھوٹی بہن شکلیلہ انکی جوئی جو ہے آگے پیچھے ہو گئی تو وہ مل نہیں رہی تھی تو وہ جوئی ہم ڈھونڈنے چلے گئے ان کا بھی ملازم تھا کوئی انکے ساتھ کام کرتا ہے۔ تو وہ اور میں نجھ گیا خدا نے مجھے بچا دیا میرے بچے کو۔ تو یہ کیا ہوا کہ بابور حیم کو زخمی کیا گیا۔ صدقی صاحب کا بازو، اُسکی گلگڑی جوز میں پر گری۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟۔ بھتی یہ مجھے نہیں چاہیے یہ بجٹ دے دو کسی بھی اپنے نمائندے کو۔ میں بتا رہا ہوں کہ اس بجٹ میں کوئی ایمبولننسیں ہیں کوئی کیا ایمبولننسیں اور وہ یہ جو فائز بر گلید کی گاڑیاں منظور کی گئی ہیں ساتھ ہمسائے میں جائیں گے خانہ جنگی ہونیوالی ہے کیا یہ سوچا ہے کہ اس بجٹ میں کوئی پی ایس ڈی پی میں دیکھیں کتنی ایمبولننسیں لکھی ہیں کتنی فائز بر گلید کی گاڑیاں لکھی ہیں۔ تو آپ ایسے کریں کہ جتنے بھی پرائیویٹ ادارے تعییم دے رہے ہیں ان کے لئے گرانٹ رکھیں۔ کسی نے وہ صرف نہیں کہ صرف میسحوں کے ادارے۔ جو تعمیر نوجہا را کا لج ہے ان کو یا ہمارے ایجوکیشن کھیتو لک بورڈ کو، انکی گرانٹ میں اضافہ کیا جائے۔ پلیز دیکھیں میری بات سنیں اگر آپ لوگ چاہتے ہیں میرے جو گورنمنٹ کے بیخی میں بیٹھے ساتھی ہیں وہ بھی یہ باتیں دل میں کرتے ہیں در پردہ کرتے ہیں لیکن سامنے نہیں کرتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ سب کو دکھ ہے۔ سب مثال دیتے ہیں ہمارے بی این پی کے ساتھی بھی دیتے ہیں پتو نخوا کے۔ بھائی وہ جو ہزارہ برادری کو دیکھوان کا سسٹم ہے ہزارہ برادری کا سسٹم ہے ہماری میٹنگ میں بھائی ہمارا سسٹم کیسے بنے گا جب ہمیں روکا جاتا ہے۔ بی این پی کو روکا جاتا ہے۔ جو میری والد نے ثواب میں زمین لورالائی میں اُسکے (ن) لیگ کے جو ادھر پلانگ ہو رہی ہے (ن) لیگ کی پیاس لگ رہی ہیں۔ سب کچھ یہ ہو رہا ہے۔ اور اسی طرح میں آپ کو کہتا ہوں کہ

اگر سی ایم صاحب اگر میرے ساتھ بیٹھیں میں بتاؤں کہ اگر کسی کے کلام مقدس میں لکھا ہے کہ اگر آپ کے باپ دادا سے کوئی غلطی ہوئی تو اس کا ازالہ کریں۔ میں ازالہ کروں گا اسی اسمبلی میں میرے والد سے یہ غلطی ہوئی ہمارے اوپر سب سے بڑی میسحیوں پر نیکی کی ہے نواب اسلام ریسنسانی نے جو 1994ء کے ہمارے کام رک گئے تھے، جو بھی کام رک کے تھے اسکیمات کی۔ شاباش ہے اُس نواب صاحب کو خداوند نے اُسے بچایا اس کا پیٹ بالکل ختم ہے۔ میری دعا ہے کہ خداوند سے تندرتی دے اس بزرگ سے بھی زیادتی کی گئی گیٹ پر اس گیٹ پر اسکی عزت و احترام کو دیکھتے۔ اور میں جو آج ادھر بات کر رہا ہوں میں خداوند سے دعا کرتا ہوں اور ہمیشہ دعا کرتا رہوں گا کہ جو مجھے سردار صاحب نے اختیار جان نے بھایا اور انکے والد کے لئے اور انکے خاندان کے لئے ہمیشہ مسیحی قوم دعا کر گی اور ہمیشہ اسی لئے۔ میں وہ آدمی ہوں یہاں سے کسی کو بنکاک کا ویزہ ملے تو وہ جانے کے لئے تیار ہے میں امریکہ کے ویزے کو ٹھکرایا سرز میں بلوچستان سب سے بڑا ہے (ڈیک بجائے گئے)۔ میرا پاکستان میرے لئے ہے اور یہ جو ہمارے ساتھ ہمارے ہمسائے میں مسلم بھائی ہیں۔ جو حالات ہیں۔ آج میں بتاتا ہوں مجموعی طور پر جو مسلم بھائی ہیں ان کو قرآن پاک کی وجہ سے اسلام کی دعوت دینا، ان کا حق بتا ہے، وہ دعوت دیں۔ اور اسی طرح مسیحی انجلیل مقدس کی منادی کرتے ہیں۔ لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ایک واقعہ ہے کوئی دس روز پہلے۔ مجھے اپنے والد، والدہ کا جو پہلے نکاح 1950ء میں ہوا۔ اور 1958 میں میرے خیال دوسری میری والدہ فوت ہوئی تھی۔ نہیں نہیں مسکرائیں نہیں ذرا بات سن لیں۔ اُس کا مجھے چاہیے تھا نکاح نامہ اپنے والد کا۔۔۔ (مداخلت) کلیسا کی بات نہیں وہ سکھوں میں ہے، بالمک مندر میں۔۔۔ (مداخلت) نہیں جی۔

**جناب چیئرمین:** Order in the House

**جناب نائٹس جانس:** بات سنیں میری بات تسلی سے سنیں۔

**جناب چیئرمین:** نائٹس جانس صاحب آپ ایجنڈے پر آجائیں ایجنڈے پر بات کریں ایجنڈے پر آجائیں۔

**جناب نائٹس جانس:** پی ایس ڈی پی میں، میں بڑی بات کرنے لگا ہوں کیا بھی سکھ بھی دعوت دیتے ہیں کہ آپ نکاح نامہ لینے کے لئے بولتے ہیں آپ سکھ ہو جاؤ۔ او بھائی! آپ سکھ ہو جاؤ۔ مجھے اپنی دنیا بھی دے دو تو میں مسیکی رہوں گا۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے) رہ گئی بات، اگر آپ مسیحیت کی تبلیغ کرتے ہیں کسی کو اپنا تبلیغ کریں نہ کہ ان کو force کریں مسلم بھائی بھی اسی طرح۔ اگر خداوند نے مجھے مسیحی کے گھر میں پیدا کیا ہے میں

نے سکھ کو جواب دیا ہے کیا آپ خداوند سے بڑے ہو تو میں سکھ ہو جاتا ہوں۔ اسی طرح آج سے پچھس، تیس سال پہلے ایشیشن میں ایک مذہبی رہنماء نے مسلم بھائی نے مجھے سے یہی بات کہی۔ میں نے اُس کو بھی یہی کہا کہ اگر آپ خدا سے بڑے ہو تو میں آپ کی بات مانتا ہوں۔ خدا نے جب مجھے مسیح کے گھر میں پیدا کیا تو آپ کون ہوتے ہو۔ اس لئے میں نے یہ مذہبی بات کی کہ سب سے بڑی بات ہے انسان کون ہوتا ہے کہ کسی کو جب کوئی خداوند نے جب کسی مسلم بھائی کو کسی مسلمان کے گھر میں پیدا کیا ہے تو میں کون ہوتا ہوں کہ اُسے کہوں کہ عیسائی ہو جاؤ۔ شکر یہ سر! پی ایس ڈی پی پربات کریں یہ میرے دوست۔

جناب چیئرمین: شکر یہاں نیٹس جانسون صاحب محترمہ شکلیلہ نوید صاحبہ۔

**محترمہ شکلیلہ نوید قاضی:** Thank you so much جناب چیئرمین: "عروج ملنے پر انسان خدا بن جائے، اسی لیے تو خدا نے زوال رکھا ہے۔" جناب چیئرمین! یہ سب کے سامنے جو 18 جون کا واقعہ ہے یہ میرے خیال میں ہمارے fundamental rights میں ہے کہ ہم اپنے حق کے لیے، اپنی بھوک کے لیے، ہم آواز اٹھاسکتے ہیں۔ بجٹ سیشن سے پہلے جناب چیئرمین! یہاں پر ہم ایک pre-requisite اجلاس بھی بُلایا گیا تھا، جس میں حکومتی کوئی نمائندہ نہیں بیٹھا۔ اُس کو بُلانے کی وجہ یہی تھی کہ جتنے بھی elected ہمارے لوگ ہیں، جو ہمارے اپوزیشن کے لوگ ہیں ان کے ساتھ کم از کم atleast وہ بجٹ پیش کیا جائے، اُن کے ساتھ share کیا جائے کہ آنے والے ٹائم میں ہم کس مدد میں کتنا دینے جا رہے ہیں، اُس کے اپنے suggestions accordingly اپنے علاقوں کے لیے دے سکیں۔ لیکن المیہ یہ ہوا جو 18 جون کا واقعہ تھا، میں بھی اپنے بھائیوں کے ساتھ گیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی، جیسے ٹائم بھائی نے بتایا آپ لوگوں کو کہ ان کے بیٹھے نے مجھے اٹھایا کیونکہ جو پولیس وہاں پر کھڑے تھے انہوں نے کہا کہ بتربندگاری کو با بھی ہم اس گیٹ پر توڑنے جا رہے ہیں اور وہاں سے اسلئے کے ساتھ انہوں نے تقریباً چالیس، پچاس پولیس والے اس گیٹ پر بھجوائے، جن کے ساتھ video میں ساری چیزیں ہیں۔ اور ٹائم کے بیٹھے نے ہی میرا ہاتھ کھینچا، جس میں میرا پاؤں زخی ہوا۔ مولا نا واحد صدقیقی صاحب وہ سب سے زیادہ زخی ہوئے، اس کے علاوہ بابور جیم صاحب اور ہمارے کچھ بھائیوں کو اللہ تعالیٰ نے پچالیا کہ وہ ذرا distance پر تھے۔ even جو ہمارے ساتھ کچھ لڑ کے تھے، اس کے بعد FIR میں میرا نام آنا، میرے خیال میں یہ اگر ہم ایک street power رکھنے والی جو یہاں پر بیٹھی ہوئی parties ہیں، یہ قید، یہ زندان، یہ لاشیں اٹھانا، یہ چیزیں ان سے ہمیں ڈرنیں لگا۔ کیوں کہ مجھے اس سرز میں سے وفاداری کا سٹریفیکیٹ نہیں چاہیے۔ جناب چیئرمین! میں نے اپنے شوہر کے جنازے کو

خود کندھا دیا، اور میں نے اُس دن سے یہ سرزی میں کی قسم کھائی کہ اگر اللہ مجھے موقع دے گا تو میں اپنے لوگوں کے لیے آواز اٹھاؤں گی، اپنے بلوچستان کے لوگوں کی آواز بنوں گی۔ لیکن یہاں پر سڑپیکیٹ ہمیں کہاں، بارڈ پار سے ملتا ہے۔ جناب چیئرمین! میں اگر کسی سیکرٹری کے پاس جاتی تھی تو ہماری ایک MPA صاحبہ وہ call کر کے اُس سیکرٹری یا منسٹر کو ہتھی کہ شفیلے کے کام نہیں کرنا کیوں کہ میں نے اپنی سرزی میں کی قسم کھائی ہے، میں نے اپنے لوگوں کی قسم کھائی ہے۔ اُس دن کے واقعے میں، میں کھڑی وہاں پر بار بار شانہ بلوج کو وہ جو حادث تھے جو ان کا نام ہے، جو whatever coward کے ملائے گئے ہیں وہ یہاں پر ہاتھ رکھ کر کہتے تھے آپ کو یہاں پر shoot کرنے کا order ہے۔ Who the hell is he?، وہ ہے کون، وہ بلوچستان کا نہیں ہے، وہ بلوچستان سے باہر import کر کے لایا گیا ہے۔ جناب چیئرمین! وہ میرے بھائیوں کو اگر اس طرح کہے گا تو یقیناً اُس جنگ میں، میں بھی اپنے بھائیوں کے ساتھ کھڑی تھی اور مجھے خر ہے کہ میں نے اگر 14 دن تھانے میں اپنے بھائیوں کے ساتھ گزارے، بہت عزت سے الحمد للہ ہم ایک فیملی کی طرح ہیں اور رہیں گے۔ اور یہاں پر ہمارے Chief Executive officer کے آن کو ہمارے کھانوں کی پریشانی تھی، میں نے اپنے بھائی کو فون کر کے کہا، بھائی آپ کی تھی سے بڑی تکلیف ہوئی ہے اُن کو بھی آپ کھلا دیں۔ انہوں نے جو اپنے ماتھے کا لکنک تھا، جو ان کے ماتھے کا جھومر تھا، جناب چیئرمین تاریخ میں یہ چیز کسی جا چکی ہے کہ آپ نے ایک ساتھ 17 MPAs مجھ سمت، میں بھی اپنے بھائیوں کے شانہ بشانہ ہوں، مجھے کوئی gender discrimination ہے اُس میں نہ ڈالیں کہ یہ Female ہیں، مجھے offer دی یہاں پر بیٹھے ہوئے ایک officer نے خود کہ ہم آپ کا نام نکال رہے ہیں۔ میں نے کہا، نہیں! جب تک وہ ڈھائی سو لوگ جن کا نام وغیرہ میں ہے وہ بھی نہیں جائیں گے، میں بھی یہ تھانے چھوڑ کر نہیں جاؤں گی، بلکہ جس کمرے میں بیٹھی تھی، میں نے وہاں SHO کو کہا کہ اب میں یہاں اپنی تصویر لگا کر جاؤں گی۔ بلکہ ہم جتنے بھی اسیران تھے، میں سب کی تصویر لگاؤں گی، یہ جو ہے تاریخ میں لکھا جائے کہ اس بھلی گھر تھانے کا آج تک راستہ کہی کسی نے نہیں دیکھا تھا 17 MPAs کو کہا کہ اب میں یہاں پر رکھا گیا۔ بکتر بند ان پر چڑھائی گئی، جو مسلح آپ نے اپنے پولیس آفیسر ان کو ڈھائی ہزار سے تین ہزار سے above inside Assembly weapons لانے کی اجازت نہیں ہے، تین ہزار سے above گارڈز کو لانے کی اجازت نہیں ہے، ہمیں trigger دبادیتا کسی کا بھی، انہوں نے ویسے ہی کلاشنکوف اور ایسے untrained لوگ جو کہ کوئی بھی ایک دبادیتا کسی کا بھی، جس نے کافی اُس کے کہہ دیا تھا کہ ہمیں order ملے ہیں آپ کو shoot کرنے کا۔ اور تب جا کر FIR جس نے کافی اُس کے

گلے میں ہڈی بن کر پھنس گئی، کیونکہ انہوں نے لوگوں کو آگے کیا منہ دیکھانا ہے کہ میں نے کیا ظلم کیا بربرتی کی ہے۔ آخر انسان جیسا بھی ہوا، وہاں پر ان پر بکتر بندگاڑی چڑھائی گئی، ختم کیا گیا یہاں پر ہمارے لوگوں کو آگ کر کھا گیا کہ آپ کے دو تین لوگ جو ہے ناں وہ شہید ہو چکے ہیں۔ تو ظاہر ہے اس الیے میں ہر بندہ اپنی frustration کا لے گا اُس کو غصہ آئے گا، اور جہاں تک گملہ میرے بھائی احمد نواز کو جس نے مارا ہے، پولیس آفیسر نے مارا ہے، اُس کی Video بھی موجود ہے۔ اُس کے بعد کہتے ہیں کہ دس نرآسی عیت سیال، بخشن بخال کا۔ یہ جو ہے انہوں نے کیا کیا 30 یہی اسمبلی کے ملازمین کو نکالا، خدار! اتنے خدا بننے کی زمینی خدا بننے کی کوشش نہ کریں۔ کسی آفیسر نے اگر اختر حسین کو ایک سیگریٹ offer کر دی، اُس کو نکال دیا بلا وجہ ایک اچھا، ایک قابل بلوچستان کا ایک ہونہار ہمارا ایک آفیسر اُس کو نکال کر اب باہر سے دوبارہ اب import کر کے لے آئے، جس کو بلوچستان کے culture اور customs کا نہیں پتا۔ اُس کے بعد آپ اپنی اسمبلی کے staff کو نکالتے ہیں، ایک سے میں نے پوچھا کہ وجہ کیا ہے؟ کہتا ہے کہ آپ کو ایک گلاس پانی میں نے لا کر دیا تھا، جب آپ اور بابو زخمی تھے، ایک گلاس پانی پر، ارے اتنے تو آپ کم ظرفی نہ دکھائیں۔ ان غریبوں کو آنے والی عید پر تمیں لوگوں کو آپ نے معطل کیا ہے اپنے staff کے، اتنا تو کم از کم ظلم نہ کریں۔ آپ اپنی رعایا کو چلا کیں، جو آپ کی ریاست ہے آپ وہاں چلا کیں۔ کم از کم یہ جو آپ نے شاہی، یہاں پر جو سٹم رکھنا ہے، یہ نہیں چلے گا۔ اور جو لوگ آپ کو لے کر بھی آئے ہیں ان کو بھی آج میں یہ پیغام دینا چاہتی ہوں کہ آپ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کریں، آپ بلوچستان کو آنے والے وقت میں خانہ جنگلی کی طرف لے کر جا رہے ہیں، ہر طرف اگر سردار یار محمد نہ کہتا ہے تو اُس کو بھی ان سے جان کا خطرہ ہے، مگر بھی آپ نے دیکھا کہ اگر بیله کے ایک MNA نے ہمارے گوارڈ دوڑیں کے ایک press conference میں اگر میں! پہلے تو انہوں نے ابھی انہی چیزوں کو کہا کہ میں آگے خانہ جنگلی کی طرف لے جا رہا ہے۔ جناب چیئرمین PSDP میں آپ تو death squad کو مار کر انگواء کر کے اس طرح میسے کماتے تھے، اس دفعہ کی PSDP میں آپ تو باقاعدہ اُس کے donor ہو۔ donor کیا آپ آنے والی نسلوں تک جو ہے ناں آپ اُس کو donations دے رہے ہو۔ آپ جو elected ہمارے لوگ ہیں ان کو نہیں دے رہے ہیں۔ ان کی آپ نے کوئی اسکیمات نہیں لی ہیں، میں حلفاً کہتی ہوں یہاں پر میں کھڑی ہوں، اگر ایک اسکیم بھی اگر recommend ہم نے کی ہے ہمارا حق ہے، ہمارے لوگوں کا جائز مطالبہ ہے، اپنے لوگوں کی اجتماعی اسکیمات اگر ایک بھی مجھے کوئی PSDP میں دکھادے P&D Department کہتا ہے ہمیں سب کے

سب کو وہاں بُلا�ا جاتا ہے، وہاں پر PSDP بنوائی جاتی ہے، PSDP کہیں اور سے بن کر آ جاتی ہے، جناب چیئرمین! یہ بلوچستان ہے اور بلوچستان میں یہ چیزیں نہیں چلیں گی۔ آج جو ان کو support کر رہے ہیں کل کے دن وہ اپنی generations کے لیے روئیں گے۔

آج اگر جن کو اتنا اختیار دیا گیا ہے کہ انھوں نے آج یہ MPAs 17 کے ساتھ کیا، بلوچستان کے عوام کے ساتھ جہاں سے یہ elect ہو کر آئے ہیں ان کے ساتھ یہ ناجائز کر رہے ہیں تو یہ میں آپ کو بتاؤں کہ یہ جو ان کو supporters ہیں یہ بھی آنے والے وقت میں اپنی generations کے لیے روئیں گے۔ اپنے بچوں کی تعلیم کے لیے روئیں گے۔ اپنے بچوں کی صحت کے لیے روئیں گے۔ اپنے روڈ کے لیے روئیں گے، اپنے گھر کی facilities کے لیے روئیں گے۔ کیونکہ ان کا پورا آگے جا کر آپ نے death squads کو دے دیا ہے، آگے بدامنی کے حالات آپ کے سامنے آجائیں گے، target killing کے حالات آپکے سامنے آجائیں گے، ہم تو اس چیز کے میرے خیال میں عادی ہو چکے ہیں بلوچستان والے، لیکن جو donor ہیں، جو PSDP اس دفعہ کا donor ہے اُس کو دوبارہ review کریں اور میں after عید انشاء اللہ، میں یہاں سے اعلامیہ کہہ رہی ہوں اسی اسمبلی فور سے، عید میرے قائد سردار اختر جان میں گل کی اجازت اور میرے جتنے بھی پارلیمانی دوست ہیں ان سب کے ساتھ مل کر پورے بلوچستان میں ایک ایک چھپے اور میں اپنی بہنوں کو اس دفعہ کا لواں گی۔ میں اپنی بہنوں کے ساتھ آؤں گی اور محرومیوں کو میں گناہوں گی۔ تب آپ دیکھنا کہ آپ کو کیا نظر آئے گا، آپ کو کل بھی کئی، ابھی تو با تیں کہیں نہیں چھپی رہتی، ابھی تو آپ کا fast social media ہے، آپ کا whatsapp ہے، آپ کا twitter ہے، آپ کا facebook ہے، تو خود لوگوں کو روزگار link PSDP کروں گی اپنے لوگوں کی development کے ساتھ، مجھے اپنے بچوں کے لیے تعلیم چاہیے، مجھے صحت چاہیے، مجھے ان کے لیے آگے کے لیے روزگار کے موقع، ارے آپ تو خود لوگوں کو روزگار سے نکال کر بے روزگار کر رہے ہیں تو آپ کے آگے پانچ پانچ، دس دس ہزار نوکریاں دینے کے دعویدار ہیں۔ اثر یہ، ٹیسٹ ہوتے ہیں اگلے دن آپ cancel کرتے ہیں، ہمارے نوجوان اگر پہاڑوں پر نہ جائیں، ہمارے نوجوان اگر چوری نہ کریں تو اور کہاں جائیں، آپ بوریوں میں بند کر کے ان کے سارے documents thresh emerging بلوچستان، گوادر میں اسٹیڈیم بنا کیں، آج تک گوادر کے جو بچے ہیں کیا اُس اسٹیڈیم میں کھلیے

12 جولائی 2021ء (ماہنامہ)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

41

ہیں؟ مجھے اس بات کا کوئی بتائے، ایک جو one link road جو بنایا ہے CPEC کے نام سے، وہ بھی Asia Foundation نے بنایا ہے، وہ CPEC کے پیسوں سے نہیں بنتا۔ یہ تمام چیزیں کرنے کے لیے خدارا! آج اگر بادشاہی آپ کے ہاتھ میں ہے تو زمینی خدا بننے کی کوشش نہ کریں۔  
ایک شعر ہے:

آئیو نے دے دیگر ۽ پھلے بتا واراس بریک  
منوار۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی نصراللہ زیرے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: ہم اللہ الرحمن الرحيم۔۔۔ (مدخلت)

جناب چیئرمین: آپ نام بھیجا کیمیں یہ تو میرے پاس نام آئے ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب چیئرمین۔۔۔ (مدخلت)

جناب چیئرمین: جی۔ مولوی نوراللہ صاحب نے بات کرنی ہیں؟ زبیدہ خیرخواہ صاحب نے بھی بات کرنی ہے۔ اکبر میدگل نے بھی۔ OK مولوی نوراللہ صاحب۔

مولوی نوراللہ: ہم اللہ الرحمن الرحيم۔ قال اللہ وَتَعَالَى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيدِ۔  
۔۔۔ (مدخلت)

وزیر ملکہ خوراک و بہود آبادی: جناب چیئرمین! House کا ایک طریقہ کار ہے جب بھی کوئی بھی بحث ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر وہ majority میں ہیں، ہم minority میں ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں مجھے پتہ ہے طریقہ کار کا۔ یہ نام پبلیک سے لکھا ہوا ہے۔

وزیر ملکہ خوراک و بہود آبادی: نام دینے کی بات نہیں ہوتی ہے چیئرمین صاحب۔

جناب چیئرمین: نہیں آپ نام بھجوادیں۔

وزیر ملکہ خوراک و بہود آبادی: ہم نے ساری زندگی اس ایوان سے وابستہ رہے۔

جناب چیئرمین: یہ پہلے سے نام لے شدہ ہیں۔

وزیر ملکہ خوراک و بہود آبادی: ٹھیک ہے پھر ہم تکل جاتے ہیں quorum ٹوٹنا ہے پھر۔

جناب چیئرمین: آپ اپنا نام لکھوادیں۔۔۔ (مدخلت)۔

وزیر ملکہ پلک ہیلتھ انجینئرنگ و واسا: آپ بار بار ان لوگوں کو موقع دے رہے ہیں تو ہم پھر کس لئے

بیٹھے ہیں۔

**وزیر مکملہ خوراک و بہبود آبادی:** نہیں۔ آپ دو ادھر سے لیں ایک ادھر سے لیں۔ ہم آخر تک بیٹھے رینگے۔  
ہمارا حق ہی نہیں بات کرنے کا؟

**وزیر مکملہ خوراک و بہبود آبادی:** ایک ایک باری باری کر کے۔

**وزیر مکملہ خوراک و بہبود آبادی:** یہ آپ کس طرح سے چلا رہے ہیں۔۔۔ (مداخلت)

**جناب چیئرمین:** مولوی نور الدلّ صاحب۔ اس میں انہوں نے یہاں جو schedule ہے اس میں۔

**وزیر مکملہ خوراک و بہبود آبادی:** requisition اجلاس آپ مجھے دکھادیں آپ قوام شاء اللہ۔ آپ rules of Business میں مجھے دکھادیں کہ treasury۔۔۔ (مداخلت)۔۔۔ ایک منٹ۔

**جناب چیئرمین:** جو نام موصول ہوئے ہیں اُس کے مطابق میں جا رہا ہوں۔۔۔ (مداخلت)

**ملک سکندر رائیڈ ووکیٹ (قائد حزب اختلاف):** دوسرا تھی رہ گئے ہیں اُس کے بعد آپ پیش کروں جواب دیں۔

**جناب چیئرمین:** جی۔ بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں Order in the House

**وزیر مکملہ خوراک و بہبود آبادی:** نہیں نہیں غلط ہے۔ دیکھیں آپ۔

**جناب چیئرمین:** جو نام موصول ہوئے ہیں میں اُسی کو اُسی ترتیب سے آگے جا رہا ہوں۔

**وزیر مکملہ خوراک و بہبود آبادی:** نام موصول نہیں ہے۔ آپ rules of business دیکھیں اپنے سیکرٹری سے پوچھیں کہ کیا طریقہ کار ہوتا ہے۔

**جناب چیئرمین:** rules of business میں نے پڑھا ہوا ہے۔ آپ کا نام ابھی پہنچا ہے ان کے نام دو دن پہلے سے آیا ہوا ہے ہمارے پاس۔

**وزیر مکملہ خوراک و بہبود آبادی:** پھر ہم چلے جاتے ہیں پھر آپ اپنا quorum پورا کر کے آئیں پھر۔۔۔ (مداخلت)

**جناب چیئرمین:** اُنکے نام پہلے سے آئے ہیں printed ہیں۔

**وزیر مکملہ خوراک و بہبود آبادی:** اگر ایسے ہیں تو پھر چار، پانچ بیٹھے ہیں آپ لگتی کریں۔ کتنے 16 بیٹھے ہوئے ہیں بس۔۔۔ (مداخلت)

**جناب چیئرمین:** جی۔ نام آئے ہوئے ہیں اُنکے۔ بیٹھ جائیں Order in the House

**وزیر مکملہ خوراک و بہبود آبادی:** نہیں پھر ہم نکلیں گے۔ ایسے نہیں ہے یہ غلط ہے۔ مہربانی کر کے باری

باری۔۔۔(مداخلت)

**جناب چیرمیں:** دیکھیں یہ اُنکے نام پہلے موصول ہوئے ہیں اور میں اُسی ترتیب کے مطابق جا رہا ہوں۔

**وزیر ملکہ خوراک و بہبود آبادی:** آپ مہربانی کریں ہمیں بولنے دیں۔

**قائد حزب اختلاف:** ہم آپ کو سنیں گے۔

**میر جمل کلمتی:** روز ہمیں سُننے ہیں ہم آپ کو کھلے دل سے سُنیں گے۔۔۔(مداخلت)

**وزیر ملکہ خوراک و بہبود آبادی:** میری عرض سُن لیں۔ میں نے ایک بات کی، کتنی دفعہ مداخلت کسی نے کی ہے؟۔

**جناب چیرمیں:** بیٹھ جائیں Order in the House موقع دیں گے آپ کو بھی موقع دیں گے شاء صاحب۔۔۔(مداخلت) اُنکے نام پہلے آئے ہوئے ہیں۔۔۔(مداخلت) جی بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں please۔ میری گزارش ہے کہ مختصر ہو جائے تاکہ باقیوں کو بھی موقع ملے۔

**مولوی نور اللہ:** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ جناب چیرمیں شکریہ۔ میں تین سال سے اس House کا نمبر بن کے، تجھب اور حیرت کی کیفیت میں باقی سنтарہا ہوں۔ تھانے میں ہمارا ایک بزرگ آیا تھا انہوں نے فرمایا کہ آپ لوگوں کا احتجاج کس چیز پر ہے؟۔ آپ اپنے آئینی حیثیت اور استحقاق کا مطالبہ کر رہے ہو یا روایات کے حوالے سے کچھ روایات مانگ رہے ہو؟۔ تو ساتھیوں نے جواب دیا کہ ہم اپنے آئینی قانونی حق مانگنے کی غرض سے بجٹ pre-budget session کے حوالے سے حکومت سے اپنا حق مانگ رہے ہیں۔ تو بزرگ نے جواب میں فرمایا کہ آپ کا آئینی حق قانون سازی ہے۔ جناب چیرمیں! یہ مالی امور جو ہے وہ بلدیاتی اداروں کا کام ہے۔ ذرا فاصلے پر ہونے کی وجہ سے میں نے تو کچھ نہیں کہا۔ تو کیا ہمارا یہ وزیر خزانہ ہمارا یہ cabinet کے نمبر ان یا اسمبلی کے نمبر نہیں ہیں کیا یہ کوئی کونسلر ہیں کہ انکو یہ استحقاق حاصل ہے کہ وہ بجٹ بناسکیں اور ہمیں نظر انداز کریں؟۔ عرض یہ ہے کہ ہمارے CM صاحب اور Cabinet کے ارکین ہمیں یہ طمع دے رہے ہیں، کہ یہ ٹکلوں کے لائق میں گھوم پھر رہے ہیں، احتجاج کر رہے ہیں۔ میں ان لوگوں سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر وسائل اور محاصل، بیلہ اور بلیدہ کا ہے تو ہمیں ایک پائی بھی نہیں چاہیے۔ دوساروں میں جو تھوڑا سا fund ہمیں دیا گیا ہے ہم اُس کو بھی واپس کر دیں گے۔ اگر محاصل اور وسائل بلوچستان کے کونے کونے سے ہر ضلع سے اور ہر تحصیل سے اور ہر خطے سے اکٹھا کیا گیا ہے تو پھر ہمیں حق ملنا چاہیے۔ پچھلے بجٹ تقریر میں بھی میں نے یہی کہا تھا کہ ایک ضلع کے دو ممبر کو جس کا تعلق جام صاحب کے ضلع اور حلقت سے ہے دو ممبر کو 9 ارب روپے ملے ہیں

اور ہمارے پشتوں belts کے دس اضلاع اور 12 ممبرز کو 6 ارب روپے ملے ہیں یہ کہاں کا انصاف ہے؟۔ ہم اس سے اتفاق نہیں کریں گے۔ آج پھر وہی طرز عمل اور بے انصافی ہے۔ صرف یہکہ 12 ارب روپے دئے گئے ہیں۔ کل بجٹ کا رقم کتنا ہے؟۔ اُس کا اتنا ہی استحقاق بتتا ہے؟ پچھلے PSDP میں میرے حلقوں میں ایک روڈ دیا گیا تھا وہ بھی بہت منت اور سماجت کر کے جام صاحب سے میں نے منتظر کرایا آج تک وہ tender ہو جاتا ہے پھر cancel ہو جاتا ہے پھر tender ہو جاتا ہے پھر cancel ہو جاتا ہے۔ آج تک اُس پر کام شروع نہیں ہوا ہے۔ محترم چیئرمین صاحب! 24 دن پہلے جو PSDP table ہوا ہے آج کے اخبار میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ بیلہ کا وہ اسکیمیں tender ہو چکے ہیں یہ کس کی حمایت پر انکروکیا گیا ہے اور انکو اشتہار دیا گیا ہے؟۔ تو عرض یہ ہے کہ ہمیں تعجب تو اس بات پر ہوتا ہے کہ اپوزیشن کے بالتوں پر بھی اور ہمارے حکومتی وزراء کے بیانوں پر بھی۔ پچھلے دن ملک صاحب نے جب تقریر کیا تو اُس میں ملک صاحب نے فرمایا کہ حکومت اور اپوزیشن ایک گاڑی کے دوویں ہیں، گاڑی کو ایک ولی پر نہیں چلا جائے گا۔ ملک صاحب نے خیال ملک صاحب بھی بے خبر ہے کہ Circus میں سائکل ایک ہی پہیہ پر چلاتے ہیں لوگ۔ ہمارا یہ اسمبلی سرس کا منظر پیش کر رہا ہے۔ ہزار بار مقدس کہیں یہ غیر مقدس ہے۔ ہزار بار باد قارکہیں یہ بے وقار ہے۔ اگر اس کا وقار ہوتا تو پولیس کے ذریعے لوگوں کو نہیں کچلا جاتا۔ اور ملک صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ بجٹ حکومت اور اپوزیشن جب اجلاس میں دونوں فریقین شریک ہونگے تب table ہو گا۔ اپوزیشن کے غیر موجودگی میں بجٹ table نہیں ہو سکتا۔ تو مجھے وہ بات یاد آگئی ایک ملا مسائل نماز بیان فرمار ہے تھے تو مسائل میں انہوں نے فرمایا کہ بغیر وضو نماز نہیں ہو سکتا۔ ایک ہیر و فی بیٹھا ہوا تھا اُس نے بولا کہ یہ ملا کو دیکھو جھوٹ بول رہا ہے۔ میں دس سالوں سے بغیر وضو کے نماز پڑھ رہا ہوں۔ تو جناب جام صاحب اور اُس کی cabinet نے بغیر اپوزیشن کے بجٹ پیش کر دیا یہ ہو سکتا ہے یا نہیں ہو سکتا۔ دنیا میں اگر نہیں ہو سکتا ہے اس House میں ہو چکا ہے اور ہوا ہے۔ جناب محترم دوسرا ارب روپے، دو کھرب روپیہ اس غریب صوبہ کا lapse ہوا ہے۔ تو اس اپوزیشن کو دے دیتے تو کیا ہوتا۔ ایک آدمی سکریٹ پی رہا تھا دوسرا بھی بڑا شو قین تھا سکریٹ پینے کا مگر پیسے اُس کے پاس نہیں تھے۔ تو اُس سے کہنے لگا کہ جب سکریٹ پھینکنے کا موقع آجائے تو مجھے بتا دینا۔ تو اگر پیسے واپس کر دینا تھا تو کم سے کم ہمارے اپوزیشن والوں کو بتا دیتے کہ اس کو واپس کر رہا ہوں۔ آپ کو اگر چاہیے تو دے دیتے ہیں۔ جناب محترم چیئرمین ہماری CM صاحب اور اُس کی معاونین نے چپل اور بوتل پھینکنے کی وجہ سے طیش میں آکے ہمارے خلاف FIR کاٹا۔ اگر یقیناً یہ کوئی مہذب حرکت نہیں تھی اگر پہلے پہلے عمل ہو جاتا تو شاید سب سے پہلے میں اُس کا

نمٹ کرتا۔ یہ ذی وقار اور ذی حیثیت شخص کے ساتھ اس طرح کا طریقہ عمل زیب نہیں دیتا ہے۔ مگر اگر reaction کے طور پر یہ مہذب جناب CM صاحب کا حکم اور order یہ ہو کہ گیٹ کو پولیس کے ذریعے اڑا دو، ممبران کو چپل دو، تو اس کے بعد میں یہ عمل، یہ بولن اور چپل اُس نے اپنے حق میں ایک استحقاق ثابت کر دیا کہ آپ کے ساتھ یہ ہونا چاہیے۔ CM صاحب اپنی تقریر میں یہ فرمائچے ہیں کہ ہم نے اتنے بڑے بڑے کام کیے ہیں، کاموں کو گنواتے ہوئے ان کا بہت بڑا المبارکہ تھا۔ انہوں نے کہیں روڑوں کا تذکرہ کیا ہے، کالجوں اور یونیورسٹیوں کا تذکرہ کیا ہے۔ تعلیم کے حوالے سے۔ تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرے حلقے میں اُن کی حکومت نے جو تین سال گزرے ہیں، 6 سے 8 کانچ کا انہوں نے کوئی میں بنانے کا تذکرہ کیا ہے۔ ان تین سالوں میں میرے حلقے قلعہ سیف اللہ ضلع میں کوئی 8 پرائزیری اسکول دکھادیں ”کہ ہم نے جو اس گاؤں میں اسکول نہ تھا میں نے دیا ہے“۔ ان تین سالوں میں کوئی ایک اسکول نہیں دیا ہے۔ کینسر ہسپتال کا تذکرہ کیا ہے بلوچستان حکومت اور عرب امارات کے حکومت کے اشتراک سے دوسو بیڈ کے ہسپتال کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ میرے سامنے یہ درخواست پڑا ہے۔ میں اگر اس کو سنادوں کہ مجھے، بخدمت جناب ایم پی اے قلعہ سیف اللہ، حضرت مولانا نور اللہ، عنوان بلڈنگ ادا بیگی برائے BHU، کلی سوئی ملا سلام قلعہ سیف اللہ، اس کا استدعا کیا ہے اور اس نے کیا صورتحال بیان رکھا ہے۔ لیکن 100 کلومیٹر کے area میں health center نہیں ہے خدا کی قسم۔ یعنی اس درخواست دہندہ نے یہ صورتحال اپنے علاقے کا مجھے درخواست دے رکھا ہے۔ 100 کلومیٹر کے area میں جن کے اطراف میں بہت ساری آبادی ہے۔ BHU کا ایک بلڈنگ ان کو چاہیے، نہیں دیا گیا سب تحصیل بادی نی 70 کلومیٹر کے دوری پر بکھلی واقع ہے ایک مہینہ موسم سرما میں اُس کا سڑک بندراہ تھا وہاں پر کوئی BHU نہیں ہے، کوئی اسکول نہیں ہے۔ کوئی سڑک نہیں ہے، پانی کا کوئی system اور بندوبست نہیں ہے۔ لوگ حیران و پریشان ہیں۔ تو ہم اپنے لیے فنڈ نہیں مانگ رہے ہیں۔ ہم ان بیچاروں کے لیے جیل بھی گئے ہیں اور جیل بھی جائیں گے۔ کرپشن کا یہاں یہ حالت ہے اسکیل کے حساب سے minister اور cabinet کے اراکین اور حکومتی ممبران per scale ایک لاکھ روپے رشوت لے رہے ہیں۔ 40 اسکیل سے وہ اپنا commission مانگتا ہے۔ اور ہمارے بادی نی گیٹ وے اس طرح اہمیت رکھتا ہے کہ چمن بارڈر سے زیادہ اہمیت رکھنے والا گیٹ وے ہے۔ تو میرے محترم دوست عرض یہ کرنا تھا۔ کہ ہمیں اسکوں چاہیے فنڈ نہیں پیسے نہیں، ہسپتال چاہیے پیسے نہیں ہمیں کچھ نہیں دیا جا رہا ہے۔ کچھ کراچی کے ممبران پر کراچی پر کھے ہیں۔ پشوں بلڈ لاوارٹ سمجھا جاتا ہے۔ ان ANP والوں اور پچھہ دیگر کچھ ممبران ہیں ابھی

روڈوں کے حوالے سے جو روڈ دیئے گئے ہیں۔ اور minister صاحب، CM صاحب نے جو تذکرہ کیا ہے۔ آپ اس کی تفصیل اگر سن لیں۔ 26 سوکلومیٹر انہوں نے اپنے خطاب میں فرمایا ہے۔ کہ میں نے روڈ بنایا ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ میرے حلقات میں جو سب سے بڑا حلقة ہے ڈھائی سو کلومیٹر دونوں طرف ہے ارض کے حوالے سے بھی اور طول کے حوالے سے بھی۔ کہ میرے حلقات میں کتنا کلومیٹر روڈ بنایا ہے۔ اور بڑے روڈ کے حوالے سے وہ فرماتے ہیں۔ کہ آمری کراس سے چار بان تک ایک منجھو شوری سے غفور آباد تک دو، نوتال سے گندواہ تک تین، سنسیلہ روڈ سے ڈیرہ بگٹی تک چار، بختیار آباد سے لہڑی روڈ تک پانچ، قادر آباد سے زہر روڈ نو شکنی تک چھ، محبت پور سے کشمیر روڈ تک سات، لمبیلہ کے روڈ، گوادر کے مختلف روڈز ہیں۔ اور پشتوان ییلٹ میں صرف مٹھا خان کو کرانے کے طور پر ایک روڈ دیا گیا ہے ٹزوہب سے مین عبداللہ زدی تک۔ یہ سارے روڈ اُس طرف ہیں۔ اگر وزیر اعظم کو دعوت دیتا ہے۔ بلوچستان کے دورے پر آنے کا، تو اپنے مخصوص نظر کے تحت وہ 8-17 اضلاع کے لیے Prime Minister سے 10 ارب روپے اعلان کرواتا ہے۔ تو کیا ہم افغانستان کا حصہ ہیں؟۔ ہم افغانستان کے وزیر خزانہ سے رجوع کریں کہ ہمیں سڑک بنوائے دے دو۔ ہمیں اسکوں بنوائے دے دو، ہمیں BHU بنوائے دے دو، کیا ہم ہندوستان سے رجوع کریں؟۔ ہمارا یہ ملک ہے۔ نہ ہم ملک کے دشمن ہے نہ ملکی حفاظتی اداروں کا دشمن ہیں۔ لیکن انصاف کا مطالبہ ضرور کریں گے۔ social welfare کے حوالے سے وزیر اعلیٰ صاحب فرمایا۔ کہ چار ارب روپیہ ہم نے دیا ہے اس سال مزید دو ارب روپیہ دے دیں گے۔ تاکہ بیماروں کا علاج ہو۔ میں ان سے پوچھتا ہوں میرے حلقات کا سائز ہے تین لاکھ آبادی ہے۔ ان سائز ہے تین لاکھ آبادی میں کینسر کے مریض ہیں، یرقان کے مریض ہیں، مختلف امراض ٹی۔ بی۔ کے مریض ہیں، آپ نے کن کن کو یہ فنڈ زدیے ہوئے ہیں۔ ابھی تو ”مک“ کے نام سے دو ارب روپے رکھے ہیں یہ ”مک“ بھی میرے خیال بالا کا کڑ اور اس فنڈ کو ملے گا، غریبوں کو نہیں ملیں گے۔ اور اسی طرح low housing scheme کے نام سے تین ارب روپے رکھے ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے low housing scheme سے نہ مجھے نہ ہمارے عوام کو کچھ نہیں چاہیے۔ لیکن ہمیں NHA کے رحم و کرم پر چھوڑا ہے۔ DC کے ذریعے revenue officer کے ذریعے جو سڑک بنایا جا رہا ہے۔ اس میں ہمارے گھر منہدم ہوں گے، ہماری زمینیں چلی جائیں گی۔ غریب لوگ ہیں۔ ایک گھر ہی کا زمین ہے۔ اگر یہ زمین سڑک میں چلی گئی۔ تو اس کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہے گا۔ اگر NHA حسب قانون پچھلے 2008ء میں جب سڑک بن رہا تھا۔ تو فی فی 40 روپے زمینداروں اور مالکوں کو دیا گیا تھا۔ اس بار جام صاحب کی حکومت نے یہ پالیسی بنائی

ہے، DC کو ایک ارب دو کروڑ روپیہ دے کے کہ دو میل کے طویل فاصلے میں زمینداروں کو ان سے فارغ کرنا ہے۔ انہوں نے جو حساب لگایا ہے ایک روپیہ کا چھٹ بنتا ہے۔ تو ہم احتیاج نہیں کریں، تھانے نہیں چلے جائیں، روڈ کو block نہیں کریں تو ہم کیا کریں؟ اور جناب CM صاحب نے فرمایا ہے اپنے خطاب میں کہا کہ PFM کے Act کے تحت ہم نے ایسے قانون سازی کی ہے۔ کہ کوئی ایکیم چار سال میں پورا کئے بغیر نہیں رہے گا۔ اُس نے یہ پابندی لگارکھی ہے کہ ہر بجٹ میں ہر سال 20 فیصد اُس کا حصہ رکھنا پڑے گا ایکیم کا۔ پچھلے سال بجٹ سے پہلے ہم CM House گئے۔ CM صاحب سے میں ملا۔ اُنکو چار سڑکیں بتائیں۔ تحریری درخواست دیا کہ یہ چار روڈیں ہیں۔ اس کے لیے پچھلے حکومت نے میسے بھی رکھے تھے۔ ٹینڈر بھی ہوئے تھے۔ کام بھی ہوا ہے۔ مگر کام ادھورا ہے نہ ٹھکیدار کا پتہ چل رہا ہے نہ Officer کا۔ آپ براہ کرام اس کا تحقیق کر لیں اس کا بندوبست کریں۔ آج تک کوئی پتہ نہیں چلا اور اس کا یہ قانون جو Act بنایا ہے۔ اور وہ افتخار سے کہہ رہا ہے کہ ہم نے یہ کیا ہے۔ تو کیا اُس ایکیموں کے لیے انہوں نے کوئی رقم رکھی ہے؟۔ جناب محترم چیئرمین! میں اس Floor سے جام صاحب اور اُس کے cabinet کو مخاطب کرتے ہوئے کہ اللہ کا قرآن نازل ہے اور آپ کا بھی اُس پر ایمان ہے اور میرا بھی اُس پر ایمان ہے۔ آپ کے ذمہ انصاف حوالہ کیا گیا ہے۔ آپ اس امانت بیت المال کو طریقے سے لگائیں، دیانت کے ساتھ لگائیں۔ کرپشن کا سدباب ہو، اپنوں کو نواز نے کا سدباب ہو حق، حقوق اکوپنچنا چاہیے۔ NFC award میں جب بلوچستان کے نمائندے چلے جاتے ہیں۔ تو وہاں پر یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ چونکہ ہمارا صوبہ آدھا پاکستان ہے۔ وسیع و عریض ہے۔ ترقیاتی عمل جو ہے وہ زمین کے اوپر ہوتا ہے۔ سڑک زمین کے اوپر بنانا پڑتا ہے۔ تو ہمیں زیادہ پیسے دیے جائیں۔ صرف اس کوئی شہر کو 35 ارب روپے تین سالوں میں دیجے گئے ہیں۔ پیسے کا پانی نہیں ہے۔ روڈ اسی طرح کھڑے ہیں۔ آپ جائیں سرکل روڈ میں اتنا بڑا کھڈا پڑا ہے پتا نہیں ابھی یہ لوگ اندھے ہیں دیکھ بھی نہیں رہے۔ میرے اور، آپ برانہ مانیں چیئرمین صاحب عبدالائق ہزارہ کے فنڈ کا ایک ٹیٹا پانچ کے تقابل سے فرق ہے۔ اُس کا چار حصہ میرا ایک حصہ۔ اُس کا تین کلو میٹر حلقة میرا 250 کلو میٹر ایریا۔ اور پیک میرا ساڑھے تین لاکھ اُس کا پتا نہیں ہے ایک لاکھ سے above ہو گا یا نہیں۔ تو ہم اس ظلم کے مقابلے میں کھڑے رہیں گے۔ امن و امان کی کیا حالت ہے۔ یہ ناک کے نیچے شہادت ہوتی ہے، پتہ نہیں چل رہا۔ آج تک انسان کو ذبح کرتے ہوئے کبھی کسی نے سنائیں ہو گا میں نے دیکھا ہے اس ایک مہینے کے اندر۔ کدھر ہے مجرم اور قاتل۔ قاتل اور ظالم دننا تے پھر رہے ہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ تو یہ انتہاء ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کے اس حکومت کی احسانی ذمہ داری کمزور پڑے

چکی ہے۔ بلکہ عاری ہے احساس ذمہ داری سے نہ امن و امان صحیح ہے۔ نہ معاشی امور صحیح ہے۔ نہ بجٹ پر منی الصاف ہے۔ میرے گاؤں میں ایک سیکریٹری صاحب ہے، مناسب نہیں سمجھتا ہوں۔ وہ اپنا گھر بنانا چاہتے ہیں پہلے سال اپنے گھر کے نام پڑھنے کے نام سے ڈھانی سے 2 کروڑ روپے اُس نے پی ایس ڈی پی میں ڈالے۔ اگر میں نام بتا دوں تو بتا سکتا ہوں۔ کلی نیم سافر کے نام سے پچھلی پی ایس ڈی پی۔ نیم سافر کوئی کلی نہیں ہے کوئی گاؤں نہیں ہے صرف اُس کا ایک ہی گھر ہے ابھی بن رہا ہے۔ ابھی تک بنا ہوانہ نہیں ہے۔ اور اسی گاؤں کے نام سے اس پی ایس ڈی پی میں ایک کروڑ روپیہ واٹر سپلائی کلی نور محمد اُس کا نام بھائی کا نام ہے نور محمد، کلی نور محمد کے نام سے ایک کروڑ روپیہ دیا گیا ہے۔ اور ہمارے ووڑا اور حلقة کے عوام، سینکڑوں گاؤں اس طرح ہیں کہ اُس میں ستر، اسی، نوے گھر ہیں وہ پانی کے لیے ترس رہے ہیں۔ تو ہم یہ بتا رہے ہیں کہ بھائی ہماری تجویز لو۔ جہاں ضرورت ہے اُس کی نشاندہی میں کر دیتا ہوں۔ بیشک آپ تحقیق کریں اگر میرا وہ بتایا ہوا سکیم غلط تھا نامناسب تھا تو آپ اُس کو روک لیں۔ تو عرض یہ کرنا تھا کہ ہم نہ بیلہ سے بھی مانگ رہے ہیں نہ بلیدہ سے مانگ رہے ہیں۔ اپنے بجٹ کا حصہ مانگ رہے ہیں۔ اپنے عوام کی فلاج و بہبود کے لئے ہمارے لئے نہیں۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ۔ جی سردار کھیت ان صاحب۔ ایک حکومتی موقف بھی سنیں ٹائم زیادہ نہ لیں۔۔۔ (مداخلت)۔ آپ نہیں جائیں گے پانچ منٹ بات کرنے دیں اُن کو۔ سب کو موقع دوں گا۔ جی۔

**please** سئیں۔ جی۔ سردار کھیت ان صاحب۔۔۔ (مداخلت)۔

**وزیر ملکہ خوراک و بہبود آبادی:** جی نہیں مہربانی دیکھیں بات سنو۔ مجھے فلور دے دیا ہے۔ اچھے بچوں کی طرح

مجھے بولنے دو۔ نصراللہ چھوڑ ویار **please**

**جناب چیئرمین:** kindly مختصر کر لیں۔

**وزیر ملکہ خوراک و بہبود آبادی:** مجھے دیا ہے فلور؟

**جناب چیئرمین:** جی۔

**وزیر ملکہ خوراک و بہبود آبادی:** شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔

**جناب نصراللہ خان زیری:** جناب اپسیکر! پہلے ہی دن سے ریکوزیشن اجلاس تھا۔ اُس وقت حکومت نہیں تھی جس list کے مطابق تقریر ہونی تھی اُس میں میرا بھی تقریر کا حصہ ہے اگر آپ مجھے تقریر نہیں دیں گے تو میں احتجاجاً وَاكَ آٹ کروں گا۔

**جناب چیئرمین:** نہیں میں دے دوں گا آپ کو۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** نہیں میں ابھی کروں گا اس لیے کہ ورنہ پھر میں واک آؤٹ کروں گا اسمبلی اجلاس سے۔

**جناب چیئرمین:** جب میں نے آپ کو دیا تو آپ کی۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** میں اپوزیشن سے بھی یہی کہوں گا کہ وہ میرا ساتھ دے دیں ورنہ ہم واک آؤٹ کریں گے۔

**جناب چیئرمین:** آپ بیٹھیں ابھی نصراللہ! تین ارکان رہ گئے ہیں سب کو میں دے دوں گا۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** جناب چیئرمین صاحب جو list provide کی گئی تھی آج سے تین دن پہلے، پہلے اجلاس میں سب نے اس list کے مطابق۔ اگر آپ تقریر نہیں کرنے دیں گے تو میں احتجاجاً واک آؤٹ کروں گا۔

**جناب چیئرمین:** بیٹھ جائیں۔ دیکھیں آپ اب مسلسل باتیں کر رہے ہیں حکومتی موقف تو آجائے۔۔۔ (مداخلت) نہیں آپ کی اپوزیشن کے بھی آج مجھے نام آئے ہیں۔ زبیدہ خیرخواہ کا نام ابھی آیا ٹائٹل جانس کا نام ابھی آیا ہے۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** جو بھی ہے اگر آپ تقریر میری بات ہے۔ اگر آپ نہیں چھوڑیں گے تو میں احتجاجاً واک آؤٹ کروں گا۔

**جناب چیئرمین:** آپ کو تقریر کرنے دیں گے آپ تھل کا مظاہرہ کر لیں پانچ منٹ سنیں حکومتی رکن کو بھی سنیں دیکھیں ابھی ٹائٹل جانس کا نام ابھی آیا مجھے زبیدہ خیرخواہ کا نام آج آیا ہے مجھے۔ اس list میں نہیں ہے نام۔ آپ پانچ منٹ سن نہیں سکتے حکومت کو۔ اس میں رویے کی کیا بات ہے تین گھنٹے سے آپ کو سن رہے ہیں تین گھنٹے سے مسلسل سن رہے ہیں۔ اور تین دن سے آپ لوگوں کو سن رہے ہیں آپ بھی۔۔۔ (مداخلت)۔ یہ درست نہیں ہے نصراللہ صاحب تین دن سے آپ لوگوں کو سن رہے ہیں۔ پانچ منٹ آپ سن نہیں پار رہے ہیں ان کو۔ آپ کی باری تو بہت پہلے کی تھی آپ مسلسل اپنی باری جو ہے دے رہے ہیں باقیوں کو۔ آپ پانچ منٹ سنیں ان کو۔ پانچ منٹ تین دن سے نو گھنٹے آپ کو سنے، 15 منٹ جس نے پھر اس کے بعد آپ بات کر لیں آپ کو سن نے منع کیا ہے۔

**قائد حزب اختلاف:** جناب چیئرمین صاحب! جو لسٹ کل ہم نے ڈپٹی اسپیکر صاحب سے discuss کی تھی اس میں اکبر مینگل صاحب ہیں۔

**جناب چیئرمین:** مجھے ایک لسٹ ملک نصیر شاہوانی صاحب نے دی کہ یہ ٹائمس جانسن کی طبیعت ناساز ہے ان کو دے دیں۔ ان کا نام اس لسٹ میں نہیں ہے میں نے ان کو دے دیا۔

**فائدہ حزب اختلاف:** سیکرٹری صاحب! ان کو لسٹ بتا دیں اکبر مینگل صاحب کا اس لسٹ میں ہے نام۔ اکبر مینگل صاحب کی تقریر باتی ہے اُس کے بعد۔

**جناب چیئرمین:** جی محترمہ زیدہ خیر خواہ صاحب کی بھی تقریر باتی ہے، نصر اللہ ذیرے تین اركان کے رہ گئے پانچ منٹ اگر ان کو سینیں تو اس میں کیا مضمون ہے۔ تین دن سے ہم آپ کوں رہے ہیں ان کی بھی لسٹ آئی ہے ان کے بھی نام آئے ہیں۔

**فائدہ حزب اختلاف:** آپ نہیں تھے ہم نے یہ فہرست دے دی۔ اس فہرست کے مطابق اکبر مینگل کی تقریر کا نمبر ہے ان کو تقریر دیں اس کے بعد پھر جو ساختی ہیں۔ جی سردار عبدالرحمن صاحب آپ بات کریں۔

**وزیر خوراک و بہبود آبادی:** شکریہ جناب چیئرمین صاحب، ہم اسٹارٹ لیتے ہیں جو اس دن واقعہ ہوا اسمبلی میں۔ ایک میں اس کے بیک گروڈ میں ایک چیز میں میں جانا چاہتا ہوں آپ کی اجازت سے۔ ہمایوں مری کا گھر تھا سریاب روڈ پر، فاتحہ چل رہی تھی جناب چیئرمین صاحب! ہم بھی اس فاتحہ پر گئے۔ سردار خیر بخش بھی وہاں پر آیا ہوا تھا۔ مختلف نوٹ ایبل نواب، وہاں پر ٹینٹ لگا ہوا تھا اُس کے لان میں۔ تو مختلف قسم کے لوگوں کے گارڈز اُسکو گھیرا کیا ہوا تھا۔ اُس میں سلیم اکبر بگٹی، ہمایوں مری، سردار خیر بخش، اس ٹانپ کے، ہم گئے، مطلب جو اپنے نواب سردار نوٹ ایبل تھے اپنے گن مینوں کے ساتھ گئے ہوئے تھے۔ ہم نے فاتحہ کی پانچ منٹ کی فاتحہ کی اور ہم نکل آئے۔

**جناب چیئرمین:** پرانے نوٹ پر آ جائیں۔ آپ ایجاد کے پربات کر لیں۔

**وزیر خوراک و بہبود آبادی:** sir میں آتا ہوں۔ (مدخلت)۔

**جناب چیئرمین:** Order in the House.

**وزیر خوراک و بہبود آبادی:** نہیں، میں اُس کے بیک گروڈ میں جا رہا ہوں کہ۔ میں اُسکا آپ کو اس واقعہ سے مماثلت بتا رہا ہوں جناب چیئرمین صاحب۔ ہو ایہ کہ ہم فاتحہ سے نکلے تو same ایک حرکت ہوئی، میں اپنے گھر پہنچا ہوں، تو ایک فائر ہو گیا۔ کس نے کیا وہ آج تک کسی کو پتہ نہیں ہے؟۔ اُس کے بعد سب کے گن میں کھڑے تھے فائر نگ شروع ہوئی۔ اُس میں بہت سارے لوگ مارے گئے۔ ہو ایہ کہ نواب بگٹی کے گھر پر ٹیلیفون کیا گیا، میر ارشاد دار تھا، کہ جی سلیم اکبر مارا گیا ہے۔ نواب ریسنسی کے گھر پر فون کیا گیا کہ حاجی شکریہ مارا

گیا۔ اُس پر وہ آگ لگی کہ بلوچستان پورے کو آگ لگی قبائلی طور قبیلے لڑ گئے۔ جہاں تک اسمبلی کا اُس دن کا واقعہ ہے، میں بحیثیت ایک Parliamentarian کے پُر زور اس کی نہت کرتا ہوں۔ چاہے ادھر سے ہوا یا اُدھر سے ہوا۔ گزارش یہ ہے، ہم Cabinet Meeting میں تھے، اُس سے پہلے review meeting میں تھے۔ پھر Cabinet Meeting، بجٹ پاس ہوا، ہم تیاری کر کے آئے۔ گیٹ، جسے انہوں نے کہا کہ اسکی انکواری ہونی چاہیے۔ میں کہتا ہوں کہ انکواری ہونی چاہیے۔ تاکہ ہماری جو ایک وقار جو اس بلوچستان کی قبائلی نظام کے تحت، اس ایوان کے تحت، جو ہماری reputation تھی جس کو لوگ مثالیں دیتے تھے ہمارے اسمبلی کا، وہ سارا پانی میں بہہ گیا۔ ہم اجلاس، سائز ہے پانچ تھے یا پونے چھ بجے تھے جتنے بھی تھے مجھے ٹائم یاد نہیں، ہمیں ادھر جنگلے گرا کے اندر انٹری دی گئی۔ ہم اس گلیری میں چلتے ہوئے جب گیٹ کے نزدیک آئے تو عام پبلک بھی بہت زیادہ تھی، پولیس بھی بہت زیادہ تھی۔ اُس کے بعد بولیں پانی کی برسنا شروع ہو گئیں۔ جوتے برسنا شروع ہو گئے، گملے چھینکے گئے۔ میں کسی کو مور دال رام نہیں ٹھہر ہاں ہوں۔ واقعہ میں بیان کر رہا ہوں۔ گیٹ اسمبلی کا۔۔۔

**جناب چیئرمین:** موبائل ہٹھا دیں بیہاں سے۔

**وزیر خوراک و بہبود آبادی:** آپ کا موبائل ہے۔

**جناب چیئرمین:** آپ کا موبائل ہے۔

**وزیر خوراک و بہبود آبادی:** میرا موبائل نہیں نکر رہا ہے۔

**جناب چیئرمین:** پڑے ہوں گے ساتھ تو نہیں پڑا ہے۔

**وزیر خوراک و بہبود آبادی:** میرا موبائل میری جیب میں ہے۔ یہی اور کا ہے۔ شاید یہ آرہا ہے میں بند کرنے لگا ہوں۔

**جناب چیئرمین:** ہاں، یہ والا ہے۔ سائیڈ پر کددیں۔

**وزیر خوراک و بہبود آبادی:** تو sir گیٹ اسمبلی کے بند، بقول کے کہ ہمارے پاس کمڑ تھا۔ گیلوں کو زنجیر لگائی جا رہی تھی ہم کاٹ رہے تھے آخر میں انہوں نے ہاتھ ڈالنا شروع کر دیا کہ ہم، ہمارے۔ ہم نے پھر ہم back کر گئے کہ ہمارے کمڑ کی وجہ سے کسی کی نقصان نہ ہو۔ اس کے بعد بکتر بند آئی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بکتر بند نہیں۔ یہ ویڈیو موجود ہے دنیا نے دیکھا کہ بکتر نے گیٹ توڑا، پولیس اندر آ گئی۔ اب اس کے یک گراوٹ میں میں نے جو واقعہ بیان کیا کہ کیا مسئلہ ہے؟ دیکھیں! ہم کہیں کہ پولیس نے زیادتی کی۔ کیا ایک

منتخب پارلیمنٹ جتنا حق اس پر میرا ہے اتنا ان کا ہے۔ وہ بھی عوام کے ووٹوں سے آئے ہوئے ہیں میں بھی عوام کے ووٹوں سے آیا ہوا ہوں۔ ہم کبھی کی طرح اُنھے کوئی بھی نہیں آیا ہے اس میں۔ کیا یہ پارلیمانی روایات ہیں کہ آپ منتخب نمائندوں کو، ایک ایوان میں آنے سے روکیں۔ آپ کو آئین، قانون نے ایک فورم دیا ہے جس پر آپ پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ آپ بجٹ پر اعتراض کر سکتے ہیں۔ ہماری کارکردگی پر اعتراض کر سکتے ہیں۔ ہمارا احتساب کر سکتے ہیں اگر یہ ٹریشوری پیچھری ہوتی ہیں ان کی کہیں پر کرپشن ہے بسم اللہ سر آنکھوں پر۔ ہم احتساب کیلئے تیار ہیں۔ تو اس پر زیادہ میں گہرا ای میں جاؤں گا ان کو شایدنا گوارگز رے۔

**جناب چیئرمین:** نہیں نہیں آپ مختصر کر لیں۔

**وزیر خوراک و بہبود آبادی:** جی؟

**جناب چیئرمین:** مختصر کر لیں۔

**وزیر خوراک و بہبود آبادی:** بھائی! ابھی تو میں نے شروع ہی نہیں کی۔

**جناب چیئرمین:** مختصر کر لیں ٹائم کم ہے وقت نہیں ہے۔

**وزیر خوراک و بہبود آبادی:** چائے پیں گے ابھی۔ آذان کے ٹائم پر میں بند کروں گا پھر اس کے بعد۔

**جناب چیئرمین:** تین گھنٹے پورے ہو رہے ہیں۔

**وزیر خوراک و بہبود آبادی:** تو، یہ ہم نے اچھی روایت قائم نہیں کی۔ یہ اچھا منص پوری دنیا میں کوئی اچھا منص اس صوبے کا جس میں قبائلی روایات، خواتین کا احترام، بزرگوں کا احترام، پارلیمنٹ کا احترام، یہ ہم گنو اچکے۔

**جناب چیئرمین صاحب!** میرے دوست ملک سکندر جہاں پر بلیٹھتے ہیں، اس کے ساتھ والی کرسی پر میں تھا۔ یہاں پر ٹریشوری پیچھری تھی وہاں پر اپوزیشن تھی۔ 2013ء کا ایکشن ہوا۔ اس کے بعد نومبر، دسمبر میں بلدیاتی ایکشن ہوئے۔ 2014ء کے 9 جنوری کو بغیر کسی حساب کے ایک ناجائز مجھے پر الزام لگا کہ مجھے بکتر بندگاڑی میں گھسیتا گیا۔ میرے گھر کی چادر و چارڈیواری کو پال کیا گیا۔ میرا گھر لوٹا گیا۔ میرے زیور اٹھا کے بچوں کے لے گئے۔

میرے والدہ کے پیسے دس ہزار تھے، میں ہزار تھے، ایک بزرگ 80 سالہ خاتون ہیں، اُس کے پس اٹھا کے لے گئے۔ میرے بیٹی کی ممکنی ہوئی تھی، اُس کی حتیٰ کہ کیمرے تک اٹھا کے لے گئے۔ نصر اللہ اس چیز کا witness ہے یہ اُس گورنمنٹ میں موجود تھا یہاں پر۔ چار سال تک، پہلے سال ایک بیسہ میرے حلقوں کو انہوں نے نہیں دیا۔ یہ جیسے کہتے ہیں کہ غیر منتخب، ہم بھی کہتے ہیں کہ غیر منتخب کا کوئی حق نہیں ہے۔ جب ہم کو عوام نے منتخب کر کے بھجا ہے، تو ہماری تجاویز کو مدنظر رکھ کر، میں نے اُنھے کے بات کی، جس کے گیارہ سو سووٹ تھے، اُسکو

تین سالوں میں 85 کروڑ روپے دیے گئے۔ حمل یہ بیٹھا ہوا ہے یہ بھی میرے ساتھ اپوزیشن میں تھا اسکے ساتھ کیا ہوا۔ سردار اختر جان کے ساتھ کیا ہوا۔ یہ 2013ء اور 2018ء کی تاریخ آپ کو بتاتی ہے۔ جناب چیئرمین صاحب پھر پابند سلاسل، ناحق کے پانچ پانچ، چھ چھ کیس ہم پر بنائے گئے۔ جب میں نے آواز اٹھائی بیباں پر اس seat پر جسم زیارت وال صاحب اُس نے کہا کہ۔ یہ اُس کے الفاظ آپ ریکارڈ نکالیں میں کسی کے ذات کو hit نہیں کر رہا ہوں۔ اُس کے الفاظ تھے کہ ”یہ prerogative جو ہے نا ٹریشری پیپر کا، ہے بجٹ بنانا اور اسکے میں دینا تمہارا کوئی حق نہیں ہے“۔ بلوچستان نیشنل پارٹی سردار اختر گروپ، جمعیت، اے این پی زمرک خان، اُس کے بھائی داؤ دخان پر کیس بنائے گئے۔ جیلوں میں گئے۔ ہم کہتے ہیں، ہمیں آج نہیں تو کل یہ روایت ختم کرنی پڑیگی، ہر آدمی بیباں پر منتخب ہو کے آتا ہے جناب چیئرمین۔ ہمیں ایک دوسرے کا احترام کرنا پڑیگا۔ ہمیں حالات اس مٹی، اس بلوچستان کے آب و ہوا، یہ ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم ایک دوسرے کا احترام کریں جناب چیئرمین صاحب۔ ہم کسی پر احسان نہیں کر رہے۔ اگر وہ مجھے respect دیتے ہیں میں بچوں کی طرح اُنکے ساتھ deal کرتا ہوں۔ مجھے دیتے ہیں میں ان کو ووگنی respect دیتا ہوں اپنے مجھ سے بچوں ہیں میرے بچوں بھائیوں کی طرح ہیں کوئی میرے اولاد کی طرح ہیں میں ان کو اپنے بچوں اور بھائیوں کی طرح احترام دیتا ہوں۔ یہ ایک دوسرے کو vice versa ہے۔ تو گزارش یہ ہے کہ ہم blame کرتے رہے ہیں کہ ایک SSP(operation) کو یا ہم I.G. کو blame کرتے رہے۔ ہے جہاں جس کا قصور نکلتا ہے آپ بھی اس پر کھڑے ہو جائیں ہم بھی کھڑے ہوتے ہیں چاہے اس میں چیف منسٹر کا قصور ہے وہ کٹھرے میں آئیگا یا آپ لوگوں کا قصور تھا آپ لوگ بھی کٹھرے کیلئے تیار ہو جائیں ہم ساتھ ہیں آپ کی یہ روایتیں ہم نے توڑنی ہے کہ یہ گلہ پھینکنا یا پانی کی بوتل، میرے اوپر سے گزری۔ میرے سامنے شیشے ٹوٹے۔ یہ مری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ قرآن پر پوچھیں۔ نہیں یہ ہمیں نا بلوچستان کی قابلیت اجازت دیتی ہے ناں ہمارا اغلاق اجازت دیتا ہے ناں بحیثیت پاکستانی ہمیں یہ اجازت ہے کہ کسی کی ذات کو آپ یہ چیز کریں۔ یا اگر گیٹ پر کسی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے آج ایک ساتھی زخمی ہے۔ میرا ساتھی تھا۔ ہم اُدھر اپوزیشن میں صدقیقی کے ساتھ تھے یا رحیم۔ غلط ہے دونوں طرف سے غلط ہے آئیں بسم اللہ ہم بھائی ہیں۔ ہم نے اسی جناح روڈ پر ایک دوسرے کے متھے لگانا ہے۔ سامنے آتا ہے۔ ہم اس بلوچستان کی ایک ایک انج ہے، چاہے وہ میرا حلقة ہے چاہے وہ مکران ہے چاہے پشتوں بیلٹ ہے یا بلوچ بیلٹ ہے۔ یا فلاں بیلٹ ہے اس چیز کو میں condemn کرتا ہوں جیسے مولانا صاحب فرمائے تھے کہ ہم اس بلوچستان

کے باسی ہیں اس میں کوئی پڑھان نہیں ہے کوئی بلوچ نہیں ہے کوئی پکھنہیں ہے ہم بلوچستانی ہیں اس مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔ یہ مٹی ہماری ہے یہ سر زمین ہماری یہ ڈھن ہمارا ہر ایک پہلا اپنا گھر ہوتا ہے۔ پھر علاقہ ہوتا ہے پھر صوبہ ہوتا ہے۔ یہ پاکستان ہمارا۔ آپ جناب چیئرمین صاحب سوجیں کہ اس پاکستان کے لئے ٹرینیں بھر کے لاشوں کی ادھر آئی ہیں یا نہیں آئی ہیں؟۔ آپ کے قبیلے نے قربانی دی ہیں یا نہیں دی ہیں؟۔ کون ہے جس کے گھر میں شہید نہیں ہے۔ تو میں گزارش یہ کرنا چاہ رہا ہوں کہ یہ چیزیں ہم کو آج نہیں توکل ہماری نسلیں آئیوں ای نوجوان نسلیں ہمارے بعد نسلیں اس کے بعد نسلیں، اُس کے بعد نسلیں ہیں، وہ کیا آگے کہیں گے کہ ہمارے بڑے کیا کرتے تھے۔ no یہ غلط۔ یہ غلط۔ یہ غلط۔ اب میں تھوڑی تھوڑی گزارش کروں گا۔

**جناب چیئرمین:** conclude کر لیں سردار صاحب۔

**وزیر خوراک و بہبود آبادی:** پی ایس ڈی پی کی یہ تو میں نے ایک چھوٹا سا پی ایس ڈی پی میں نے جیسے مثال دی 2013ء سے ہم اپوزیشن میں تھے 2013ء سے لیکر 2018ء تک یہ حمل، قدوس، سردار شناع اللہ میں آج بھی ان کا احسان مند ہوں، اڑ جھگڑے، دوسرا tenure جب سردار شناع کا جو ہوا۔ ایک میرے حلقے کو دس کروڑ دیئے۔ پھر میرے خیال میں حمل پچیس کروڑ نہیں تھے تین کروڑ کاٹ لیے تھے باہمیں کروڑ آپ لوگوں نے کرائے تھے۔ انہوں نے جا کے میرے حلقے کے لئے باہمیں کروڑ کرائے۔ پہلے ڈاکٹر مالک صاحب کے زمانے میں مجھے ایک اسکیم نہیں دی گئی۔ اور کس کو دی گئی؟۔ جی ہاں یہ لوگ لگئے۔

**جناب چیئرمین:** پھر آپ نے کرائے پھر ان کی، حمل کی؟۔

**وزیر خوراک و بہبود آبادی:** جی؟۔

**جناب چیئرمین:** آپ نے حمل کی کراٹی اس دفعہ جب آپ حکومت میں ہیں۔ حمل نے تو آپ کو دیئے دلوائے تھے۔

**میر حمل کلمتی:** سردار سے request ہے پرانی باتیں چھوڑ دیں۔

**جناب چیئرمین:** بیٹھیں جی۔

**وزیر خوراک و بہبود آبادی:** بابا! چھوڑ رہا ہوں۔ گزارش یہ ہے، میرے حلقے کا، ان تین سالوں میں میں حلفاً کہتا ہوں میں باوضو کھڑا ہوں چیئرمین صاحب۔ ان تین سالوں میں جتنا ایجوکیشن، اب میں ڈگری کا لج محمل گئے گرلز اور بوائز۔ تیس بیٹھ کا ہسپتال مجھے اس سال ملا ہے۔ روڈیں، میں جو دورے کرتا ہوں ناں ابھی کوئی ایسا ایریا نہیں ہے جس میں کہوں کہ جی میں نے اعلان کیا اور وہ اُس علاقے میں روڈ، واٹر سپلائی نہیں پہنچی۔

روڈ، اربوں میں ہیں میں ادھر میرے پاس تو یہ 3-2 کاغذ ہیں یہ ان میں تو کچھ بھی نہیں ہے میں صحیح سے لے کر شام تک بھی اگر گناوں تو ان تین سالوں میں میرے علاقے نے اتنے ترقی کی ہیں جب کہ 72 سالوں سے مجھے محروم رکھا گیا، میں، میرے والد صاحب، میرے تایا، میری بیوی دو دفعہ۔

(حاموشی- آذان مغرب)

جناب چیئرمین: بس اب ختم کر لیں سردار صاحب۔

وزیر خوارک و بہبود آبادی: تو جناب چیئرمین صاحب! میں کیوں گناوں ادھر۔ میرا حلقہ مطمئن، میری عوام مطمئن، میرے ووٹر مطمئن شکر الحمد اللہ۔ میں اپنے قائد ایوان جام صاحب میرا وہ پارٹی لیڈر بھی ہے پر یزید نہ بھی ہیں میں اُس کو سیلوٹ، سلام کہ اُس نے ان تین سالوں میں میرے علاقے میں ایک پسمندہ علاقہ جتنا میرے اوپر مہربانی کیا ہے میں شکر گزار ہوں اُس کا۔ اب یہ ادھر بیٹھ گیا ادھر بیٹھ گیا تو چیئرمین صاحب! ہم اس بلوچستان کے ہیں ہم اس بلوچستان کے خیر مناتے ہیں اُس کے بعد ہم پاکستان ہے۔ جس پر ہمیں فخر ہے چاہے پولیس ہے ایف سی ہے فوج ہے کوئی بھی law enforcement agencies ہیں، وہ ہم ہیں، وہ ہم سے ہیں۔ میں اگر ادھر پارلیمنٹ میں بیٹھا ہوں میرا بیٹھا فوج میں اس وقت آپ کے ایئر پورٹ کے حفاظت کر رہا ہے آپ اگر اس کرسی پر بیٹھے ہیں آپ کا بھائی۔ بھائی کا بیٹا، چچا زاد کوئی وہ گلگت بلتستان یا سیاچن میں ڈبوئی کر رہا ہے اس ملک کی حفاظت کر رہا ہے۔ تو ہم یہ آپ سے الگ نہیں ہے باقی ایک وضاحت میں کر دوں۔ میں حلفاً کہتا ہوں کہ مطلب یہ جو کہہ رہے ہیں کہ بجٹ کئی سے اور سے مشورے ضرور ہوتے ہیں ہر ادارے ہوتے ہیں، ہر فورم پر ہوتے ہیں۔ ہم لوگوں نے بجٹ بنایا۔ اس صوبے کی ضروریات کے مطابق ہم لوگوں نے بجٹ بنایا ہے اور الحمد للہ، اللہ تعالیٰ نے چاہا 2023ء تک ہم وہ کام کر کے جائیں گے کہ ہمیں work کرنے بھاگنے کی convincing کی ضرورت نہیں پڑے گی ہمارے گھر پر لوگ آ کر ووٹ دیں گے آپ انشاء اللہ، انشاء اللہ ایک پارٹی کا تو بالکل صفائیا ہو گیا ادھر سے۔ جو اقتدار میں تھے۔ اب بقا یا جات بھی انشاء اللہ نہیں رہیں گے۔ اللہ نے چاہا تو۔ ہم ہوں گے۔ میں ہوں گا یا میرا بھائی ہو گا یا بیٹا ہو گا لیکن ہم ہوں گے آپ لوگ نہیں ہوں گے۔ بھائی آئیں گے۔ کوئی زہری آ جائیگا۔ میں نہیں آؤں گا میرا کھیتر ان آئے گا۔ انشاء اللہ۔ وہاں سے زہری بارکھاں سے نہیں آ سکتا ہے۔ نہ میں زہری سے آ سکتا ہوں۔ ادھر آپ کی قوم والے آئیں گے میری قوم والے آئیں گے خوش آمدید۔ بہت بہت چیئرمین صاحب! کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا، میں نماز پڑھ

لول، السلام و علیکم۔

**جناب چیئرمین:** بہت شکر یہ۔ نصراللہ زیرے صاحب اس کے اکبر مینگل صاحب آپ بات کریں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** thank you جناب اپنیکر صاحب! جناب چیئرمین! یقیناً میں نے، میں پھر آپ سے احتجاج کرتا ہوں کہ جس طرح۔

**جناب چیئرمین:** پھر کس چیز کا احتجاج ابھی تودے دیا آپ کو فلور۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** اجلاس ریکووژیشن اجلاس تھا اور یہ اجلاس اپوڈیشن کے کہنے پر بلا یا گیا تھا۔

**جناب چیئرمین:** جی۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** اور آپ کے سامنے یہ ایجنسڈا بھی پڑا ہوا ہے، یہ تمام ایجنسڈ 7 نکات کا وہ اپوڈیشن کی جانب سے دیا گیا تھا لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ آپ نے جوروڑا اور گلوگیوڈیشن تھا، جو ہونا چاہیے تھا اُس پر عمل نہیں ہوا۔ بہر حال جناب چیئرمین! میں خود ذاتی طور پر ہماری پارٹی، ہمارے تمام عوام ایک بڑے صدمے سے ہم دوچار ہیں۔ اور ابھی تک ہم اُس صدمے سے نہیں نکلے ہیں۔ شہید عثمان خان کا کڑ کے المناک واقعہ نے جس طرح ہمارے تمام عوام کو لاکھوں عوام ملک کے کروڑوں عوام اشکبار ہوئے ہیں اور حکومت نے جو ہماری پارٹی نے مطالبہ کیا تھا جواب بھی ہماری پارٹی کا مطالبہ ہے۔ ہمارا احتجاج ہے احتجاجی تحریک شروع ہیں موسیٰ خلی میں ایک عظیم الشان جلسہ عام ہوا۔ اُس کے بعد شیرانی میں عظیم الشان جلسہ احتجاجی مظاہرہ جلسہ ہوا۔ آج ٹوپ میں۔ کل قلعہ سیف اللہ میں ہوگا۔ اور الائی میں ہوگا کی میں ہوگا۔ پھر سنگاوی، ہرنائی اُس کے بعد پیشیں، کوئی میں چیلم کا ایک بڑا اجتماع ہوگا۔ لاکھوں لوگ انشاء اللہ آئیں گے۔ لیکن ہماری جو ہماری پارٹی کا جو مطالبہ ہے کہ محترم شہید عثمان خان کا کڑ کے شہادت کے المناک واقعہ کی تحقیقات پر پریم کورٹ کی حج جناب جسٹس قاضی فائز عیسیٰ کی سربراہی میں جوڈیشل کمیشن کرائیں یا پھر اقوام متحده کے ذریعے شہید عثمان خان کا کڑ کے شہادت کے تحقیقات کی جائے۔ لیکن حکومت نہیں مان رہی ہے۔ حکومت ابھی تک شاید اس میں بتلا ہے کہ حکومت نے، اس کے جنازے کا جلوس کو جس طرح عزت و تقریب ملی، جس طرح اس کے جنازے میں لاکھوں لوگوں نے شرکت کی اس سے حکمرانوں کو اس سے ان جاسوتی اداروں کو سبق حاصل کرنا چاہیے کہ عثمان خان کا کڑ کا بیانیہ یا پیڈی ایم کا بیانیہ پشوختوں خواہی عوامی پارٹی کا بیانیہ عوام کے لیے acceptable اس بیانیے کے ساتھ ہیں آپ کے ساتھ جو بہاں پر ابھی بول رہے تھے، وہ تو وہ خود کہہ رہے تھے کہ میں، میرا تیا wife ہی لیکن وہ خود تسلیم کر رہے تھے کہ ہم نے اپنے دور میں کچھ نہیں کیا آج کہہ رہے ہیں کہ ان تین

سالوں میں ہم نے یہ کام کیا ہے۔ جناب اسپیکر! جہاں تک بجٹ کا تعلق ہے، یہ بجٹ یہ پورا بجٹ جو ہے نا وہ جعلی اور بوجس بننا ہوا ہے۔ ایسا بجٹ اس صوبے کی تاریخ میں پاکستان کی تاریخ میں ایسا بجٹ آج تک نہیں بنایا جس طرح اس بجٹ میں دھوکہ دہی کی گئی ہے۔ جس طرح اس بجٹ میں fake اسکیمات رکھے گئے ہیں جس طرح اس بجٹ میں اپنے جیبوں کے لیے پیسے رکھے گئے ہیں وہ حاجی نواز صاحب نے پوری تفصیل سے بیان کی ہمارے باقی دوستوں نے بیان کی ایک ایک پی ایس ڈی پی کا نمبر بتایا کہ یہ اتنے ہزار ٹیکو دیل کس مد کے لیے رکھے گئے ہیں؟۔ یہ صرف اپنے جیبوں کے لیے رکھے گئے ہیں جناب اسپیکر! بجٹ کا اگر آپ انہوں نے بڑے اُس نے بجٹ تقریر میں کہا کہ ہم نے law public finance management law لایا۔ کتنی غلط بیانی ہے۔ آج سے اس اجلاس سے پہلے آپ کو یاد ہو گا جب انہوں نے وہ bill ایسا بل میں انہوں نے ختم کیا اس کی جس law کے مطابق اس شق کے مطابق کم از کم ایک اسکیم کو 33 نیصد allocation کو تو انہوں نے ختم کیا اس law کی مطابق اس شق کے مطابق کم از کم ایک اسکیم کو approval کرنی چاہیے۔ انہوں نے اس violation کی ہیں۔ دوسرا اس کا بڑا شق جو تھا public finance management بل کا بل کا

ہر سال 10 ارب روپے خسارہ کم ہو گا۔ اس سال خسارہ اگر صحیح ان کی چالاکیوں کو دور کر کے اگر آپ صحیح بجٹ مطالعہ کریں ڈیڑھ سوارب روپے خسارے کا یہ بجٹ ہے۔ اُس public finance bill میں لکھا گیا تھا اور اس شق کو انہوں نے یہاں جلد بازی کیا جس پر ہم نے یہاں احتجاج کیا تھا اس میں کہا گیا ہے کہ ہر اسکیم کی approval ہو گی اور یہ شقیں انہوں نے ختم کی اور پھر پورے قانون کو دو سال کے لیے suspend کیا ہے اب تقریر میں وزیر موصوف فرمائے ہیں کہ ہم نے بڑا کمال کیا ہے ہم نے پنجاب سے بھی بڑھ کر سندھ سے بھی بڑھ کر ہم نے bill public finance متعارف کرایا جو میں کہتا ہوں یہ جھوٹ ہے یہ غلط بیانی ہے۔ یہ وزیر موصوف نے اس تقریر میں غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ وہ بل 2 سال کے لیے انہوں نے suspend کیا ہے۔ جناب اسپیکر! ابھی اگر آپ پچھلے سال کا آپ لے لیں، پچھلے سال صوبے کی اپنی مواصلات انہوں نے جو حدف مقرر کیا تھا 46 ارب روپے، لیکن سال کے آخر میں انہوں نے صرف 28 ارب روپے صوبائی پی ایس ڈی پی، محصولات لیے تھے اور اب انہوں نے اس سال کیا کیا ہے کہ اس سے بڑھ کر انہوں نے 172 ارب روپے کا انہوں نے ٹارگٹ مقرر کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ کس سقراط اور کس ارسٹونے یہ کہا ہے، پچھلے سال آپ نے 46 میں سے 28 ارب روپے بھی collection نہیں کیے اس سال آپ نے 172 روپے کہاں سے لائے گے تو یہ پورا بجٹ جو ہے نا دروغ گوئی پر مبنی ہیں۔ جناب اسپیکر! ابھی آپ دیکھ لیں یہ اس سال کی

244 اسکیمات صرف سی ایم صاحب نے صرف اپنے ضلع کے لیے رکھے ہیں اور ان کے لیے جو اس سال پیسے خرچ ہوں گے انہوں نے 19 رب 22 کروڑ روپے اس سال allocation کر کی گئی ہیں اور یہاں جو دوسرا جو یہاں منسٹر تھا بڑا وفادار ہے۔ وہ سارا دن وہ وفاداری کے گنگا تے ہیں، ان بچارے کو پتہ نہیں ہے اُنکے لئے اُنکے ضلع کے لئے ہر نانی کے لئے کتنے رکھے گئے ہیں چھ سو چودہ ملین۔ کہاں فوہزادہ دوسویں million اور کہاں only 614 ہر نانی کے لئے۔ وفاداری تو بڑا کھاتا ہے۔ لیکن اس کو یہ بھی پتہ نہیں ہے وہ پشتو میں کہتے ہیں ”چی یو پہ حساب نہ پوہیدے۔ بل دہ خدائے نہ ویریدہ نے۔ تو میں جناب اپسیکر! اسی طرح جو جوزیر زور آور ہے، اُس نے اپنے حلقات کے لئے زبردستی کھیجنے لئے ہیں اور میں اپوزیشن کے جتنے بھی حلقات ہیں۔ ایک تجویز بھی اپوزیشن سے نہیں لیا گیا ہے۔ حالانکہ آپ کا جو A-115 کہہ رہا ہے کہ پری بجٹ اجلاس ہو گا اس میں تمام ممبران کے تجاذبیں جائیں گی۔ تمام ہاؤس سے لی جائیں گی۔ نہ پری بجٹ اجلاس ہوانہ ہمارے سامنے PSDP رکھی گئی، وزیر اعلیٰ even نے خود کہا کہ ہمیں تو ساڑھے تین بجٹ PSDP کا گپ تھا یا گیا ہا تھا میں۔ اور ہم نے یہاں ساڑھے چار بجٹ یہاں پیش کیا ہے۔ یہ صورتحال ہے۔ جناب اپسیکر جس دن بجٹ پیش ہو رہا تھا۔ اس دن یہاں simple majority کیس بندے حاضر تھے اس دن حاضر تھے جس دن بجٹ پاس ہو رہا تھا۔ اس دن بھی یہاں پر آپ کا one third لوگ بھی یہاں حاضر نہیں تھے۔ تو یہ پورا بجٹ جو ہے ناں یہ غیر قانونی بجٹ ہے۔ اور ایک ایسا بجٹ ہے جو کسی بھی طرح کسی بھی فرم پر یہ لوگ اسے justify نہیں کر سکتے ہیں۔ جناب اپسیکر! آپ نے دیکھا کہ ایجوکیشن کی مد میں انہوں نے کتنے پیسے رکھے ہیں جو protective sector ہوتے ہیں ایگر لکچر، فرشیز، فوڈ، فارسٹ، ہیلتھ، جوشول سیکٹر ہوتا ہے، ہائی ایجوکیشن، افسٹری، لوکل گورنمنٹ، اُنکے لئے تمام کو ملا کر 90.90% فیصد بجٹ ہے۔ اور جو بجٹ کا سیکٹر ہے، جو سینٹ کا سیکٹر ہے، جو اینٹ کا سیکٹر ہے، جو ان کے جیبوں میں پیسے جائیں گے، کروڑوں اور اربوں روپے جائیں گے، وہ بجٹ کا پچاس فیصد حصہ صرف بجٹی اور سینٹ کے لئے رکھا گیا۔ جس طرح مولانا نور اللہ صاحب نے فرمایا کہ وہ اس لئے رکھا جاتا ہے تاکہ ان کے جیبوں میں چلا جائے۔ اور جناب اپسیکر! اتنی کرپٹ حکومت، اتنے کرپٹ وزراء، اتنے کرپٹ حکومتی ممبران، آج تک یہ صوبہ بنا ہوا ہے۔ 51 سال ہو گئے، اتنی کرپٹ حکومت آج تک نہیں آئی ہے۔ میرے لوگوں نے کہا کہ آفیسرز کہہ رہے ہیں آج یہ آپ کے سامنے اخبار پڑا ہوا ہے جناب چیئرمین! آج جو یہ بتایا انہوں نے اخبار میں بجٹ پاس ہوا ہے، ہفتہ نہیں گزرا ہے اور لسیلہ کے کوئی 25 یا 30 واٹر سپلائی اسکیمات کے کروڑوں روپے کے وہ وہاں پر ٹینڈر ہوا ہے۔ یہ کوئی طریقہ ہوتا ہے طریقہ صرف یہ ہے کہ

انہوں نے تمام جتنے بھی حکومتیں ایم پی ایز ہیں سب نے XEN کو بلایا ہے کہ آپ جانیں اور آپ کا کام جانے۔ یہ میرا 25 percent ہمیں سے رکھو۔ اب XEN کیا کہہ رہا ہے، XEN کسی ٹھیکیدار سے بات کرتا ہے کہ ٹھیک ہے میں آپ کو یہ contract دوں گا آپ 25 فیصد دے دیں۔ وہ بیچارہ 25 فیصد الگ کر کے ایم پی اے صاحب، حکومتی ایم پی اے کو اور حکومتی وزراء کو وہ ایڈولنس ابھی وہ لے رہا ہے۔ ابھی آپ کہاں ہیں، وہ نیب کہاں ہے؟۔ وہ اپنی کرپشن کے ادارے کہاں ہیں؟۔ وہ ادارے کہاں ہیں؟۔ وہ جا کر کے دیکھیں، حکومتی ممبران کے، ان کے بنگلوں کو دیکھو، ان کے گاڑیوں کو دیکھو، ان کے جائیداد کو دیکھو۔ جا کر کے ان کے پیچھے پڑو کہ آپ نے کتنے اسکیمات رکھے ہیں۔ یہ اسکیمات پچھلے سال کہاں گئے اور کس نے یہ پیسہ کھایا ہے؟۔ جناب اسپیکر! تعلیم کی جو صورتحال ہے آپ کے سامنے کم از کم 12 لاکھ پچ سکول سے باہر ہیں اس وقت کم از کم 5 ہزار سکول， shelterless schools ہیں۔ 8 ہزار سکول سُنگل ٹیچر پرمی ہیں۔ میرے حلقے کے اس وقت کوئی پانچ دس سکول بند ہو گئے، اسی کوئی شہر میں۔ کہاں تعلیم، کہاں ہمیلتھ کے۔ آپ سوں ہسپتال جا کر کے دیکھیں بولان میڈیکل ہسپتال آپ جا کر دیکھیں، entir the province کو چھوڑیں یہ تو تمام ہسپتالوں میں وہاں پر کچھ نہیں ہو رہا ہے۔ نہ کوئی آپریشن ہو رہا ہے حالانکہ ڈاکٹرز وہاں ڈیوٹی بھی دے رہے ہیں۔ یہ صورتحال ہے اور جناب اسپیکر! صورت یہ ہے کہ مختلف ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہڑتاں پر ہیں۔ آج قلعہ سیف اللہ کے CTSP کے جو اساتذہ ترقیاتی ہسپتال میں کنٹریکٹ پر جو نر ہیں، میل اور فیمل، ان کو 30 جون سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ ڈھائی سو لوگ ہیں انہوں نے چھ سال خدمات انجام دیئے ہیں۔ ان کو فارغ کر دیا گیا ہے جناب چیئرمین! بھلی کی صورتحال آپ کے سامنے ہے۔ اور دوسرا جانب آخر میں چونکہ وقت کا بھی تقاضا ہے، امن و امان کی طرف آتا ہوں۔ امن امان کی صورتحال تو آپ کے سامنے ہے۔ سب سے بڑا عظیم واقعہ شہید عثمان خان کا کڑکا ہوا، اس پر جو ڈیشل کمیشن نہیں بنایا جا رہا ہے۔ ملک عبد اللہ کا سی اغوا ہے۔ آج دس یا پندرہ دن ہو گئے۔ حکومت خاموش ہے۔ ان کی پارٹی بھی بیچاری خاموش ہے۔ اس لئے کہ وہ حکومت میں ہیں۔ اور پانچ ارب روپے انکو ملے ہیں۔ آپ کو پتہ ہے انکو پانچ ارب روپے ملے ہیں اب پانچ ارب روپے جب وہ ہڑپ کریں گے پھر وہ ملک عبد اللہ بیچارے کی بات کریں گے۔ جناب اسپیکر! اسی طرح 24 جون کو زیارت میں تین مزدوروں کو اغوا کیا گیا۔ دو کو شہید، سبی کے تھے، زیارت کے عوام نے مظاہرہ کیا ہے، احتجاج کیا ہے۔ ان تین مزدوروں کو جس بندے نے اغوا کیا وہ کس کا بندہ ہے؟۔ وہ آج تک

فرار ہے۔ اُسکو گرفتار نہیں کیا جا رہا ہے۔ دوسری جانب ہر نانی، شاہرگ میں جناب اپیکر! آج 12 تاریخ 10 جولائی کو صبح سوریے شاہرگ کے کلی شیخان میں وہاں پر ہیلی کا پڑھ جہاز آرہے تھے اور پھر ایف سی کے سینکڑوں لوگ آگئے پورے کلی شاہرگ کے کلی شیخان کو محاصرہ کیا۔ یہ کونسا طریقہ ہے آپ وہاں پر کونے لوگ رہتے ہیں جناب چیئر مین! آپ کی توجہ چاہیے۔ شاہرگ، کلی شیخان میں جو واقعہ ہوا جو ایف سی کے لوگ آئے تھے پورے علاقے کو محاصرہ کیا اُس کا تو آپ پوچھ لیں کہ وہاں کیوں اُس علاقے کو محاصرہ کیا؟۔ ویدیو بھی آپ نے دیکھا سینکڑوں نہیں اور ہزاروں لوگ نکل آئے اور ایف سی کو مجبور کیا کہ وہ وہاں سے چلے گئے۔ جناب اپیکر! یقیناً بہت ساری باتیں ہیں مگر چونکہ وقت کی کمی ہے۔ میرے دوست اکبر مینگل صاحب بھی بات کریں گے۔ لہذا میں ایک بار پھر آپ کو اس بات کی یاد دہانی کرتا ہوں کہ میں مطالبة کروں گا کہ عثمان شہید کے قاتلوں کو گرفتار کریں اُن کے لئے جسٹس فائز عیسیٰ کی سربراہی میں کمیشن بنائی جائے۔ یا قوام تحدہ سے کرائی جائے اور دوسری بات اس بجٹ کو ہم کھلی طور پر مسترد کرتے ہیں انشاء اللہ اپوزیشن نے جو کہا ہے اُسی طرح اُس کا دُٹ کر مقابلہ کریں گے۔

**جناب چیئر مین:** شکریہ نصراللہ خان زیرے صاحب۔ آپ کے speech کے دوران ایک چیز جو نوٹ ہوئی ہے آفس سے۔ کہ معزز رکن نصراللہ زیرے کے بیان کے بارے میں وضاحت کی جاتی ہے کہ سالانہ بجٹ 2021-22 کی منظوری کے دوران حکومتی benches پر 34 معزز وزراء، مشیران وزیر اعلیٰ، پارلیمانی سکریٹریز، ارکان اسمبلی شمول قائد ایوان/وزیر اعلیٰ بلوچستان بھی ایوان میں موجود تھے۔

**جناب چیئر مین:** بہت شکریہ۔ جناب اکبر مینگل صاحب۔

**میر محمد اکبر مینگل:** شکریہ جناب چیئر مین صاحب۔ آپ نے موقع دیا بات کرنے کا۔ جس طرح میرے ساتھیوں نے بڑی تفصیل سے اس مسئلے کو اٹھایا کہ 18 جون کو بلوچستان کے اسمبلی پر جو لیگار ہوئی، جو جملہ ہوا، یہ بلوچستان اسمبلی کا سیاہ ترین باب ہے۔ بکتر بندگاڑی سے بلوچستان اسمبلی کے درود یا رکو توڑا گیا۔ بلوچستان اسمبلی کی تقدس کی پامالی ہوئی اور خصوصاً تاریخ میں پہلی بار میں گلنہیں کروں گا ان مرد حضرات کا۔ بلکہ خواتین کو روندھا گیا، زخمی بھی کیا گیا۔ اور اُسکے اوپر کیسز بھی بنائے گئے۔ اور ہمارے عبدالواحد صدیقی صاحب اس معاملے میں زخمی بھی ہوئے اور با بور حیم صاحب بھی زخمی ہوئے۔ احمد نواز صاحب اور دوسرے ہمارے ساتھی بھی زخمی ہوئے۔ یوں اگر اس ملک کے تاریخ کو دیکھا جائے تو اس سے پہلے بھی جمہوریت کو روندھا گیا ہے، آئین کو پامال کیا گیا ہے۔ آئین کو کاغذ کا ٹکڑا کہہ کر پھینکا گیا ہے۔ اب ایک دفعہ بھروسی لوگ جن کی نمائندگی ہماری

حکومت کر رہی ہے، سلیکٹڈ حکومت کر رہی ہے۔ انہوں نے خاص کر اس واقعہ سے پہلے چار دن ہم نے یہاں پر دھرنادیا۔ صوبائی حکومت کا ایک نمائندہ بھی نہیں آیا کہ یہاں پر بیٹھے کیوں ہیں آپ کا مسئلہ کیا ہے لیکن یہ کہا گیا ”کہ ہم تو بالکل بیٹھیں گے نہیں اپوزیشن سے بات ہی نہیں کریں گے اور اپنے من مانی چلائیں گے“۔ جناب اسپیکر! یہ جو بجٹ ہے یہ کسی کے باپ کا میراث نہیں ہے۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے) کہ جہاں چاہیں جیسے چاہیں اس کو خرچ کریں۔ یہ بجٹ یہاں کے غریب عوام کا ہے، یہاں کے لوگوں کا ہے جو بیداری کے حالت میں بھی جو کچھ خریدتے ہیں ٹیکس تمام ممبروں کے حلقوں سے آتا ہے صرف حکومتی اداروں کے حلقے سے نہیں آتا۔ جتنا حکومت کا حق بتا ہے اتنا ہی اپوزیشن کا حق بتا ہے۔ جناب اسپیکر! خیرات کی بات کی گئی۔ خیرات کا ہمیں پتہ ہے کہ ان لوگوں نے اس سے پہلے کتنے خیرات کہاں کہاں پر دی۔ جناب اسپیکر! خاص کر ڈیتھ اسکواڈ کو فعال کیا گیا۔ وہ کا عدم تنظیم جنہیں سرکار نے خود کا عدم قرار دیا۔ ان کے لئے یہاں پیسے رکھ گئے۔ یہی گروہ، یہی ڈیتھ اسکواڈ گاڑیوں کو بھی لوٹنے ہیں انخواہ برائے تاوان بھی کرتے ہیں، قتل و غارت بھی کرتے ہیں اور یہ PSDP کا پیسہ بھی اُدھری جاتا ہے۔ تو اس کا کیا مقصد ہے ہمیں سمجھاؤ ان میں کوئی تفریق ہے نہیں جناب چیرین صاحب! یہ ایک ہی ہے چاہے ڈیتھ اسکواڈ ہے چاہے ہمارے جو یہ دوست بیٹھے ہوئے ہیں جو اس صوبائی حکومت کی قیادت کر رہے ہیں جام صاحب کی شکل میں۔ جناب اسپیکر! اس وقت خاص کر میں سمجھتا ہوں بلوچستان میں جان بوجھ کر حالات کو خراب کیا جا رہا ہے۔ 70ء کی دہائی میں جب ایکشن ہوئے اُس وقت کے ایکشن کو یہاں کے اداروں نے تسلیم نہیں کیا اکثریتی پارٹی کو حکومت نہیں دی گئی۔ جس کے نتیجے میں بگھہ دلیش عمل قیام میں آیا۔ آج پھر ہم دیکھتے ہیں جب بھی بلوچستان کی حقیقی اور صحیح قیادت سامنے آتی ہے تو اسے بے بس کیا جاتا ہے اور اسے ایسا پیش کیا جاتا ہے کہ وہ اسی میں وہ فعال نہیں اور کچھ نہیں کر سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ بلوچستان نیشنل پارٹی نے 2006ء میں اسمبلیوں سے استعفی دیا تھا اُس وقت صوبائی اسمبلی کے رکن میں اور اختر حسین تھے ثناء بلوج صاحب بینٹ میں تھے اور روف میڈگل صاحب قوی اسمبلی میں تھے تو ہم لوگوں نے اسمبلی سمجھا تھا کہ اسمبلی ہمارے مسائل کا حل نہیں۔ ہمارے وہ لوگ جو مایوس ہیں جنہوں نے پہاڑوں کا رخ کیا ہے اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اسمبلی مسائل کا حل نہیں ہے۔ بحثیت ممبر صوبائی اسمبلی یہ میری پہلی دفعہ نہیں بلکہ تیسرا دفعہ ہے جو اس فلور پر بجٹ کے سیشن پر میں بارہا کہہ چکا ہوں کہ یہاں میں خاص کر بلوچستان کے لوگوں کے مسئلے کا حل نہیں ہے۔ اگر ہمارے لوگ پہاڑوں کا رخ کر رہے ہیں ہمارے لوگ ناراض ہیں تو صحیح ہے۔ کیونکہ اُن کو حقوق یہاں نہیں ملتے۔ یہاں حقوق چوروں کو، ڈاکوؤں کو، گروہوں کی شکل میں، ڈیتھ اسکواڈ کی شکل میں

نو ازا جاتا ہے۔ جناب اسپیکر! اس وقت بھی جبرا اور طاقت کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ جن تنظیموں کو کا عدم تنظیموں کو پیسے دیئے گئے وہ وڈھ کے اندر 8 لیویز اہلکاروں کے قتل میں ملوث، سفورہ واقعہ میں ملوث۔ شاہ نورانی میں ملوث، لال شہباز قلندر کا واقعہ۔ جھل مگسی کا واقعہ، شکار پور کا واقعہ۔ مطلب وہ واقعات اور کوئئی کے واقعات اور خاص کر آپ کی برادری کے واقعات، وکلاء کے واقعات۔ جن میں پچاس پچاس لوگ یعنی سو کے قریب لوگ شہید ہوئے اُن کے ذمہ دار ان ہیں۔ ان واقعات کی 21 ال ہوئی باقاعدہ ان کے نام آگئے ہیں آج اُنہی لوگوں کو نوازا جا رہا ہے۔ جناب اسپیکر! اس وقت آپ دیکھ رہے ہیں ملک میں اور خصوصاً بلوچستان میں بھلی نہ ہونے کے برابر ہے۔ تعلیم کا حوالہ تو یونیس زہری صاحب نے دیا۔ جو پوزیشن تھی آج سے تین سال پہلے اُس سے خراب تر حالات ہیں۔ اسکوں بند ہو رہے ہیں، بچوں کی ایڈیشن کی تعداد کم ہو رہی ہے۔ صحت کی سہولت نہ ہونے کے برابر ہے۔ جناب اسپیکر! پی ایس ڈی پی میں کورٹ نے خاص کر کیوٹی ہال پر پابندی لگا رکھی ہے۔ لیکن BAP پارٹی اپنے جو کارکنوں کو نواز نے کے لئے کئی کیوٹی ہال رکھے ہیں اس کے علاوہ خضدار کے لئے پیر ابراہیم سے کرخ کے لئے ایک روڑ رکھی گئی ہے اُسی جگہ پر دوسرا روڑ ہے پیر ابراہیم سے کرخ اور دوسرا ہے کرخ سے پیر ابراہیم مطلب آپ کے جانے کیلئے ایک روڑ اور آنے کیلئے دوسرا روٹ۔ صرف اپنی پارٹی کے ٹھیکیداروں کو نواز نے کے لئے کمیشن اور کرپشن کو عام کرنے کیلئے اس طرح کی حرکتیں کی جا رہی ہیں۔ اب ایک دفعہ پھر ہم سمجھ رہے ہیں کہ بلوچستان نیشنل پارٹی کو دیوار سے لگایا جا رہا ہے پاریمانی سیاست سے اس کو ناراکشی کی طرف یجا رہا ہے۔ تا کہ بلوچستان میں وہ اپنے من پسند لوگوں کو لائے جو یہاں اپنی مرضی کے فیصلے مسلط کریں۔ اُس دن جناب چیئرمین! معز زار اکین اسمبلی کو دھکے دیئے گئے، بت مارے گئے اور باقاعدہ باہر کے بندہ ایس ایس پی آپریشن وہاں اعلان کہہ رہا تھا کہ میں تمہاری کھوپڑی اڑا دوں گا شاء بلوج صاحب کو۔ اس کھوپڑی سے وہ جتنا خوفزدہ وہ ہیں وہ ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔ کیونکہ یہ کھوپڑی بلوچستان کی پسمندگی کو اجاگر کرتی ہے، مظلومیت کا ساتھ دیتی ہے۔ پسمندگی کو دور کرنے کی بات کرتی ہے آپ کی حکومتی پالیسیوں پر تنقید کرتی ہے تو ہم سب جتنے 23 ارکین ہیں ان کی کھوپڑیوں کو اڑا دو۔ تا کہ آپ کے لئے آسانی ہو سکے۔ اور اپنے جیسے لوگوں کو مسلط کر سکے۔ جناب اسپیکر! مکران میں کئی ہفتتوں سے بھلی نہیں ہے۔ لوگ روڑوں پر ہیں آپ کے زمیندار نان شبینہ کا محتاج ہیں۔ فصلیں تیار ہوتی ہیں تو بھلی کو بند کیا جاتا ہے۔ جناب اسپیکر! ایک طرف آپ ڈیٹھ سکوڑ کو دھشٹگردوں کو پیسے دے رہے ہیں اربوں کی شکل میں۔ اُدھری آپ امن و امان کی شکل میں ایک سودوں ارب روپے رکھ رہے ہیں۔ اس کا مطلب ہے آپ یہ چاہتے ہیں کہ یہ پیسہ ایک طرف امن و امان کو خراب کرنے کے

لئے رکھا جائے دوسرا طرف امن و امان کو بحال کرنے کے سلسلے میں برائے نام رکھا جائے یہ وہ پیسے ہیں جو ہمارے لوگوں کو پینے کا پانی نہیں ان کا حق بتتا ہے یہ وہ پیسے ہیں جو ہمارے بچوں کو جو سکول سے محروم ہیں تعلیم سے محروم ہیں ان کا حق بتتا ہے لیکن جان بوجھ کر صوبے کو تجزیٰ کی طرف زوال کی طرف لے جایا جا رہا ہے پچھلے تین سال کا آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں اس حکومت کا آپ کو جو ہر شعبے میں زوال پر یہ نظر آئے گی جناب اپسیکر! میں سمجھتا ہوں اس وقت خاص کرتہ بت، پنجگور اور یہ وہ علاقے ہیں جہاں ملٹری آپریشن جاری و ساری ہے وہاں عورتوں کی بے حرمتی کی گئی ہے وہاں ایک ہی خاندان کے چار چار افراد کو مارا گیا ہے جناب اپسیکر! یہ امن و امان ہے اور آپ کے missing persons روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں روز کسی نہ کسی علاقے سے کوئی نوجوان کو اٹھایا جا رہا ہے اور انہی نوجوانوں کی لاشوں کو پھینک کے کہا جاتا ہے کہ یہ پولیس مقابلے میں مارے گئے ہیں جناب اپسیکر! اس وقت میں سمجھتا ہوں جو اسمبلی کی تقدیس کی پامالی ہوئی معزز ممبر ان کو زد کوب کیا گیا خواتین کو زد کوب کیا گیا اس کی کسوڑیں آپ کی چیز ہے۔ یہ آپ کو پوچھنا چاہیے کہ آپ کے معزز ممبروں پر بکتر بندگاڑی کیوں چلائی گئی آپ کے معزز ممبر ان کو بٹ کیوں مارے گئے؟ دھکے کیوں دیئے گئے؟ اور یہ ڈھانی ہزار کی جو فوج ظفر مونج اسمبلی کے احاطے میں داخل ہوئی یہ کس کی مرضی منشا پر ہوئی کس کے حکم پر ہوئی؟ اسکے خلاف کارروائی ہوئی چاہئے تاکہ اسمبلی کی جو پامالی ہے وہ عزت بحال ہو سکے۔ جناب اپسیکر! اس وقت آپ دیکھ رہے ہیں کہ پورے صوبے میں جو امن و امان کا مسئلہ ہے بم دھماکے ہو رہے ہیں، ان غوا برائے تاوان آپ کے ارباب عبد اللہ کا سی صاحب اسی کوئی نہ سے اغوا ہوئے ہیں آپ کا کونساؤ سٹرکٹ ہے جس میں لوگ نہیں اٹھائے جاتے۔ بم دھماکے عام ہو رہے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں اس حکومت کی نااہلی ہے یہ good-governance نہیں ہے بلکہ bad-governance ہے۔ تو کم از کم اس صوبے پر حرم کیا جائے اور اسکی پشت پر جو بھی تو قتیں ہیں وہ کم از کم یہ جو تین سال سے ہستینگر دوں کے لئے اس پی ایس ڈی پی میں پیسے رکھ رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بلوچستان کے مسئلے کا حل نہیں آپ کہتے ہیں کہ ہم مذاکرات کرتے ہیں مذاکرات آپ کس سے کریں گے آپ نے اس سے پہلے نواب نوروز خان سے مذاکرات کیئے اس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے اس کے بعد آپ نے آغا عبدالکریم سے مذاکرات کئے اس کا رزلٹ ہمارے سامنے ہے پھر نواب اکبر خان بگٹی کو بلا یا گیا مذاکرات کے لئے اس کا رزلٹ بھی ہمارے سامنے ہے۔ اب جب آپ مذاکرات کی بات کرتے ہیں تو ہم لوگ ڈرتے ہیں بلوچ قوم ڈرتی ہے کہ کل کو کیا ہونے والا ہے کس رہنمای باری آنے والی ہے۔ کس علاقے میں خون و خرابہ ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وفاق اور وفاقی اداروں کی دلچسپی اس صوبے سے نہیں بلکہ یہاں کے وسائل سے ہے۔

بیہاں کی سیاسی قیادت کو ہٹانا، سیاسی جماعتوں کو ختم کرنا اپنے من پسند جیسے لوگوں کو بلوجستان کے لوگوں کے اوپر مسلط کرنا تو میں سمجھتا ہوں جیسے کہ باقی ساتھیوں نے تفصیل سے بات کی اس کے بعد میں آتا ہوں عثمان کا کڑ صاحب کے واقعہ پر۔ اپنی پارٹی کی طرف سے ساتھیوں کی طرف سے میں ان کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں ایک ڈنر سیاسی کارکن تھے انہوں نے مظلوم و مکوم عوام کی بھرپور نمائندگی کی ایوان بالا میں بلوجستان میں ہونے والے ظلم و زیادتی کے خلاف ہمیشہ وہ بولتے رہے ان کی خدمات کو میری پارٹی کی طرف سے خراج عقیدت اور خصوصاً ملک میں جمہوریت کی بھالی کے لئے ان کا کردار ہمیشہ رکھا جائے گا۔ ایوان بالا میں انہوں نے جن قوتوں پر اشارہ کیا تھا اپنے ساتھ ہونے والا واقعہ کا جوڑ و نما ہوا میں سمجھتا ہوں ان قوتوں کے خلاف کم از کم ایک چوڑیشل انکو اڑی ہونی چاہئے۔ جوان کے پسمندگان کی طرف سے دعویٰ کیا جا رہا ہے۔ اُس کے مطابق ہونا چاہئے جو ایک پارٹی والے کہہ رہے ہیں۔ نہ کہ صرف اپنی مرضی پر مسلط کی جائے اور چیز کو کسی گوڑے کر کٹ میں پھینک دیا جائے۔ اس طرح ہمارے وہ نوجوان کئی سالوں سے قید ہیں ان کو لانا چاہئے۔ جناب اپسیکر! اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی Chair کم از کم جو ہمارے معزز زمبراں کی جو گپڑی اچھائی گئی جو دستار گرائے گئے ہماری بہن کا دو پٹہ کھینچا گیا میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ اس کے خلاف کارروائی کریں تاکہ آنے والے وقت میں بلوجستان میں ہونے والے اس طرح کے واقعات کا تدارک اور روک تھام کی جاسکے۔

جناب اپسیکر Thank you

جناب چیئرمین: بہت بہت شکر یہ جی جناب۔

جناب شناع اللہ بلوج: شکر یہ جناب چیئرمین صاحب۔ یہ تقریباً ایک ہفتے سے جو تین دن ہمارا مسلسل ریکووٹ اجلاس ہوا ہے، اس کا بنیادی مقصد آپ اس ایجنسٹے کے مطابق اگر دیکھ لیں، اُس میں ایجنسٹے کا جو اہم حصہ ہے وہ بلوجستان اسمبلی کے تقدس اور اسکے وقار سے متعلق ہے۔ اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اسمبلی کے تقدس اور وقار کو جن لوگوں کو پامال کیا، ہم ایک قرارداد لائے ہیں اور آپ سے گزارش ہے کہ روڑ کو Suspend کر کے اُس قرارداد کو منظوری کے لئے ایوان میں پیش کر دیں۔ شکر یہ۔

جناب چیئرمین: اب ایجنسٹو آپ کے سامنے ہے۔ اور روڑ آف پر وسیع بھی آپ کے سامنے ہے۔ اس میں 103 جو روڑ ہے اس میں آپ کو سات دن پہلے وہ جمع کرنا چاہئے اور اُس کے بعد جو اس کا روڑ 104 کا جو 5 ہے، اس میں لکھا ہوا ہے کہ ”یہ کسی ایسے معاملے سے متعلق نہیں ہوگی جو کسی ایسی قانونی عدالت کے زیر سماحت ہو، جسے پاکستان کے کسی حصہ میں اختیار سماحت حاصل ہو۔ اس پر تو آپ لوگ کورٹ میں گئے ہیں یہ تو

جو کورٹ کا issue already ہے

**جناب شناہ اللہ بلوچ:** اب کورٹ میں اسمبلی کے تقدس اور وقار کے حوالے سے۔

**جناب چیئرمین:** اس میں پولیس آفیسران کی آپ نے جوبات کی ہے۔

**جناب شناہ اللہ بلوچ:** آپ نے 104 quote کیا آپ نے کہا اس میں آپ پہلے دو، تین کو پڑھیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب کسی اسمبلی کسی ایک اہم مقصد کے لئے بلا یا جاتا ہے، اس مقصود کو منظر رکھ کے آپ روزہ suspend کر کے قرارداد کا متن بھی بہت ہی moderate اور بہت ہی معتدل قسم کا متن ہے اگر آپ اس کو دیکھ لیں۔ ہم نے یہی کہا ہے کہ حکومت کے بھی جوار اکین تھا انہوں نے بھی اپنی تقاریر میں یہ کہا کہ اس پر تحقیقات ہونی چاہئے۔

**جناب چیئرمین:** جی اس پر تحقیقات ہو رہی ہے۔

**جناب شناہ اللہ بلوچ:** ہمارا بھی جو اس قرارداد کا متن ہے وہ یہی ہے کہ جو لوگ اسمبلی کے تقدس اور وقار کو بالخصوص اس میں پولیس کے حوالے سے جو ایک شکایت ہے اُسکے حوالے سے ہے کہ جناب والا! اس پر حکومت اقدامات کرے۔ اس میں کسی کا نام نہیں ہے۔ کسی کا مسئلہ نہیں ہے۔ آپ کے اراکین کی اکثریت کی رائے ہے۔

**جناب چیئرمین:** اس میں آپ دیکھ لیں تھوڑی سی ترمیم، پولیس، اعلیٰ پولیس آفیسران کا آپ نے لکھا ہے۔ اعلیٰ پولیس آفیسران کو جو آپ لوگ پہلے سے کورٹ میں لگئے ہیں اُسکے خلاف۔

**جناب شناہ اللہ بلوچ:** ہم نے تو یہی کہا ہے کہ تحقیقات ہو۔ حالانکہ ہمارے پاس افسران کے نام بھی ہیں جو لوگ appointed ہوئے۔ ہم نے اسی لئے کسی شخص کا نام نہیں ڈالا کہ جب یہ اسمبلی مقدس ہے با وقار ہے اس پر تحقیقات ہوگی۔ جو شخص ملوث پایا گیا وہ کم از کم قابل سزا ہو۔ اور یہ ہم سے تاریخ پوچھے گی کہ ہم تین دن چار دن یہاں بحث کرتے رہے اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ ہم بحث کا کہتے ہیں نتیجہ کیا ہوا؟ ہماری بحث کا نتیجہ کیا ہوا؟ ہم اس ایوان کے توسط سے ہم نے یہ ریکووژٹ اجلاس بلایا۔ ہم اکثریت اپنے ہاتھ بلند کرتے ہیں، ہم یہ قرارداد پیش کرتے ہیں۔ آپ رائے لے لیں ہاؤس کی اور قرارداد کو جو ہے روزہ suspend کر کے پیش کریں منظوری کے لئے۔

**جناب چیئرمین:** اس میں تو ایوان اجازت دے سکتا ہے لیکن وہ جو عدالت کا مسئلہ ہے اس میں تو قرارداد پیش نہیں کی جاسکتی ہے، آپ کے روزہ میں ہے۔ ملک صاحب! آپ تادیں۔

**جناب شناہ اللہ بلوچ:** آپ ایوان کی اجازت لیں۔

**جناب چیر میں:** اجازت تو دے سکتا ہے، پیش کرنے کی اجازت دے سکتا ہے۔ لیکن جو متن ہے اُس متن کے مطابق آپ شیر کر لیں ہمارے ساتھ دوبارہ۔ اگر یہی ہے تو اسیں لکھا ہوا ہے۔

**جناب ثناء اللہ بلوچ:** شاہ صاحب! آپ بیٹھیں۔ اگر روز کے حوالے سے دیکھیں متن اس کا بہت۔۔۔

**جناب چیر میں:** جو معاملہ ہے عدالت میں زیر بحث ہے اس پر یہاں۔۔۔

**جناب ثناء اللہ بلوچ:** کوئی نہیں ہے جناب والا! آپ مجھے بتائیں کیسے عدالت میں زیر بحث ہے؟

**جناب چیر میں:** آپ 105 پڑھ لیں پھر۔

**جناب ثناء اللہ بلوچ:** کوئی کسی عدالت میں زیر بحث نہیں ہے۔ کسی عدالت میں پیش بھی نہیں کیا گیا ہے۔ وہ personal FIRs ہماری ہیں۔

**ملک سکندر خان ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف):** ہمارے لوگوں کو ختم کیا گیا ہے اب وہ FIR درج نہیں ہوئی ہے۔ اُس کے لئے ہم سیشن کورٹ میں A-22 کے تحت گئے ہیں۔

**جناب چیر میں:** وہی تو بتارہے ہیں آپ 105 پڑھ لیں۔

**جناب ثناء اللہ بلوچ:** شاہ صاحب وہ نہیں ہے یا۔۔۔ (مدخلت)۔ نہیں بابا کیسے ہوا ہے یا۔۔۔ (ماغلت)۔

**میر احمد نواز بلوچ:** ذاتی روں نہیں بنائیں۔ جو روز میں ہے وہ آپ کر لیں، ہم لوگ بھی پچھ نہیں ہیں جو بھی بیٹھے ہیں۔

**جناب چیر میں:** دیکھیں روں بھی تو آپ ہی لوگوں نے بنائے ہیں نا۔ اگر کوئی معاملہ عدالت میں ہے، اُس پر قرارداد تولائی نہیں جاسکتی ہے۔ آپ اپنا متن وہ generalize کر دیں۔

**جناب ثناء اللہ بلوچ:** جناب چیر میں! میں آپ کو اس کے لئے آپ کے لئے اور سہل اور آسان بناؤں گا۔ اگر اراکین میں سے جس کو کوئی اعتراض ہے وہ اسی میں موجود ہوتا۔ سیکرٹری کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے اور Chair کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ ان دونوں کا کام facilitate کرنا ہے۔

**جناب چیر میں:** نہیں، نہیں، آپ کے روز جو ہیں، اعتراض تو ہے اس میں۔ آپ روز کو پڑھ لیں۔ اس میں میرے اختیارات ہیں۔ میں اعتراض بھی کر سکتا ہوں۔ میں اجازت دے سکتا ہوں کہ کون سی قرارداد آپ نے پیش کرنی ہے اور کون سی نہیں کرنی ہے۔

**جناب ثناء اللہ بلوچ:** ہاں۔ تو اگر میں ہے تو ہمیں بتادیں مجھے ذرا عدالت کا وہ CP نمبر بتادیں۔ کیس کا

نام بتادیں۔

جناب چیئرمین: ابھی جو باتار ہے ہیں جو مک صاحب باتار ہے ہیں کہ A-22 کے تحت جو آپ لوگ۔

جناب شناع اللہ بلوج: میں آپ کو A-22 جو ایک قاعدہ ہے روں ہے جس کی۔

جناب چیئرمین: جی۔

جناب شناع اللہ بلوج: میری بات تو سنیں۔

جناب چیئرمین: A-22 کے تحت آپ لوگ گئے ہیں۔

جناب شناع اللہ بلوج: دیکھیں سیکرٹری صاحب آپ کو۔ شاید میری بات سنیں ادھر۔ میں آپ کو بتاتا ہوں۔

ایک individual کی حیثیت سے ہم اگر، میں گیا ہوں کہ میرے ساتھ کوئی زیادتی ہوئی ہے میری کوئی FIR درج نہیں ہوئی ہے آپ میری FIR درج کریں۔ وہاں ہم نے by name کیا ہے لیکن یہاں بحیثیت تمام اراکین اسمبلی کے ہم ایک قرارداد پیش کر رہے ہیں کہ اسمبلی جو ہے ہم قرارداد لائے ہیں کہ اسمبلی جو ہے وہ rule معطل کر کے اراکین سے رائے لے لے۔ اگر وہ اس قرارداد کے حق میں ہیں تو ٹھیک ہے، نہیں ہیں تو جناب چیئرمین! آپ مسترد کر دیں، simple یہی ہوتا ہے۔ یہ ہاؤس کی جانب سے یہ قرارداد ہم لائے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ rule 105 پڑھ لیں ذرا پھر آپ اپنا (A) 22، ایڈیشنل سیشن نج-1 کے سامنے آپ کی پیشی ہے، آپ سب کی، وہاں آپ لوگوں کا case ہے، 14 جولائی 2021 کو ایک پیشی ہے ایڈیشنل سیشن نج-1 کے پاس۔ آپ اُس حوالے سے 105 پڑھیں۔

جناب شناع اللہ بلوج: شناع بلوج ایک شخص کے خلاف گیا ہے، That's a different thing. یہ ہاؤس تین دن مسلسل بحث کرتا رہا، جس پر تقریباً 60، 50 لاکھ روپے خرچے بھی آئے ہوں گے۔ اس میں یہ بات ہے یہ تمام 21 اراکین کی جانب سے requisite اجلاس ہے، یہ اراکین اسمبلی کے اجلاس کا جو ہے وہ کیا کہتے ہیں نتیجہ ہے، اس کا جو لب بباب تین دن کے بعد یہ لکا ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ اس ہاؤس کا تقدس پامال ہوا ہے۔ شناع بلوج کا نہیں، ادھر شناع بلوج گیا ہوا ہے کہ اُس کا تقدس پامال ہوا ہے اُس FIR میں۔ ادھر سب ایوان کے حوالے سے ہے، اس کا تقدس پامال ہوا، گیٹ پر حملہ ہوا، جو بھی لوگ جو بھی ادارے یا جو بھی افراد ملوث ہیں یہ باقاعدہ تحقیق ہو۔ ہم نے کسی کا نام بھی نہیں دیا۔

جناب چیئرمین: یہ ہیں یہ سارے معاملے جو ہیں، ظاہر ہے اسی ہاؤس کے تقدس کے

حوالے سے ہیں، یہاں جو 18 جون کو جو ہوا ہے، اُس سے پہلے جو کچھ ہوا ہے، بغیر rule کے آپ کہتے ہیں۔

**جناب شناع اللہ بلوچ:** بھائی میں کہہ رہا ہوں کہ اب یہ جب ہاؤس کی اکثریت کی آپ رائے لے لیں۔ رائے لیتے ہیں نا۔

**جناب چیئرمین:** رائے لی جاتی ہے اُس صورت میں جب آپ کو پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ آپ rule کو کیسے suspend کر لیں گے۔ آپ rule کے خلاف کیسے جائیں گے۔ جب معاملہ عدالت میں ہے اُس کے خلاف قرارداد نہیں لائی جاسکتی۔

**جناب شناع اللہ بلوچ:** عدالت میں بلوچستان اسمبلی کے حوالے سے کوئی نہیں گیا۔ مجھے بتا تو دیں۔

**جناب چیئرمین:** یہی معاملہ ہے۔

**جناب شناع اللہ بلوچ:** وہ کیمرے دیکھ رہے ہیں، لوگ دیکھ رہے ہیں، نہیں گے ہم پر اس اسمبلی میں۔

**جناب چیئرمین:** یہی معاملہ ہے۔

**جناب شناع اللہ بلوچ:** کون گیا ہے اس اسمبلی کے تقدس کے حوالے سے، کسی بھی عدالت میں، ہم میں سے تو کوئی نہیں گیا۔ ہم خود کہہ رہے ہیں ہم نہیں گئے ہیں، آپ کہتے ہیں آپ گئے ہیں۔

**جناب چیئرمین:** ملک صاحب! آپ خود کہتے ہیں کہ (A) 22 کے تحت ایڈیشن سیشن حج-1 نے جو ہے آپ لوگوں کی پیشی ہے۔ تو آپ کا تقدس نہیں ہوتا ہے؟ آپ اسمبلی کے ارکان نہیں ہیں؟ آپ 18 جون کے حوالے سے نہیں گئے ہیں؟

**جناب شناع اللہ بلوچ:** وہ میں کل واپس بھی لے سکتا ہوں۔ لیکن اسمبلی کے ایوان کے تقدس کا case واپس نہیں لے سکتا۔

**جناب چیئرمین:** صحیح ہے آپ تقدس کا case واپس لے آئیں، پھر اُس کے بعد آپ قرارداد لے آئیں۔

**قائد حزب اختلاف:** میں ایک گزارش کرتا ہوں، جب ہم گئے اسمبلی میں، ہم نے درخواست دی کہ ہمارے ساتھ یہ یہ زیادتی ہوئی ہے۔ وہ دفعات بھی ہم نے mention کی ہیں، اُس کا اسمبلی سے کوئی تعلق نہیں ہے، اگر مجھے کسی نے زک پہنچائی ہے تو personally FIR درج کرنے کی درخواست دی ہے۔ وہ درخواست جب پولیس نہیں لے رہی تھی تو مجبوراً دوسرا remedy ہمارے پاس تھی نہیں، ہم سیشن کورٹ میں اُنہی الفاظ کے ساتھ گئے کہ 18 تاریخ کو میرے ساتھ یہ یہ زیادتی ہوئی ہے،

میرے ساتھ یہ، یہ ظلم ہوا ہے اس کا ازالہ کیا جائے۔ یہ جو قرارداد ہے اس کا اُس سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ تو اب یہ ایک الگ بات ہے، ایک الگ case ہے، ایک الگ issue ہے، تو ان دونوں کو merge کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اسمبلی کے ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے آپ رائے لے لیجئے اور اُس کے بعد آپ فیصلہ کر دیجئے۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** دیکھیں! یہ august House ہے، اس کے تقدس کی پامالی ہوئی ہے، ہم سب کی ہوئی ہے، ہم اس قرارداد کی بات کر رہے ہیں، کسی انفرادی بندے کی بات نہیں کر رہے ہیں۔ ہم کہہ رہے ہیں کہ پورے ہاؤس کی، ہماری اسمبلی کی، پورے بلوجستان کا جو سب سے بڑا مقدس ہاؤس ہے، اُس کی پامالی ہوئی ہے، اُس حوالے سے قرارداد ہے۔

**جناب چیئرمین:** جی جی بالکل بات صحیح ہے۔ اُس پر بات کر لیتے ہیں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** تو پھر ٹھیک ہے قرارداد پیش کرتے ہیں اُن سے آپ منظوری لے لیں۔

**جناب چیئرمین:** آپ بیٹھ جائیں، ایوان کے تقدس کی بات ہو رہی ہے، آپ لوگ یہاں نہیں تھے، یہاں میری speech تھی، میں نے اُن سیاسی جماعتوں سے جو پارلیمانی سیاسی جمہوریت پر یقین رکھتی ہیں۔ اُن سیاسی جماعتوں کے کارکنوں سے بحثیت ایک Parliamentarian میں نے یہاں معدودت چاہی تھی۔ جو کچھ 18 جون کو یہاں ہوا ہے وہ ہمارے شایان شان بحثیت ایک political کارکن نہیں تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جو ہاؤس ہے، جو ایوان ہے، اس کا تقدس پامال ہوا ہے۔ اور جو قرارداد لائی جا رہی ہے وہ ہونا چاہیے۔ اور اس کی inquiry ہوئی چاہیے، میں نے تو Floor of the House پر سیاسی کارکنوں سے معافی مانگی، بحثیت سیاسی کارکن کے ہم سے جو کچھ سرزد ہوا ہے۔ لیکن یہاں جو معاملہ ہے وہ کوڑٹ کا ہے، اس میں ملک صاحب نے وضاحت کی ہے۔ اُس میں ایک دو لفظ اگر آپ نکال دیں تو پھر قرارداد میں، میں رائے لے لوں گا۔ آپ اپنی قرارداد پیش کر لیں۔ بس صحیح ہے۔

**جناب ثناء اللہ بلوچ:** شکریہ جناب چیئرمین۔ میں قاعدہ 180 کے تحت ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ قاعدہ 103 کے لوازمات کو معطل کرتے ہوئے ذیل قرارداد کو پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

**جناب چیئرمین:** آیا تحریک پیش کرنے کی اجازت دی جائے؟ آؤزین ہاں

**جناب چیئرمین:** تحریک منظور ہوئی۔ لہذا کوئی ایک محک اپنی مشترکہ قرارداد پیش کریں۔

**جناب ثناء اللہ بلوچ:** شکریہ جناب چیئرمین۔ یہ ایوان مورخہ 18 جون کو بلوجستان اسمبلی میں غیر ضروری اور کثیر تعداد میں مسلح پولیس افسران کی تعیناتی، ارکین اسمبلی کو ہر اسां کرنے، بعد ازاں اسمبلی گیٹ کو بکتر بند

گاڑی سے توڑنے، ارائیں اسمبلی کو زخمی کرنے کی مذمت کرتا ہے اور اس واقعہ میں ملوث تمام افراد کے خلاف تادبی کا رروائی کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: قرارداد پیش ہوئی۔

جناب چیئرمین: آیا قرارداد منظور کی جائے؟ آوزیں ہاں۔

جناب چیئرمین: قرارداد منظور ہوئی۔

جناب چیئرمین: اب میں prorogation آرڈر پڑھ کر سُنا تا ہوں۔

### ORDER

In exercise of the powers conferred on me by clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, Mir Abdul Quddus Bezinho, Speaker, Provincial of Balochistan, hereby order that on conclusion of Business, the Session of the Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on Monday, the 12th July, 2021

جناب چیئرمین: اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک متوجی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 8 بجک 35 منٹ پر اختتام پزیر ہوا)

